

میری انتہا ہے کہ جو صاحب است ملاحظہ فرما میں مجھے بدعا سے مرئی و عمارت ایمان ہے
 اور اگر کسی نقص یا میں بے تکلف بہ اصلاح قلم او شایعین مصرعہ کہ سچ نوع بشہ جالی از خطا :
 اور اس کے میں نے چند مقاصد پر تقسیم کیا ہے مقصد اول در اثبات وحدت وجود یعنی
 حیلہ وجود واحد ہے کہ قال اللہ تعالیٰ شانہ هو الاول والاخر والظاهر والباطن آنہ بکل شیء علیم
 حبیباً کہ اس حدیث شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی فیہ
 محمد پیدہ ہوا انکم ولتقیم بحبل الی الارض الغلی بسط علی اللہ اب سمعنا چاہیے کہ حکم شان اولیست
 خدای قدیم سب سے اول ہے یعنی اسوقت وہ موجود تھا کہ مہوقت ظہور اس عالم ظاہر کا اس کے
 عالم سے خارج ہوا تھا اور آخر سے یہ مراد ہے کہ جب یہ کائنات جو اس کے دریا سے قدرت کا ایک
 قطرہ ہے واصل دریا ہو جائیگی تب بھی وہ ہے باقی رہیگا اور و الظاہر کے یہ منی بین کہ ظاہر ہو گیا
 یہ وہ صفات ہیں اور و الباطن سے یہ مراد ہے کہ اپنی ذات کا چہا سنے والا صورت مخلوقات
 میں ایک بزرگ نے آہ کہ احسن کما احسن اللہ الیک کے تفسیر میں یہ بیان فرمایا ہے کہ بطرح
 اللہ صاحب نے آپ کو چہا یا اور نہ کو ظاہر کیا ہے اس طرح سے شک و ضرور و لازم ہے کہ تو خود فانی
 ہو جاؤ سکون ظاہر کر کیا کرنے کی بات ہے کہ جب اول بھی وہی ہے اور جب کچھ نہ ہو گیا تب بھی
 وہی رہیگا اور جواب سب کچھ موجود ہے اسوقت بھی وہ موجود ہے تو پس ثابت ہو گیا احاطہ
 دہوی کی سب کچھ وہی ہے فانیما تو لو فتم و جہم اللہ واقعی کوئی زمانہ از منہ ملا نہ ہے اہل سی
 نہ خالی تھا اور نہ ہے نہ ہو گیا اور یہ جو اشتیاء ہمارے نظر میں ہیں اور آئندہ کو آئینے کے آئینے سے ہر گز
 کے بہ تبدل صور جلوہ نمایان ہیں کل یوم ہوتی شان شجر یک چراغ است آہین بزم کہ آہین
 پر کہا میں نگہم انجمنے ساختہ اندہ بطرح سے عالم کثرت کے لیے فاعل درکار ہے ولیسے جی
 بل بھی درکار ہے کیونکہ فاعل کا حکم عدم محض نہیں اوٹا سکتا میں وجود کسی
 ممکن کا بے قابل ممکن نہیں اور یہ تفسیر کی ہے کہ جب کچھ تھا تو وہی تھا تو اب جاننا
 ہے کہ یہ سب کچھ جو ظہور پذیر اس کے حکم سے ہوا تو کس مادی سے بنا اور کہاں سے آیا کوئی
 ہر سوائے اس ذات واحد کے تو موجود نہ تھی لامحالہ شے گنا میری گنا کا اصل ہر شے کی وہی ہے
 میں جب اصل ہر شے کی وہی شے تو کوئی شے تفسیر اللہ ثابت نہیں ہوتی شجر ہر گز نہ ہو گیا

می یوستہ اس امدارقت نامی شمس ربانی نامیہ حدیث جسم و احوال و احوالات
 ملے جس میں و حیوان و نبات و یکا است صطوہ موقوف و دواب و این کثرت و ہی شمس
 و نبات و الارض کوئی ایسا تنہا نہیں ہے کہ جسکی رماں میرے کلیمین جاری ہو سدا نہ
 آن گل و ایں چہ رنگ و دود و کہ صبح ہر نیست گفتگوے او و درود و اور کوئی لیس البایش
 کہ جسکی ذرات میں حکم الا مولیٰ لیسری فی المروج یا سب ساری منو قهر ماہر کہ میشت
 جویر ہم کہ کیست او گید کہ این روحہ قیم اسماست ماست مگر یہ جوہاری ہمہ میں تیر
 آتا ایچہ ہم کا تصویر ہے اور ایں سب اور گد در ایں سے مصرع اور شرح زیادہ کا حکم ہم
 الملوک ملوک الکلام یہ کلام پاک ہے اللہ نور السموات والارض کو نور ہو الطور و نور
 ہو الوجود اب فرمائے کہ کون کہہ سکتا ہے کہ عالم جہاں ہے کیونکہ دور کا حل نیست میں ذات
 حق یہ ہے اور ذرات کا باب متوج ہے یہ دوسرا امر ہے اور مرتبہ تفصیل میں تفسیر
 اس ایک کے اماں نورانیہ الحقائق کلمہ میں توری حدیث سے ظاہر ہے لیکن اسکا
 برآیال رکھنا یا یہ کہ اس ذات واحد نے حسن مقام پر جس صورت میں تخی فرمائی
 وہاں یہ اس نام سے پکارا ماسی و من کر دیا ہے شعر در کلام موج است و رضا خدا کر
 در تراکم امر ماشہ و در تقاطع ماست یہی وجہ ہے کہ اس عالم کا نام عالم اسماسی ہے لہذا
 ہر تخی کا نام جہاں ہے مگر حقیقت میں ہی ذات واحد ہے اور جب حکم ما تہدانا الیہ
 را معون ہر ذات کائنات کو اپنی اصل کی طرف رجح ہوگی تو یہ وہی عالم ہوگا اور اس
 کو تہجیر نہیں ہے۔ کیا اس عالم اسباب غائی میں متنی میری کہ ہوا و طرائفی میں جسکی اصل کا
 خاک ہے کہ جسکا نام ایں اللہ ہے مثلاً ایں وسیع و در و سنگ و جوہر و الماس و باقوت و
 صورت و ایک و دوسرے سے مختلف ہے بلکہ مزاج ہر ایک کا علیحدہ ہے گواہی دیکھی جسکی وہی کس
 ہر کہ جس سے ہر ہر ایں لغین الطبع کس قدر احتساب کرتے ہیں کہ اگر کسی ہوا کے گرد آگین طینی
 ہو تو نور آگ کہ محفوط میں معنی ہو جاتے ہیں اور یہ زمین سمجھتے کہ یہی تو ایک روز ہزار فرسٹ
 استراحت گئی اور اسکی طرف تو ایک روز ہزار ہی رحمت ہوئی اور یہی تو ایک روز ہزار اسلک
 کہ گئی اور جس روز تمام امرہ استراحت گئے گھر سے باہر کر دنگی بھی ایسی آغوش شفقت میں جائے

اور میں روزِ تمام آجباب و احباب ترکِ محبت و رفاقت کرینگے یہی داورِ ماقامت دیکھی غرض کہ جب جو
 چیزیں خاک کی آفوشِ شفتت میں آئی بعدِ چند سے بہت تن خاک ہو گئی مرنے لگا ہوا یا باندی لعل ہو یا سیا
 حیوان ہو یا انسان اسطرح سے جب اس تمام کائنات کو رحبت اپنے اصل کی طرف ہوگی تو نہیں
 اپنی موت اصلی کو قبول کرینگے لیکن جب تقاضایِ عالم اسباب فرق مراتب ضرور ہے اگر مردہ گمان کہ
 صاحبِ تنہیے ہزارندہ نعمت صدق و یقین صدق ہے ہر مرتبہ از وجودِ حسی واردہ کر حفظ و تربیت کنی زندگی و نظریہ
 از ابر بارہ قطرہ ثواب اندیش بہہ چون بچہ انداخت خود را نام اور دیا شود پٹلا انسان از سر تا پا وجود واحد ہے
 اور اسی وجودِ محبوبی پر طلاقِ انسانکہ جو تکا ہے اگر کوئی تنہی بچہ گوشت و باہمی کو انسان کہنے لگے تو اسکو
 اس عقل و دیوانہ کہینگے یا فرزانہ حالانکہ وہ گوشت و مٹی کی ہر ہر ہر موی بدن اور تمام اعضا عالمِ سمیت
 میں انسان تھا مگر اس صورت میں اب گوشت کو گوشت اور مٹی کو مٹی ہے کیونکہ نہ انسان مثلاً
 تخم کہ تمام شاخ و برگ و گل و غریب وہی ہے مگر جب تک کہ عالمِ جمیت میں ہے ہر چیز شجر کا تخم جو
 اپنے جب تک کہ عالمِ احدیث میں ہے جلدِ برگ و شاخ و غریب وہی ہے اور جب وہ تخم عالمِ احدیث
 سے نزول کرے عالمِ وحدت یعنی حقیقتِ محمدی میں ہو چکا یہی تخم نے بعدِ وقت نامیہ کہ جسکو جذب
 عشق کہہ سکتے ہیں نہ اختیار کیا اور شاخ و برگ و ظاہر ہوئی تو اب کوئی دانشمند اس شاخ کو تخم نہیں
 کہہ سکتا اور جب یہ تخم کہہ بشی عالمِ وحدت میں اگر بصورتِ شلخ جلوہ گری کی ہے نزول کرے مقام
 واحدیت میں ظہور کیا تو نام اپنا برگ قرار دیا اب اس مقام پر کوئی برگ کو شاخ نہیں کہہ سکتا حالانکہ
 از روئے حقیقت شاخ و برگ دونوں تخم ہی ہیں مگر چونکہ قاعدہ قدرت مقرر کر دیا گیا ہے کہ حکم
 صورت پر کیا جائے لہذا دہان پر شاخ نام ہوا اور بیان پر برگ پر جب یہی تخم نے عالمِ واحدیت
 سے نزول رابع کیا اور قلمِ ماز عالمِ ارواح میں رکھا تو یہاں باسمِ گل سہمی ہوا اب عالمِ ہر کی حکم
 قانونِ عالمِ اسما کوئی آدمی شور و گل کو تخم یا برگ نہیں کہہ سکتا مگر اس میں بھی شک نہیں کہ یہ امر تسلیمی ہے
 کہ قطعاً کل موجودات وجود واحد ہے کو صورتاً فرق میں ہے لیکن ہر مقام پر یہ امر ہی مان لیا
 گیا ہے کہ حکم صورت ہی پر ہو گا شعر آدمی را بچشمِ حال نگریز از خیالِ پیری و دی بگذر ز اب جو اُس
 تخم نے عالمِ ارواح سے عالمِ مثال میں ظہور فرمایا تو بصورتِ شعر جلوہ گری کے اب وہ شعر کہ صبر
 صدا با تخم منور دی ہن بچشمِ حقیقت دیکھنے تو ایک دو مری کائنات ہے اور ایسے ایسے ہزار ہا خشت

ایک ایک تخم میں اپنی تمام شائع و برگ کے ساتھ موجود ہیں کہ حوقلاً تو ما ایدی ایچے تمام اسے
علم و کے موافق ظاہر جو لئے چکے اگر حد اس وقت علم و انکار و سے ناصحہ عالم ظاہر تمام ہیں
مگر حسب قادیوں عالم حبیب برگ برگ اہل درختوں کے لفظ حقیقت میں میں علوہ نمایاں کر رہے ہیں
دار حرم سے ہیں قطرہ ہے دریا ہکو ۲ میں آتا ہے لفظ کھ کا ناسا ہکا مقصد ثانی فی شرح
والصاف توجیدہ کا آب و خاک ست کہوں در دل صاف وصال پاک ست بہ شریعت مستند و
سید و ہدایت ہے اور یہ علم مقصد حلقہ علم غنی و لغنی ہے اور ہر شخص کو مام اس کہ وہ عالم ہو
یا جاہل اس علم کی ہدایت ضرورت ہے جب کہ اسکو سوائے ایمان اور مسکا ستر ستر میں توحید کے
یہ ہیں کہ اللہ کو ایک حاکم اور کسی درجہ سے کو اسکی ملک میں متبرک کرنا اور حضرات عبودیت و رسالت اللہ
علیہم السلام کے اصطلاح میں توحید کی معنی مختلف مانئے گئے ہیں اور ہر شخص نے اسے مقام اور حالت
کے موافق کلام کیا ہے ہر جہد ظاہر ایک دوسرے کا متک ہے مگر حقیقت میں کچھ فرق نہیں
جیسا کہ ایک برگ لے دیا ہے کہ توحید لگانا گرد امید دل بستہ اور میر جہد اور دو ستر برگ
لے دیا ہے کہ التوحید اسقاط الاصناف اور ایک برگ ارتداد کرتے ہیں کہ التوحید کلمہ اول
اب دیکھیے کہ یہ اقوال ہر چند لفظاً مختلف ہیں مگر معاً مہوم سکا ایک ہے المختصر صاحب العلوم
نے توحید کے عیار درجے میں کیوں ہیں درجہ اول یہ ہے کہ راں سے لا الہ الا اللہ کہے اور دلیں
اعتقاد رکھے یہ توحید مافقانہ ہے کہ در در شتر حکا کوئی مع مرتب ہو گا و درجہ دوم یہ ہے
کہ اقرار پروردگار کی وحدانیت کا راں سے کرے اور دل میں بھی اسکا اعتقاد رکھے مگر بطور عامی
جیسا کہ ماور وید سے سمایا بطور شکم کہ اول و راہیں سے اسکی وحدانیت ثابت کی ہے لیکن
جب کسی نے اون اول کو قطع کر دیا تو اس مطلع صاف ہے جیسا کہ اسی پہنچوں کو حضرت مولانا
روم قدس سرہ فرماتے ہیں نظم کراسد لال کار دین دے - محرم رازی مار دار دین دے
یا کے استدلالیہان چوین ہا - یا کے حوس سخت بے تکلیف بود درجہ سوم یہ ہے کہ اندوی
متابہ باطن ثابت ہو جائے کہ عامل ایک ہے سوائے اسکے کہ کیونکہ رت ایک درہ کی حرکت
دے یہ حاصل نہیں ہے ہر تاہوں میرتا ہے ہر دہ تین جہد ہر تلی کی طرح سے ہیں
میں اختیار من و اور یہ ایک نور ہے کہ بوجہ صفائی باطن سالک کے دل میں پیدا ہوا ہے

اور یہ مثل متقلین اور متکلمین کی مہین ہے۔ متقل کی مثال یہ ہے کہ باب داد اسے سن لیا ہے کہ کیا
 مکان بین فلان خواجہ رہتا ہے میں انھی پر قباحت ہے متکلم کی یہ مثال ہے کہ چونکہ غلام اور
 اسب خواجہ کا دروازے پر پہنچا تھا اس لیے جانتا تھا کہ خواجہ اس مکان میں ہے مگر عدم
 رویت خواجہ میں دونوں برابر ہیں اور مثال عارف کے یہی کہ اوستے خواجہ کو مکان کے اندر جا کر
 مشاہدہ کیا ہے لہذا یہ خواجہ کو پہچانتا ہے اس وجہ سے نام اسکا عارف ہے مگر فرق اس میں آئی
 کہ ہنوز لفظ عارف و معروف در میان میں ہے رباعی اکبر کیا معروف اور کیا مہبول
 کیا چیز ہے دال اور کیا شے مدلول ہے جو کتاب ہے سودہ ہے اور جو وہ ہے سو تو ذہن حرف بھیچو
 علت معلول ہے ورجہ چہارم رباعی در بحر فراگدا ختم سحر محاک ہائے کفر نہ ایمان نہ یقین ماند
 نہ شک نہ اندر دل سن ستارہ پیدا شد کہ گشت در ستارہ ہفت فلک تو حید در چہ چہارم
 یہ ہے کہ اس قدر اسما و تجلیات ربانی ہوا حق انوارات سبحانی سالک کے نظریں جلوہ گر ہوں کہ
 تمام کائنات اور بالکل ذرات وجود اسکی نظر سے پوشیدہ ہو جائیں جس پر کہ درے یا ستارے فروغ
 نور آفتاب سے نامعلوم ہو جاتے ہیں اور سوا سے خورشید تابان کے کچھ نظر نہیں آتا حالانکہ وجود
 و ذرون اور ستاروں کا علی حال موجود ہے مگر آفتاب کے سامنے ناپید ہے نظم ہے دیدہ باشی
 کہ در بارغ دراع پائیدہ شبنم کہ چون اپراغ کسی گفتش ہے کہ کمان شب فروز پانچ ہوت کہ
 بیرون نیاسے بروزہ بین کاشن کمان خاک زاوہ جواب از سر روشنائی چہ واوہ کہ من روز و شب
 جزا بجز انجم و لے پیش خورشید پیدا یم فی الواقع کہ کمان شب تاب کہ صکوبہاری زبان میں ملتا
 کہتے ہیں روز و شب موجود ہے مگر روز و شب کو بوجہ غلبہ نور آفتاب اور سکا وجود عدم معلوم ہوتا ہے
 زیہ کہ وہ کہ کمان شب تاب آفتاب ہو گیا ہو یا یہ کہ آفتاب کہ کمان شب تاب ہو گیا ہو اس طرح سے
 ابوقت طلوع نیز تجلیات اسے اوصاف بشریت مثلاً ہے ونا معلوم ہو جاتے ہیں زیہ کہ
 بندہ خدا ہو جاتا ہے یا خدا بندہ ہو جاتا ہے تاکال اللہ جل و لاک علو اکبر امثال و کمرہ بیسی
 کہ کسی آدمی پر تکیہ نہ ہوئی کی ہو جائے اور غرض کہ و الا ہی مطلق جاہل ہے اور زبان عربی یا فارسی
 میں بوضاحت تمام گفتگو کرنے لگے یہ مستند دیکھنے والوں کو کمال حیرت ہوگی کیونکہ کلام عرب
 یا عجم کسی خلاف عادت پر سرزد ہوا ہے لیکن کوئی تعجب کی گنجہ نہیں ہے کہ اسوقت اسکی صفات

ستریت ہمدام اور بصفت اویسی پہنکی ہر گز دیکھیے تو خود کھنکی اسکا ایسی حالت یہ ہے ارد سے
 صفا اسر حکم مری کا ہو سکتا ہے۔ ارد سے دات لفظ جم جوں۔ ہی غالب لود ویراوی، گم ہو
 ارد سے صفاست مروجی۔ جوں بری راہیں مالوں لود۔ حالی خوداں بری پس جل نمود
 سووم مثلا آپس کو آگ میں ڈالکر سرخ کیا وافی اس آواگ سے ماہر آیا تو ناسراگ اسکی آواہیں
 ستریت کی ہوئی ہے اب گویا لیا سمنا چاہیے کہ اسوقت یاہیں بہش الشس سورہہ ہے کہ کوکام
 آگ کا ہے وہ یہ کر سکتا ہے اب اگر آپس سے صفا انا المار لکھو تو کما ہے کہو کہ اسوقت
 آپس طلیع آگ کا ہے اور آگ آپس کے مختلف ہے طلیع کو اپنی مختلف کے ساتھ تلاء اس
 لکھ لفظ طلیع مختلف ہی چاہتا ہے کہ طلیع کے درمیان سن کوئی سرطیم واقع ہے کہ کھکا اس
 مامت انتشار جیمہ شمع غلیم کس سیاہی ریزہ کا عدد سو دوم در کس۔ جس این قصہ عشق اس
 ورد فتر ہنی گئی، فطیم متین توحید اویہ کہہ چوست، ہمہ صبح الفرج اوست کہ اوست۔ کے لودیا
 رما حاما ماندہ۔ اس کو توفرتہ و خدا مانا، ویکہ جب تو آئینہ دیکھتا ہے آئینہ نظر میں آیا
 کہو کہ تو بہت ستریں اسے نظارہ محال کا ہے حالانکہ آئینہ موجود ہے یہ کوئی نہیں
 کہ آئینہ عکس میں نما ہو گیا یا بہ کہ وہ عکس مہر آئینہ بگیا ہو مگر دیکھا قدرت کا مقدور نہیں
 ملا تعاوت اسطرح اس عالم میں مضر کر دیا گیا ہے حضرات صوفیہ کہ یہاں مام اسکا
 فنا ہے تو یہ ہے صاحب احیاء العلوم۔ مثال توحید مدح کی یوں تحریر فرما رہیں
 کہ مثال اسکی عالم محسوسات میں جو تر ہے یہی قولیں مافقا۔ مستابہ ہے پوست اولیں
 حوز سے کہ اگر کوئی اُسے کماے تو نہ بد مرہ ہو اور اگر مدہ میں موج فاسے تو سورہ مستحید
 اور اگر طلائیں تو با ہو ہو اور دہواں اسکا آگ کو کھما دے اور اگر اسکو مکاں میں رکھیں تو مقام
 حکمہ رو کے مگر حور کو اسقدر فائدہ ہے کہ کیمہ و فون تک وہ لیب اس کے محفوظ رہ سکتا ہے
 اسطرح صاحب توحید مافقا یہ اس عالم میں اپنی گردن کو تبع الی اسلام سے بجا سکتا ہے
 مگر جب یہ کال نما ہو گیا اور ناں پائی ہی تو اب وہ توحید کیمہ فائدہ نہیں دیکھتی جسے کہ
 پوست اولیں جو زید حشک ہوئے کے سوائے حلالے کے اور کسی کام کا نہیں صاحب
 توحید مانتا ہے ہی مگر انش دو رخ کے اور کسی مقام کا سزاوار حسین اور صاحب توحید تالی

یعنی عامی و مسکلم مثل پوست دوسری جوڑ کے بین اور پوست دوسری جوڑ نگار اندھے ہر چند
 لطافت مخزور و غن سے اسے ہر وہنیں مگر وہ پوست اولین کی طرح جلایا گیا ہے نہ زور
 نہیں لہذا عامی و مسکلم کو آتش دوزخ سے نجات ہے ورجہ سوم صاحب توحید
 سوم بھی مرتبہ نقص میں ہے کہ ہنوز اوسمین تفرقہ عالم معلوم باقی ہے اور بہ نسبت صاحب
 توحید ورجہ چہارم مقام اثنتین میں ہے کامل ترین اقسام توحید و بعد چہارم ہے
 کہ اسکو سوائے حق کے شش جہت میں کوئی نظر نہیں آتا اور بجز اس واحد لاشریک کے
 کسیکا وجود اسکے علم میں ثابت نہیں شہر دور و گم شود وصال میں ست و بس گم شدن گیم
 گن کمال انیت و بس حضرت سیدنا امیر ابو العلاء اکبر آبادی رضی اللہ عنہ تحریر فرمایا
 ہیں کہ فنا فی الافعال یہ ہے کہ سالک اپنے اور تمام عالم کے اختیار سے باہر آجائے یعنی جو
 حرکات و سکنات کہ پہلے بہ اپنے اور دوسروں کی طرف نسبت کرتا تھا اب ان سبکو حضرت
 حق کی طرف منسوب کرے اور یقین بھی کہ فی الواقع بحکم لا تحرك ذرۃ الا باذن اللہ
 تمام سلسلہ حرکت و سکون کا اسکے ہاتھ میں ہے سے رشتہ درگزر و غم افگندہ دوست
 سے بردہر جا کہ خاطر خواہ اوست بہ نظم چون سنی گشت از خود و پر شد نزد دوست و پیشگی
 فرمان او فرمان اوست بہ ماریت فاش گوید بر ملا کہ تنگندی بیگندیم ما نہ تو در افگند
 و غیر انہی بہ فعل فاعل را بودنی صلتی بہ عقل اینجا رہ نذر دو ہم نیز بہ چشم بکشال لب فرو بند
 اسے عزیز بہ حیطر حرکت و سکون میت عنالی کے ہاتھ میں چہر اسطرح تمام عالم کی حرکت
 و سکون اسکے اختیار میں ہے نادک اندر کمان خود دارد بہ شاہان را بہانہ درابر و بہ
 فنا فی الصفات عبارت اس سے ہے کہ باننا سالک کا اپنی اور تمام کائنات کی صفات
 کو صفات حق یعنی جو صفت اپنی یا دوسروں کی ہو مثل علم و ارادت و حسیت و قدرت و وسع
 و بسر و احکام بالیقین سمجھی کہ یہ سب صفات اوسی ذات سے متعلق ہیں رباعی محبوب کو کون
 لقانون سبق نہ کردیم تصنع و رخا بعد ورق نہ حقا کہ ندیدیم و نحو اندیم درو بہ جز ذات حق و
 شیون ذاتیہ حق نہ جیسا پہلے ان تمام صفات کی نسبت اپنی طرف کرتا تھا اب اس فعل سے بجا
 ہوا اور سمجھے ہیں حکیم اس کلام پاک کے کہ بایہ من اکثر ہم باعدالا و ہم مشرکون شرک طریقت میں مثلاً

اور اب ان حملہ مصائب کو اس حالت میں اسما و صفات کی طرف منسوب کرے کہ ایمان اس مقام پر
یہی ہے کہ کوئی کو گنہگار نہ ہو کہ التوحید اسقاط الافاضات رباعی اسی در
دل بونہر مشکل رہے مشکل تنویر اسودہ ترا دل زہرہ۔ چون تنویر دل سب حامل رہے دل را
کیسے سیر و گسل رہے فنا فی الذات اسے کہتے ہیں کہ با یقین تلافی سالک کہ یہ امرات ہر جا
کو میری ذات اور عام عالم کی داب میں داب حق ہے اور اس سے پہلے وحامتا کہ میں میں ہوں
اور حال عالم ہے اس علم سے قورہ کرے اور ہر صوفی مسلمان ہو اور سمجھے کہ یہ سب حق ہے کہ حضرت
سید المرتضیٰ نے مرتد اطلاق سے مردل و مرا کر ان صورتوں اور اسکاں متعلقہ میں تخیلی و فانی ہے
سہرور الی ابدال اباد حکم کل یوم صوفی سال وہ سیرگ ایک نئے سال میں ہے اور حوب امی طرح
اس تصور کو کامل اور نصب الین کرے یہاں تک کہ یہ سب سالک کے ملک ہو جائے اور سوا سے
اسکے کوئی موعودہ نہ آئے رباعی ہر یہ می یار بہت اعیار سیت و غیر اور مردہم و خیر پندار سیت
از جمال ہو حکم علیہ کو با ست و لیک ہر کس قابل دیدار سیت کے ساتھ تا وقتیکہ اس کو حکم میں
عرف نفسہ قد عرف رتہ اپنا عرفان حاصل ہیں ہوتا عرفان خدا کا حاصل ہوا ممکن میں رباعی
اسے بخیر از منی خود ہو کہ کتاب۔ در حلقہ تو آیات الہی سبحان۔ حق در تو ہما ست و لیسے بجزی ہر چوں
سببیتہ کہ محروم شد از بوسے کتاب۔ المقصد الثالث فی معرفت الانسان رباعی
مگر غلو شوقی بہ کفر ان ست این ہا و رد دعوی ہستی سنہ بہناں ست این ہا اسی حسرت انہاں
تختہ انعام ہر دوراں شافعی چہ عرفان ست این ہا مطابق حکم حکم آیت لقد خلاصا الاساں فی اس
تقویم انسان اشرف المخلوقات وہی تخلیق تمام کائنات ہے کہ ہر عالم عالمہاں اسی کے
ظہور پر مہر تھا اور عصب و طہار میں ملا کہ یہاں سیوا سے یہی کہ چکا یا گیا کہ قوم ہی حال
یا ملا کہ ہے علم علم اللہ مہر اس کے سہی کے الکتاب سے درشتہ مقرب مگر تار کا ہا حدیث و پر
کون سیتی خلاصت حضرت یار تہا لے ہا۔ کہ صوف ملا کہ میں سرش مصعب و ہا اور
کوں ہا سب اسما و صفات حضرت حق ہے کوں ظہر اسرار و مطلق ہے کہ کتنا سبب طاقت
ملا کہ کے دوش پر رکھا گیا کہے خلقت الاساں سری و داسرہ اوس سند نش اسلم لاہوتکی
خود دے یا کہتے ہا جے ہاے لولا کہ لما خلقت الافلاک کا رب حق مبارک و ہا یا کہی

کا نام کے واسطے رحمت عام ہوئی کسا شوق دیدار اس ملکوت نشین کنت کنز کو کما شایانہ موت
 سے مہر تن صورت متناجا کر باہر کینچ لایا کسکی مٹاے وصال میں پروردگار نے اپنی خواہش کو
 بصورت برافنا کر زور شوق و اشتیاق سے آراستہ کر کے تحفہ پیش کیا کہ گنجینہ قلب کو
 گوہر اسرار فاضلی الی عبدہ و ما اوحی سے ملو کیا اگر فرغ کو اپنے اصل سے دوری اور غیرت نہیں
 تو اللہ و ذوق جم میں غم بابا وہ ہم میں جتنا دنیا بندہ ہاری صفت و ثنائیں کیا جانے بجا ہے اور جتنی
 تعلیم ان ہم کرین حق تو یہ ہے کہ ہکوزیا ہے پس جسے انکو نہ پہچانا وہ کل سے محجوب رہا و اصل جو
 کہ انسان کامل حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد ہے کیونکہ حضرت حق جل و علا
 ہے کہ انسان کو تہنیک ساعت میں پیدا کیا اور خاصیت نیک ساعت کی یہ ہے کہ جو چیز اس
 میں ناپاکی جائے تمام عیب سے بری اور حسن سے ملو چو پس اگر آدم کی طرف پیشہ کیجاتی ہے
 تو وقتہ گندم نے پہلی لہجہ اللہ بخل کر دی وہ جو تمام حسن جو اور عیوب سے بری ہو آدم اس کے
 سنایا ان میں نہیں ہو سکتے مگر کیشم عوز دیکھئے تو سوائے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے
 اور کوئی پایا نہیں جاتا اور یہ نشان صمدیت اور کسی میں نظر نہیں آتی ہے تو با این حال و خوبی طرہ
 اگر خدائی نہ ارنے بلو یہ آنگاہ کہ بگفت لن ترانی و اپنی اور اکل کا سر تو اسی طرف جھکتا اور بندہ تو
 اسی آستانہ پر سجدہ کرتا ہے جسے بنیم سجدہ شنائی جنابی ذکر و ہر ذرہ گرد و آفتابی و اور مجاز
 تو ہر آدمی پر اطلاق انسان کا ہو سکتا ہے مثلاً جیسے ہر مادہ تلخ و شیرین کو با د ا م کہتے ہیں مگر
 مطلوب و مرغوب با د ا م شیرین ہے نہ تلخ اور ایک قوم کا یہ بیان ہے کہ انسان روح سے
 مراد ہے اور ایک گروہ کا یہ دعویٰ ہے کہ روح قالب کے اندر ستور ہے اسکو انسان نہیں
 کہہ سکتے اور ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ روح و جسد و فون پر انسان کا اطلاق ہے جیسے
 سرخ و سفید رنگ واسے گھوڑے کو اہن کہتے ہیں اور ایک فریق کا یہ قول ہے یہ سب
 دعویٰ اصل میں اس دلیل سے کہ اللہ تعالیٰ نے خاک بجان آدم کو لفظاً انسان خطاب کیا ہے
 اِنِّیْ عَلٰی الْاِنْسَانِ حَیْنٌ مِّنْ الدَّہْرِ اَوَّلٰیکَ مَلَقْتُھُ صُفْوٰیہ کا یہ بیان ہے کہ انسان آکل
 وشارب نہیں اور محل تغیر نہیں اسوائے کہ سر الہی ہے اور یہ جسم اسکا طلسم ہے شعر اکہر ہو کس طرح
 طلسم عناصر کا زار فاش نہ ہو وہ وہ نہیں جسے کوئی آٹما سکے و لفظ گنج و زعفرانست و شمشیر

لشکر آخر المسلم کچھ جسم دکنج یا ملی حیروں طلسم پر پیش رست۔۔ مال شود بیا احمد جسم ارمیں رست
 بعد ازاں باب طلسم دیگر است۔ عیب را حال کو جسم دیگر است پلک بدور ار حس و کرسی
 میریں۔ گویا یک درہم ہی پرسی میریں دکنس نذا کہ یک درہم تمام۔ جید پرسی جید گویا۔ اسلام
 اور ایک طائفہ صوفیہ کی یہ تقریر ہی کہ اللہ تعالیٰ سے لے کر حلیہ و دل سے دل انسان کی ترکیب ہی
 ہر اور قرآن پاک میں اسی دو مجموعی کو انسان کہا ہے یا یہ حسب قول صدق القلیں ارحاک ما
 عالم پاک ہر صورت انسانی برت اسکے کمات کے اطلاق انسان کا ہے جس ترکیب انسان کی تحت
 کے ردیکت میں میرے ہے ایک روح دوسرا جسد تیس انسان اور آدمی ہو۔ کل عالم کا ہے
 عالم نام دونوں جان کا ہے اور وہ دونوں عالم انسان کی ذات میں موجود ہیں ہوتا اس حال کا
 آب و خاک و باد و آتش ہے جسکی ترکیب کلم اور حوں اور صغیر اور سودا ہے اور نساں اور جن ماں کا
 مست و دورح و غمرات ہے یا کہ جہاں پر لک لظافت کے اطلاق مست کا ہے اور لیس
 موجب آفات و وحشت کی دورح کا اور جسد بر عرصات کا نظم و جنیں بھر جی کہ بحر عظم است۔ عالم
 ازوزہ و وزہ عالم است۔ کار عالم عرقت و حیرت است۔ حیرت اندر حیرت اندر حیرت است۔
 بیتہ انیکہ میں آمدند۔ بھر حال عمر و حیرت یافتند۔ درہ ادا سے دوسر گم کردہ۔ ویردہ ویردہ
 ویردہ۔ عقل تو جوں در سر ہوئے سو جا۔ ہر دو لب اید ز سر سیدل مد وخت۔ کتنہ حیرت مد
 یکبارگی۔ می بد اسم جاریہ ہر بجا رگی حضرت حمید الاسلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ
 انسانی دو حیرتوں سے ہر ایک کا لفظ ہری کا و ستر شمس ہیں اور اسی دن آگاہی دیکھ سکتے ہیں دوسرے حیر
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ اسی حسن و در دل و حال کتنی ہر اور شاہد۔ او سکا دیہ اللہ سے تو ہر اور حقیقت انسان ہر
 مراد ہر اور جو کچھ میریں سو اسکے میں سے سکھا دم اور لک میں اور نزل جو بارہ گوست ہر اور میں طرف سید کے
 تو راں ہر کچھ جہاں میں کہ وہ جہاں کو می دیا گیا ہے اور او سکو چشم ظاہر سے دیکھ سکتے ہیں اور
 یہ عالم تہادت کی چہروں سے ہے اور سکو ہم دل کتنے ہر دم اس عالم سے ہیں اور وہی باب
 ملک میں کام ہے اور وہی محل معرفت خدا سے بچوں دلی ملکوں ہے اسی ملک میں معرفت دے
 برہن کی صادق اتنی ہیں جیسے خود حضرت دکنی حقیقت ہی تو محوں دلی ملکوں ہے یہاں دکنی حقیقت
 کی استحضار کے وقت اللہ صا ص فرماتے ہیں کہ قل الروح من امر رنی و بان اللہ صا ص کی

فوت بین اگر فکر کیجیے تو حضور سے حکم یہ تھا ہے فکر و فی مغانہ والہ فکر فی ذاتہ ع شرع گوید سن
 لب کن عشق گوید نغمہ زن ع گویم مشکل و گر گویم مشکل باب اگر حقیقت دکانی شرح اور معراج
 بوجہ تہہ ہو کہ دیکھا ہے اور صفت خاص اسکا کیا ہے تو سوائے اسکے کہ شریعت و صفت بتین دیتی اور
 کسی جواب سے گلو فلا صی ممکن بتین اور فی الواقع اسکے فشا میں خوف و خوف طوفان کے تیسری کا
 خوب فرمایا جو جس رہ رفته نے یہ ارشاد فرمایا ہر کہ التوحید کلام ادب یا مرقعات مرتبہ کا تسلیم کیا ہوا ہے
 کہ اس زمانے کے لوگوں سے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فکرین اور بتین منابت مرتبہ میں رسا اور
 خالص ترین سوا بتین کو اللہ صاحب ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم تعلیم فرماتا ہے کہ لاتر فوا صوا انکم فوق
 صوت النبی الخ و یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ و یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ ان اللہ یحب الیہم
 کہ پہلے سے باب و تبھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ حقیقی کو دیکھ کر مرتبہ عاشقی کا ایمان لائے
 تھے انکو اللہ تعالیٰ شانہ اسبجہ صیب کی طرف سے انکی روح بنا کر مدد عظیم فرماتا ہے ان الذین یعقون
 اصواتہم عند رسول اللہ اولیاء الذین آمنوا و لم یغیروا کلمتہم من اللہ و لم یقلوا کلمۃ کفر و لم یتبعوا
 الوجود کے حق ہو بتین کوئی رشتہ نہیں مگر کتمان ہیں اسکی بے اتنا مصححاتین میں کہ اگر انکا بیان بیان
 کیا جائے تو ایک اور کتاب مبوط تیار ہو جاتی ہے الغرض حقیقت دل بیان سے باہر ہر اسقدر
 حام لوگوں کو جاننا ضرور ہے کہ وہ بادشاہ ہر مملکت تن کا اور عجائبات دکانی کو چاہتا نہیں چونکہ وہ سب
 زیادہ فیض ہے لہذا سب سے زیادہ عجیب ہی ہر اور اکثر فطن اس کے غافل میں اعلا مویا قوم کہ شرف
 دل کا دو وجہوں سے ہے ایک سبب علم کے اور دوسرا بوجہ قدرت کے جو شرف کا سی سبب علم کے
 حاصل ہے اسکی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ ظاہری اور تمام خلق اسے جان سکتی ہے اور دوسرا وہ ہے جو
 مخفی اور پوشیدہ ہے اور ہر شخص اس سے نہیں جان سکتا لہذا وہ نہایت عزیز اور غریب ہر جو شرف
 کہ ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ اسی قوت تمام علوم اور صفات کے انکتاب ہے کہ تا اوس قوت
 کے ذریعے سے تمام صنائع اور بدائع کو جانے اور کل علوم کہ جو کتاب مبوطہ میں مرقوم ہیں
 مثل ہندسہ و حساب و طب و حکمت و نجوم و علم شریعت یعنی فقہ و تفسیر و حدیث و تصوف وغیرہ
 کی پڑھ سکے باوجودیکہ وہ ایک خبر یعنی دل ہے اور قسمت پذیر نہیں مگر ان سب علوم اور فنون اور
 صنائع و بدائع کی اسمیں گنجائش ہے بلکہ تمام عالم اسمیں اسطر سے ہے جیسی بحر نایاب اکثر زمین

ایک قطرہ شہزاد میں ساکناں تری دست کو اس کے میز پر دلی ہوا کہاں تو ہوا کے اور ایک قطر
 میں اسی قطر عرش ہایکے درویشے اعلیٰ علیین کے یکراخت تری سیر کرنا ہوا و دیکھ عالم ماک میں لرز رہی تھی
 اور جسمانی محسوس اور محسوس کیا گیا ہے یکس تمام تسوا کو مایا لاسک ساد کی مقدار اور تاثیرات میں کر دیکھ
 حیوانات و ربانی اور مجرانی اور موانی کو ایسا سحر کیا وہ وہ عجائبات کہ جسکے دیکھے سے ملائکہ علوی کو سیرت ہوتا
 اسکا ایک بے تحقیق شک ہے عرصہ یکسب علم و اسکو حاصل میں الہ متعال لکھ پڑ حاسی نگارہ ہیں کہ حکو
 ساموئیل اور آئمرہ اور اللہ لاسکے حاشے کہتے ہیں جو کہ یہاں نگارہ ظاہری میں سلسلے حاشے سرکار میں اور
 عجیب تر وہ ہے کہ دل کے اندر ایک دروں ہے کہ عالم ملکوت کی طرف کساد ہے جسے کہ دل کے باہر کی کسا
 یاج در وادے عالم محسوسات کی طرف کساد ہیں پس معلوم ہوا کہ دل اس عالم سے ہیں اور حواس کو اس
 عالم کو واسطے پیدا کیا ہوا ہے حواس اس عالم کا محاب ہر حس تمامات سے طارع ہو گا اس عالم تک
 رسائی و شعور ہے مگر یہ سمجھو کہ وہ دروں جو دیکھ اندر کی قاض کو سے بغیر خواب یا بے مرگ میں کساد ہوتا
 ہیں بلکہ ایسا میں ہے حالت بیداری میں ہی وہ دروں ملکوتی کساد ہوا ہوا مگر سبب اس میں ترقی و خلوق
 و مہم اور اکتساب و صاف حمیدہ اور اعیان محبت تیج ہر کر سرگروں نے فرمایا ہے میں لکھیں لاسادی لکھیں
 کا ماہ الیس اسی طالب حق اگر تو خدا کا طالب ہر تو لارم ہے کہ پہلے اما عرفاں حاصل کر علم کمال
 ہر آن و ہر ساعت مرتبہ ترقی میں رہنا ہر حس کو اول علت و وجود عنایت ہوا تو مرتبہ عباد میں تھا اور اس
 مقام کو سوا حق ابانا نام عباد ظاہر کیا اور جب اس مقام میں حد سے سکوت اختیار کر کے مدد خاصہ دینی
 میں پہنچا کہ یہ درویشا کی راہ و رسم سے اقصیت حاصل کی یہاں ہی حد و لسی گئی ہوتی تو اسے مرتبہ
 انسانی کو اب ہے وجود سر اس مقصود سے سرور ہی کہتی اس مرتبہ انسانی سے بالاتر مرتبہ ہر تو مرتبہ الوہیت ہر دیکھے
 اس سیرانی میں حضرت انسان کی کسانک متنی ہوتی ہے ہر تہی کی جو اہش اصلی یہی ہے کہ مرتبہ ایسے مرتبہ عبادی
 اسکو حاصل کرے چنانچہ مہاجب اسی مرتبہ سے ترقی کرنا ہر توائف مرتبہ حیثیت کو فار ہوتا ہے سلا و حجت حرام
 اسے مرتبہ عباد سے ترقی کر کے مرتبہ حیثیت کو حاصل کیا ہر سے وجہ حرام کا حد تک روح نکلیا جائے بار آور
 ہیں ہا اور فعل مرتبہ ایسے سے مسا ہر اس طرح حیواں نے جب مرتبہ حیثیت سے ترقی کی لواحق ترقی
 انسان کو فائدہ پہنچا جس حیواں و انسان میں اصل گویشی اور اسناد و تعلم واقع ہر پس یکہ ایسے ظاہر
 کس مسا نہ نکلتا کہ یہ ترقی اسکا کی ادا کرتے ہیں اس طرح حضرت انسان ترقی و ماتے ہیں وافی

مرتبہ الوہیت کو فائز ہو جاتے ہیں چنانچہ کرامات اولیا مثل احیاء اموات وغیرہ ملک کے ثبوت حصول مرتبہ الوہیت کا ہر چنانچہ کائنات حیوانی کی ترکیب اس عوی کی عمدہ لیل ہے یعنی آسمان وزمین و ستارہ و کواکب و کرسی و لوح محفوظ وغیرہ جو کچھ تمام عالم میں ہے وہ سب اس مشت فاکین ہر شہادۃ اللہ کا عرش ہے اور روح حیوانی اس فیصلہ جو دماغ کرسی نما نہ دنیا و احوال لوح محفوظ و حواس ملکہ قہ دماغ کو منع جہل اعضا کا ہر آسمان و ستارہ ہر ہر حضرت جبریل و میکائیل کی حقیقت کو کوئی نہیں پہنچ سکتا ۵ دہونڈتے ہیں ہر حال میں کسی قسم اکبر و تہمتیں ہوا جی حضرت متین علوم نہیں ربا غی حق جان جہان ست و جہان جہان ارواح ملکہ تو اسی آن تہن و ارکان نجوم جہلہ کو ان اعضا تو یہ جہلہ است و گر باہر فن و فان اللہ خلق آدم علی صورتہ فاعرف نفسک یا انسان قوت ربکا المقصد الرابع فی حقیقتہ النفس علا جہا اللہ تعالیٰ جل شانہ نفس انسان کو قرآن مجید میں تین معنوں سے یاد فرمایا ہے امارہ اور لوا امہ اور مطہیۃ امارگی معنی نفس کا فساد و گنہگار کی کہ اپنی کفر اور گناہ سے باز نہیں آتے اور نفس ہر وقت کاربائی کی طرف امر کرتا ہے چنانچہ امارۃ بالسوء کے یہی مطلب ہیں یعنی بہت حکم کر نیوالا برائی کا لہذا با اسم آمارہ موسوم ہوا تو املگی اور گنہگاروں کے نفوس کی صفت ہے کہ اپنے گناہوں پر نادم ہوتے ہیں اور بدارتکاب گناہ آپس ملاست کرتے ہیں ۵ ملاست گنہ دوستانہ کہ یہ شکست تو بام آواز الکفریم کہند یا نفس ملاست گنہ مراد نفس متقیہ سے ہے کہ نفس متعصر کو تقصیر طاعت پر ملاست کرتا ہے یا نفس مطہیۃ سے مراد ہے کہ ہمیشہ لایم نفس آمارہ ہے یہی مفہوم ہے آیۃ ولا اقسم بالنفس اللو امہ کا اور چونکہ یہ لایم یعنی ملاست گنہ ہے لہذا با اسم لوا یعنی ملاست گنہ سے موسیٰ ہوا مطہیۃ یا ایہا النفس المطہیۃ یعنی اسی نفس آمارہ گرفتہ مذکور میں یہ صفت انبیاء اور اولیاء و صالحی کے نفوس کی ہے کہ مرتبہ ایمان اور وفات عبادت اور ذکر و فکر حق میں ان حضرات کو تمام تر اطمینان قلب حاصل ہے فطرات ناشائستہ اور وسوسات نابستہ کی طرح انکی آواز کے مزاحم اور انکے حال کے مکدر نہیں ہوتے اور حضرات امام حسن و علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قیامت کے روز چلے نفوس لوا امہ ہونگے یعنی صلحا اور انبیاء اور اولیاء اس امر پر آپس ملاست کریں گے کہ ہر ای ہنہ اس سے زیادہ عبادت کیوں نہ کی اور گنہگار کیسے کہ انہوں نے ہنہ وہ کام نہ کیا جو آج سچا کام آتا ہے چہ وقت اس نامت اور ملاست کا روز قیامت ہی ہے مگر نمونہ اسکا اس دار فانی میں وقت ترغ ہے یعنی جب کوئی مسلمان مومن مرتا ہے تو ملاکہ رحمت نہایت حسین کو

منتقل ہو کر لباس معطر پہنے ہوئے اچھکے رو رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسے مان آرہی ہے مگر راحت نہیں
 کے ساتھ اس حسد حاکی سے و تیری رہنے کے قابل نہیں جو ماہر آ اور ایسے وطن املا کی طرف تلک۔ اگر
 تیرا تجھے خود تنویر حاکم حاکم کی اس پیغام وصال کو سکریات تنویر اور کمال اشتیاق سے مدد
 ماہر نکل آتی ہے اور تمام عالم اس کی دستوں سے معطر ہو جاتا ہے اور دروازے آسمان کے اس کے واسطے کھلی جاتے
 ہیں اور دریاں جبرجہاں گھٹنے ہوئے اس کا استقبال کرتے ہیں اور عرش کے سائیں اس سے لہجائے ہیں
 کہ وہ ایسے پروردگار کو سجدہ کرے وہاں کھڑے میکائیل کو حکم ہوتا ہے کہ اس کو رمرہ ارحام میں
 داخل کرو اور اس کی قبر کو کشادہ کر دو کہ راحت و آرام سے ہمیشہ بیوی بچا کرے اور کہہ دے اس کے کہ تم کو
 العروس یعنی اسطرح آرام اور آسائش کے ساتھ موسمی ہلی بند کی دوس سوئی ہے اس وقت صاف محل
 صاف کج کھڑت ہوئی ہے کہ ہاں ہے اور ہاں رہا وہ اعمال کیا کہ یوں کیے اور کفار سے جو اسکے برعکس معاملہ واقع
 ہوتا ہے تو وہ تو ادلی تزلزلت کے سردار ہیں اور حضرت موسیٰ کے اسی اسی لڑائی اور قضا کے
 موافق بیان کیے ہیں چاہے بعض اقوال کے جو میرے نظر سے گذرے ہیں یہاں تحریر کرنا ہوں میں جل میں
 نفسہ فہو العزاجل و یگیر من نفسہ العارہ فقد عرفہ ما العارہ و یگیر من عرفہ نفسہ ما الدل فقد
 عرفہ ما العز و یگیر من عرفہ نفسہ ما العز و یگیر من عرفہ ما العز و یگیر من عرفہ ما العز و یگیر من عرفہ ما العز
 فقد عرفہ ما العز و یگیر من عرفہ نفسہ ما العز و یگیر من عرفہ ما العز و یگیر من عرفہ ما العز و یگیر من عرفہ ما العز
 روح اور ایک گروہ کا بیان ہے کہ نفس ایک صفت ہے جسے حیات اور اسیر کے اتفاق کیا ہے کہ سبب
 الطہارہ اطلاق دلی اور افعال بالیدہ کا وہی ہے اور یہ دو قسم ہے ایک ماضی اور دوسرا اطلاق دہم
 مل گروہ و حتم و حتم اور جو اسکے مثل ہوں اس طرح سے کہ عصیاں تو سے دے ہو تا ہے
 اس طرح سے یہ اطلاق محمود ریاضت سے دے ہو جاتے ہیں اور ماضی طہری عصیاں ہیں اور اوصاف
 محمودہ و صفات مالم و محققین نے کہا ہے کہ نفس روح و دہم ہے میں قلت کے اندر جس کی عالم میں
 شیطان اور ملائکہ اور روح اور بہشت ایک محل ہے اور در و در محل جبر سلطنت شر سے سوائے نہایت
 کے ممکن نہیں صفا کہ حصول بہشت طاف اور عبادت پر منحصر ہے حضرت شیخ ابو علی سیاح
 رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے نفس کو بصورت حوک و یکما ہے کہ ایک شخص نے بال اس کے بکر
 محکوم دیا میں نے اسے ایک درجہ میں مامد با اور اس کی ملاک کر یہ قصد کیا اس نے کہا اسی اطلاق

کیون استغفر تکلیف اور سنا کر جو ہم شکر خدا میں کسی کے بارے سے نہیں مرتے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے
خاص بندوں کے امتحان کیواسطے بیجا ہر حکایت حضرت خواجہ محمد نوری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک
روز میں نے نفس کو رو بہ کعبہ صورت میں دیکھا اور از روی القاسی ربانی میں سمجھا کہ یہ نفس ہے پھر میں نے
اوسے اور لائق ماری شروع کیں مگر نین جھکرا اسکو مارنا تنہا وہ اور زیادہ قوی ہوتا جاتا تھا کہ میں نے
تمام چیزیں ریخ دینا سحر ہلاک ہوتی ہیں اور تو پر خلاف انکے صدمہ و تکلیف سے توانا ہوتا ہے کہا ہے
کہ میری خلقت باز گو ہے ریخ و دوسروں کا میری راحت ہے حکایت ایک بزرگ کا بیان ہے
کہ میں نے ایک روز نفس کو بصورت موش دیکھا پوچھا میں نے اوس سے کہ تو کون ہے اوسنے کہا کہ
میں ہلاک کرنے والا غافلوں کا ہوں اور نجات دینے والا دوسٹان خدا کا ہوں اگر میں کو جو دوسرا
آفت ہے انکے لیے انکے ساتھ ہوں تو اپنی پاکی پر غرور کرنے لگتا اور اپنے افعال محمود پر نظر کر
سرا پا عجب اور بہت نخوت بن جاتا اور اپنی صفائی باطن اور نور ولایت اور استقامت طاقت
و عبادت پر فخر و مباہات کرنے لگتا جو کہ میں ہر وقت انکے ساتھ ہوں تو جب یہ مجھے اپنے دلوں
پہلو میں دیکھتے ہیں تو ڈرتے ہیں اور کبھی سر نخوت ملہ نہین کرتے پاتے ہیں حضرت شیخ
ابو القاسم گرگانی قدس سرہ کہ پیران طریقہ نقشبندیہ سے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے نفس کو
بصورت مار عظیم دیکھا ہے ۷۱ علاج نفس کا فرزند و مہنگام جوانی کن پکارا میں مار سیہ جان بیکر ڈرڈ
گر دو فائدہ چلہ قوامی ظاہری و باطنی ایام شباب میں قوی ہوتے ہیں اور یہ وہ زمانہ ہے
کہ جو مشکل امر پیش آتا جو وہ بات اسانی تمام بوجہ قوت قوی کے انجام پا جاتا ہے اور زمانہ پیری میں
کہ وقت انحطاط قوی کا ہے عبادت و ریاضات شاقہ نہین ہو سکتے لہذا اس عمر میں نفس پر
قادر ہونا بہت مشکل ہے مصرعہ مرد چون پیر شود مرد جوان میگردد و ڈھلنے جو جو خواہشات کا از
قسم غذا نفس کی طرف سے پیدا ہوئے ہیں خیال اسکے کہ یہ زمانہ پیری کا ہے کہین غذا کی قلت سے
صنعت زیادہ ترقی نہ کر جائے تلاش کر کے مہیا کرنے پڑتے ہیں جس جب غذا سے عمدہ کمانے میں
آئے اسکی مدد سے قوامی ہیسیہ جسے اور ڈھایا اب حضرت نفس نے یہ پٹی پڑائی کہ اسے میان یہ زمانہ
میں دیر نہ سالو لکا ایسا نہین ہے کہ زمانہ میں مبتلا ہوں مگر صحبت خویہ و رتوں کی اسواسطے کر لڑیں
کر سنا ہر خوب صورت آدمی کو دیکھنے سے عمر بیتی ہے ۷۲ روئے کو مہالہ جو عمر کو نہ اسبنا و این نسخہ

ارمیا میں مسیحا کو ستہ ام۔ ملو ایک ساعت دریا ست منٹس کے دلو کو سلا کر علیے ایسکے یہ سر ہے
 سین کو حضرت نفس کی گاہ میں مٹے ہوئے بھلی کا تنکار کیل رہے ہیں اور ہر اوس محنت میں قدم
 رکھا کہ در سرائے سمر میں سمایا متیکر دو چار ماش جو کیں نویر کہاں مانے ہیں ایک ہی جھکے میں میلی
 کی طرح سے رستہ محنت میں اولمہ گئے اور کا ما حسن ترگاں مار کا یا نفس کی طرح سے دیکے آہ
 جیکر رگیا عودا اند من تر و الصما سے محنت ملے ترا صالح کد۔ محنت طالع ترا طالع کد۔
 عرصہ علاج اس نفس کا یہی ہے کہماں تک ہو سکے اسکے خلاف کہے حضرت حجتہ الاسلام
 امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے السیات میں تحریر فرمایا ہے علامہ اسکا واسطے مایہ
 طلبا علم تصوف کے روح رسالہ دعا کرتا۔ اسدقائے شانہ فرماتا ہے وہی النفس من اللو
 قال الحق ہی الماوی لیسے سے روکا ایسے نفس کو خواہش سے نس تخمین کو منت اسکا قرار گاہ جز
 حضرت تیری قطعی قدس اللہ سرہ و دانے۔ کہنا نفس بریں چو کہ نفس میرا ماہتا ہے کہو رہمیک
 ساتھ ملا کر کہاؤں مگر میں نے اسی تک اسکی خواہش دوری نہیں چہ دی سماں اللہ محمد جٹ ایسے
 ریاضات ساقہ کرتے تھے سالے ایسے و انتاب دنیا کو فائر چتے تھے معامات سے تمام ہر
 تو غیر سماج کا کیا ذکر چرواسے رحال جہاں کے کہ ان ہر میں یکا س مار متلا سے اسر ما متروع
 ہوں اور میر صوفی کے صوفی ہیں اور جو کسی سے ممایا تو ایک آہ سر وہر کر سیے یہ بات نہ رکھ لیا اور
 اکہیں جا کر کے یہ مصرعہ پڑھنے لکے مصرعہ آمہ فر دست شہر کو راں گنم۔ لکھ اسکے ارشاد
 فرمایا کہ یہاں ہر فقر لو ہے کے جیسے ہیں اس منتشر لوگوں کی سمجھ اسکے مہم میں فاسر ہے دیکھا نام
 فقر کا داریدار اس ایک مصرعہ یہ ہے مصرعہ صوفی سو و صافی تادر کث حامی و آعود مالہ میں
 التی طال الرحیم لاجول ولا قوۃ الا ما اللہ العلی العظیم افسوس مجاہدے رما سے کے نفس حضرت
 طریقہ تہ۔ ک کو تا تر صلا ت مار کھا ہے اور مد سک ٹروں کو مڑیا کر کے شیخ عالم میں مٹے ہیں
 اور سر سر رہے بولے نفس تبدی ہو رہے ہیں سے ایک می می حلاف آدم اندہ میتقد آدم علم
 آدم اند حکایت حضرت ابراہیم خواں جتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں کوہ لکام کی طرف جاتا تھا
 راستے میں اناردن کا ماع نظر آیا مجھے لکے دیکھے سے خواہش پیدا ہو سے ایک مار کو توڑا اور
 لکھا مارہ در میں تہا میں نے ہیکر یا اور آگے قدم نہ پایا مجھے ایک مرد میں مرثرا مو انظر آکا تمام

بدن پر اس کے زنجیریں چسبی ہوئی تھیں مگر وہ حلیہ بچہ اٹھاتا میں نے اسے سلام علیک کی اس نے
جواب دیا کہ وہ علیکم السلام یا ابراہیم مجھے حیرت نہ ہوئی اور میں نے اوس سے کہا کہ اسے شخص ہر نام تجھ
کیونکر معلوم ہوا اوس نے کہا کہ جو کوئی اللہ کو پہچانتا ہے اوس سے کوئی چیز مہیاں نہیں کہ میں نے
کہ جب یہ معاملہ تیرا اللہ کے ساتھ ہے کیوں دعا نہیں کرتا اوس نے کہا کہ تیرا ہی ایک معاملہ اللہ کے ساتھ ہے
کیوں دعا نہیں کرتا کہ تو اپنی ہمت کی بجائے دوسروں کا رخصتم زبور کا صرف اسی جہاں میں جو در رحم نامہ کی خواہش کا اوس
جہاں میں ضرر نہ ہو اگر وہ اگر یہ نامہ طلال ہے لیکن اہل حرم خواہش طلال کو ہر قسم پر اسے ہر اگر تو طلال کا دروازہ
انفس پر بند نہ کر لگا اور ضرورت کے مفاد پر کفایت بلکہ لگا تو یہ جب کسی امر کا جو کہ وہ جائیگا تو مباح کے
پر دے میں حرام کی خواہش کر لگا لہذا اہل عقل سلیم نے اسی خوف سے مباحات کی خواہش کو کسی حرام
برابر سمجھا ہے تب دست خواہشات حرام سے مباحات بدی پائی جیسا کہ حضرت قاتل المشرکین خلیفہ دوم
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سترہ خواہش طلال سے اس خوف سے دست بردار ہوا
کہ شاید کسی حرام میں نہ مبتلا ہو جاؤں غصہ کے رہنے میں سوا اوں کو سوا مشکل ہے فی الواقع نزدیکان
پیش بود میرانی اسی پر اور یہ حال ہے خواہشات نفسانی کا ایسے ایسے اکابر دین کے کہ جس کے نام
کے برکت سے آسمان اور زمین قائم ہے خوف ابتلا سے خواہشات نفس طلال سے اجتناب کیا ہے
سب مصرعہ تاکہ باشیم کا اندیشہ ناپز کنند رابعی آتا نہیں مائتہ نفس رو باہ خصال ہے کیونکر یہ سگ
شیر فکن ہو یا مال ہے اکبر کہ قتل کو یا وجہ جاہ و حریم میں ہی شکار کا طلال ہے رابعی ہے
کہ شہ تیغ عشق کشہ معشوق اسکا ہے جیسا سے ہی جیسا نہیں ملا اسکا ہے یہ نفس وہ مارا ستین ہے اکبر
پانی بنیں مانگتا کا تا اسکا ہے جیسا بزرگوں نے فرمایا ہے من تو ہم ان لا ولیا ولی من اللہ قلت مرفقہ
باللہ و من تو ہم ان لا عدوا احد من نفسہ قلت مرفقہ مرفقہ اور حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ
سہ مردی ہے وعن علی بن کن عبداللہ خیر الناس وکن عند النفس شر الناس وکن عند الناس رجلا علیہ
یعنی اللہ جل شانہ کے نزدیک پوجہ اطاعت و عبادت کے خیر الناس اور اپنے نفس کے نزدیک پوجہ اسکی
تکلیف دہی اور ایذا رسانی کے شر الناس یعنی ایسی اودھیں اس نفس کو دی کہ تمام خلق میں کسی سے کم نہ ہو
ہوں اور خلافت کے نزدیک ایک اودھیں کا پوجہ یا عبادت جو دیکھتے ہیں تمام زمانے کے کہا لائے ہوں مگر کسی
کسی سے اپنے کو انجان المقصود اس سے کہ تو جو رابعی باز آواز آواز سترہ سترہ باز آواز کر کہ

وگروست یستی مار آہ اس درگدادر گدو میدی نیست مدد اگر تو بچکشی مار آہ قال اللہ
 تعالیٰ حوجل یا اسما الدین آسو تو دانی اللہ تو بچکشی لعلو حاتر جہ ای وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اللہ پر
 لیے۔ اوسکی وحدانیت یہ کہ وہ ایک ہے کوئی اوسکا شریک نہیں اور اوسکی تمام مناسبت یہ
 کہ وہ خیر اور نصیر اور قزیر اور علیم ہے کہ حردار ہے اور دیکھے والا ہے اور قادر ہے ہر امر پر اور
 اور جاننے والا ہے اوں افعال کا حکم تو م لوگوں کی نظروں سے جیا کر کرتے ہو بزرگوں
 لکھا ہے کہ تحت الزمی میں شب تار کو سنگ سیاہ پر جو چوٹے چلتے تھے وہ اوسکے مادن کی
 حرکت کو دیکھتا ہے اور سنا ہے اور چلتے کی اور علم اوسکا یکساں ہے تحت و حوج میں اور
 جانتا ہے وہ اون و سوسون کو جو ہمارے دل میں گد رتے ہیں لکھا قال اللہ تعالیٰ حوجل اللہ
 علیم لذات الصدور اوس ہزار اوس ہزار عقلوں پر کہ ایسے دانا اور دنیا مالک کے سائے
 ہزار افعال نامترا کے روز مرتکب ہوئے ہیں اور اوجود اسکے کہ ہر آدمی اسکو بہت اسی طرح سے
 جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلی قصد اور نیتوں سے واقف ہے مگر ہر آدمی نہیں آتی ہر جا کہ
 نفس کا فرے ہو کیا اعلیٰ میں ڈال رکھتا ہے کہ ہر ہستیار ہوتے ہی نہیں دیا کیسے کیسے کلام
 ہم سے لیتا ہے کہ اگر کسی مخلوق کو اسیر اضلاع ہو جائے تو وہ ہر گوسگ و حوک سے بدتر سمجھنے لگے اور
 صورت دیکھے کار و ادار منو مگر وہ ارحم الراحمین اور اکرم الاکرمین کیسا سنا عجیب ہے کہ انکو ذات
 شین کرنا اور کس کس مہربانی کے ساتھ مدد کر دیتا ہے اتفاق ایسے خدا کے عاقل کہ بار بار ہر
 محکوماتناہ اوہر ہے ایسے گناہ بیہیم و ہر سحر و دہم نوارش ہا حضرت قلندریں دایمان و کعبہ جسم و
 جان مظهر ہنکی رحمت یردانی آفتاب آسمان خدا مینی و عذا دانی ہر دم مرتضیٰ علم قدس سدا
 و مولانا شاہ محمد قاسم دایموری انوار العلانی رمنی اللہ نہ فرمائے تھے کہ ارحم الراحمین کے سے
 یہ ہیں کہ مثلاً ایک شخص کا کوئی گناہ اوس معذور الرحمہ نے بخش دیا پس وہ گناہ عام علان کے سر سے
 اور گیا ہر کوئی اوس گناہ کے سب سے محذوب کیا جائیگا محبت و رحمت اللہ اسکی ہو گناہ کے
 سرا کیواسے گرفتار کرے گی تو حکم رب العالمین ہو یحییٰ گا کہ میں نے محمد و اوس شخص کو نہیں عتاب ہے
 ملکہ میرے دایسے جب لے اس گناہ کو تمام نئی آدم کر جائیگا اعمال سے دہوڈا لائے سبباں اللہ و
 محمد و اوس دست و رما یک برآید۔ کہ عہدہ تکرش مد آید۔ اوہر پروردگار کی یہ رحمت اوہر

است کے منجھوا رکھی وہ حالت کہ قبر مبارک میں بھی بااستی یا استی فرما کے رہنے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 و سلم با جمعی شاہد تو کر بھی در رسول تو کریم: مد شکر کہ ستم میان دو کریم: مارا چہ غم از خبا سے محشر کشم
 سلطان جو کریم آمدہ دیون جو کریم: واسے بر حال ہم ہوسیا ہوئے کہ ایسا خدا کہ جسکی ثنا ارحم
 الرحمین ہے اور ایسا رسول کہ جسکا نسب شرف حریف علیکم ہے بائین اور اوسکی فرمانبرداری سے قاصر
 رہیں اور اپنی خواہشات نفسانی کی اطاعت کریں کسی نافرمانی ہے واسقے اگر ہم ان اللہ انسان لرہ
 لگنہ کے سزاوار ہوں تو کون ہو جب اپنے اعمال قبیح کی طرف خیال جاتا ہے تو باوجود اسکے کہ اوسکی
 رحمت تری وسیع ہے نفس سینہ میں لنگی کرنے لگتا ہے اللہ تعالیٰ شاء اپنے صیب کے تصدیق سے توفیق
 توبہ کراست فرمائی آسن ثم آہین فامدہ برزگان دین نے بیان فرمایا ہے کہ توبہ کے مہنی پیر
 بچنا دن افعال ناشالیتہ سے کہ جنسے خدا اور رسول نے اپنی بیزاری ظاہر کی ہے اور آثار
 قبولیت توبہ کے یہ ہیں کہ جس طرح کہ شیر لپٹان سے باہر آنے کے بعد پر لپٹان میں نہیں جاسکتا اسی
 طرح سے جب گناہ کی تاب کے دل سے جاتی رہی اور توبہ پہلا مقام ہے مقامات سلوک سے جب تک
 مرید اپنے توبہ پر ثبات قدم نہ بیگا ترقی اوسکی غیر ممکن ہے اور مرتبہ تائین کا وہ ہے کہ کلام اللہ
 سر دین میں اکثر مقام پر انکی طرف جناب باری نے خطاب فرمایا ہے اور انہیں لوگوں کے واسطے
 باش بہشت اراستہ کیے گئے ہیں اور تاج لافظوں رحمتہ اللہ انہیں کے واسطے پہنچا گیا ہے
 اور اپنے محبوب کو بیضیہ خطاب پاک و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین انہیں کی شفاعت کیواسطے
 ستر یا پہلی رحمت بنا دیا یا روایک حدیث میں بیان کرتا ہوں سنو اور اوسکے پیاری پیاری لفظوں
 سے لطف اوشاؤ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی آدم خطاء وخیر الخطائین التوابون تو
 حال اوں گنہگار کے کہ جو شرف توبہ سے مستفید ہو اور اپنی عاقبت درست کرے اور با ایمان رہتا
 رحلت کر جائے اور وہاں حال اوس گناہگار کے کہ جو مکائد نفس میں گرفتار رہے اور لوگ اوسکے حال
 سے عبرت حاصل کریں معذرت اللہ میں بشرور انفسا ومن سیات اعمالنا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ اللہ العلی العظیم
 تمام کیا میں نے اس لئے کہ توبہ اللہ تعالیٰ پر کثرت اس سالہ شرف کر جسکو میں نے محض اللہ کیواسطے
 تحریر کیا ہے یہ ہے بیان عظامہ اور الدین اور تمام اعزہ اور احباب کے وسیلہ حصول مراد جہنمی
 دخی فرما کے آمین بارب العالمین اور نیت و نیاوی بیضیہ طلال عطا کونے اور ہمارے قہر و الہام مای

وکر دست برستی بار چہ حاج علی القاری
تعالیٰ عزوجل یا اسما
یہ۔ اوسکی دعا سلطان مرگست دے۔

اسلام مرجع امامیہ
اور چاہد ویدیک کوس و شاہ بخارا
ولیمیر کابل
شمس اقبال علی میر علی سلطان بن سلطان

کہ وہ میراد رعبہ اور سلطان صاحبزادہ خان
شہ۔ الہامی عبدالحمید خان غازی الہیہ بنی
اور شاہ دوام خطوط کھنکھ تو مقہل دین سیرت حیات سلام و ملک گشتی عطا فرمے تھو میرا
شہریہ اس کے سحاب احاف و خدمت سے مار و رشاد اب اور ہر مدد و ادب کے ساتھ
و عافیت میں اتباع موہر مت اور تمہاری دلی ہو کاسیات اللہ العالیہ و در محمد و احمد و علی

تقریباً ولیدیر ریختہ کلک خواہر سلک صاحب شرافت اسباب حاج علم مقول و معقول
صاحب منیر اشراق نویر و نظم لگا۔ دور شہرے نظر کریم ان کریم اب کریم دریای عرفان راہیتم
ستید نام پاک حضرت علی احمد صاحب مولوی رفیع الدین محمد محمد فہیدہ وکیل عدالت لکھنؤ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطبہ حمد حمد سبابت کم بالذکر۔۔۔ مژش با ست لے وہم و شکے طرح کو گو کہ را خود میر تم
حامد محمود بہت انجامی قطبہ نمٹ کم نت احمد طر زعجب اشع مطاع کریم سب۔ خط
میم اسکاں و ہد تقر۔۔۔ و دور۔۔۔ بات ایر و قریب ہر خوشان مادہ توجید و ستان جالم
را حردہ ماد کہ نسخہ ولیدیر کتاب لے نظر خاطر مصطربان راتسلی م سوم رسالہ کجلی ارستیای سینہ
مہر گھیر حیرت شمس دانوری مولانا سید تہا محلہ اکبر الوالہا نے دانا یوری اس علاقہ ناں
حضر شہریں الساد مولانا وقتہ السید تہا محمد سجاد الوالہا لے وانا پوری طالب السد مہر و جل
الحسہ مشواہ سان صح طور می ماہان و درختاں گیر دید و ماگم کہ دکان راہ طریقت و سرفاں را کار
سائل توجید بالکل یہ ہر و دویم مراسی بکے رسایت و دیانبات کہ مفسس علاقہ خاندان
سیادت و سلاو مان حاجت اناعص حایہ علم ظامری واطنی محمود با علان محمودی و معرفت مہر
سرتا قدم لور و تعصیف و مباحث و حدت الوحد کہ درین زمانہ لڑ منہ بہستی بالکل ناہود است
ادب شناسا راغی بنم کہ خود را در کمال تدریل و حواری اندیشیدہ سائنیت کھی اصحاب اری غرا

پیدا کرده اند و حال بیهوشی او بان انبساط با وجود نادانیت این معنی که گشتند و از کجا میزدند و با حق
 نیز نگریدند و از مطالب این رساله امید داشتند و در کم که هر دو فرق بر فرق خود و خدا و اتحاد و این یکسا را آنچه که هست
 بنیاد کافی یافته بر راه صدق و صفا آیند و اهل تصنیف و تفریط هر دو را به عاصی خیر و اذیت و فساد خط و غایت
 قطعه تاریخ از نتیجه فکر آسمان پیمانشان غرور خیال جناب مولوی خواجہ حسن صاحب مکتب

بوالعلاء محمد البکر	که پر از موهبت و نفوذ است	سازد او این کتاب تا دور را که مفاشش برون گفتار است
گفت تاریخ از کلام حسن	چهره را ای حسن نظر است	عقلش که در ظرف بهر تصویر نام این نام غیر الایسر است
از سراج فکر معرفت و ذکر شریف	عرفان حقایق و حقایق	بیچ ریاض الدین ابوالعلاء که آبادی مرید مولف کتاب

هر شد و پیران شمس البکر	علم تو حیدر را نام برد	که در فم نسیم حبله عن
و طریق ابوالعلا نیس	هست این نسیم را	از دکن تا به دکن که هم میو است
نکته تاریخ چون نمود بلال	کرد و اکتفا نمود بطری	بے سر و اشتباه سال رقم
بزرگ آور و قطعه پیش حضور	این بلا لیکه هنده هست تر	هست لمحات نور و دل بخدا

۱۲۴۵

قطعه تاریخ رقم زده کلک عجاز سلک جامع منقول و معقول شاعر سحر گفتار ناشر
 جاد و نگار ششی زبان ترکی دوری بر صفای فکر و آغوش رنگ چهره پیری جناب
 مولوی محمد قاسم یار ساکن کراچی سلمه متخلص و مرثیہ قلم بلبل میند

شده اکبر شمس الملوک النج	که شمس بنیم عالی خاندانی است	کتابی در تصوف که تصنیف
دری تا دور کتاب از منظر نظر	بر از سر مایه سحر مبینی است	که در مفاش تا به رطب سالی است
حرفش حرف زن از منظر	سطورش موج آب رنگ گانی است	سویا ساز اصرار نهانی است
بزرگ و جوش چشم فکر	چو موسی جوی بگفتن زنی است	بیاضش نور موج مبادانی است
قلم را شد فروغ از سالی	تجلی اوج پرور عالی است	زبان را شکوه عقد اللسانی است

۱۲۴۵

قطعه تاریخ از فکر جوان صالح صاحب حالت صحیح و قف مقامات رفیع جناب سید
 شاعر علی صاحب ابوالعلائی اکبر آبادی سلمه ابد تعالی

سَمَاءُ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأَى الْأُفُفَ وَالْأَلْأَلَى عَلَى أَعْيُنِنَا إِنَّا كُنَّا مُؤْمِنِينَ

از تصنیف یافتگان اشعری و حلی و غیره است که از او منقول است

شرح طالع
في
حل المسائل

شبه که جنات برین آمدند و فرمود که از این محراب علی بن ابی طالب و در پیش کد نامت و بقالی است و نام غلام حسن است

طبع في المطبع الميمنية في دار الكائن في بلدة الكائن

بسم الله الرحمن الرحيم
 وحود ما ووجود ما عين ظهوره عيني
 يسي ظهوره تعالى كذا الظاهر والباطن صفت است بين
 وحود ما است به مطلق مظهر كمال صفات آن ذات لا يزال است كذا
 موصياة مستان اعرى خلقت الخلق بين مسمى تيسر نفس الا ان لا هو ولا غيره
 هاتيمه حله اولي است اي با و كان كذا كذا مسمى اذن حق تعالى ظاهر و امطره است
 انفس بين وقت به مسمى است مسمى ر كذا ابر ماض و كذا كذا است و امطره مسمى و كذا مسمى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الحق الذي وحود ناميه وقيامه و ظهوره عيني وحود ما ووجود ما
 عين ظهوره نفس الا ان لا هو ولا غيره لا اله الا هو فقل انتم مسلمون الذي تقدس ذاته
 من الحوادث واما انما و تعالى صفاته من المقاييس وعلامات فتا فتخيرت العقول وادركه
 وعمرت العقول في معرفته كنه ذاته وصفاته نفس الا ان تعترف بما عرفناك حق معرفه
 لا اله الا هو فقل انتم مسلمون الذي جعل اصول الدين سبيل السبل المعروفة لاهل اليقين و جعل قلوبهم
 موصيه لاهل الارواح و اجتمع صانع الانوار و حسانهم للعادات و هو سبيل الانقياد و الطاعات نفس الا ان الطبيعة
 العاقلون العارفين لا اله الا هو فقل انتم مسلمون الذي جعل العلماء ارحاما للدرجات و جبارا لاهل
 السموات لولا العلماء لما اسطر الا سفل و لا علا و ذلك العلماء بالله تعالى لا المحلات لما انزل الظهور
 الله نفس الا ان العالمون العالمون المقطعون الى الله لا اله الا هو فاتحدوا و كذا فانتبهوا
 بالاحدية والوحدانية و الواحدية و ارجعوا الى الله و اليه ترجعون و الصلوة و السلام و سوره
 محمد الذي و كلامه الصبر و تلو كلام الرحمن و سر لفته باسمه الحميم الادب و على الله و الصالحين

بوجه العودة عن كائنات الموجبات لعدا بالذيان بوجه الاقتداء الفوتالي طرني الا هتداء ولا يقان
 بعد من الوجدان الوجداني عين كل موجود ونعت صاحب المقام المحمود الذي هو حقيقة صلبه
 بستر الوجودين كبريائه فنعيت كنهه كما مر في حجت پروردگار برهم بن علي غفراته له ولوالديه
 وجنس اليه واليه كرجون شتيانك بسيار وغيبه بشمار و كلام حضرت غوث الابار و عارف كبريائه شتيانك
 قدوة العارفين انسان غير المتحققين ثارث الانبياء والمرسلين حضرت شيخ باو الدين كبريائه سرودا تم
 ورجون بر چهل شرط بر انشي شستن بر عين المللك يا قتم نبات اختصار وديم نوح استم كشر و طمذ كور را شرمي كنتم تا
 بت يان ايه ايضا عتجات و بر اى اين فقير وسيله نجات باشد و اين ساله را نام نهادم شرح شرط ابراهيم
 في جواهر المتكفين باسم سلطان سمي شبه بتوفيق الملك العزيز العلامة فالأول من المستفيدين من هذا الكتاب ان
 لا يسوفي في دعائهم المستجاب الله بلا جاية جبر و على كل ما شاء قديم شرط اول تن نيت كغسل كند نيت و ن
 كاز نياز مودة اشكال المشاعر هم الله ان من اوله من حال المراد الجاهل في الخلقة وان يغتسل وينوي في غسله انه غسل الميت
 ليكن بين يدي الله تعالى كالميت بربك الغسل في عدم حظوظ النفس هواها اما الغسل فلقوله تعالى يجب
 المتطهرين و لقوله صلى الله عليه وسلم الظهور نصف الايمان ايضا لقوله صلى الله عليه وسلم ان الله طيب لا يقبل الا طيبا و لقوله
 تعالى وان كنته جنبا فاطهروا لان جنبه الله انسان من سائر الاجنابة بلا كغسل بر بر نوح استم غسل و شربيت عبارت ان
 غسل كردن همه اعضا است از امدارث و اذناس و اجناس غسل و طرقت پاك و دشستن جميع جوارح و اعضا است از اذناس
 جرايم و معاصي غسل و حقيقت و در دشستن كل از ماسوي و پاك و دشستن نفس از صفات ذميمة و في غير العلم
 قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم الظهور نصف الايمان و الاصل طهارة الباطن فهو كاتوايب الغون فيها و
 بسا علون في الظاهر حتى كافوايشون حقا في الطين و يصلون معه صلى الله عليه وآله وسلم صلى رسول الله
 عليه السلام متنعلا فاحبب له طمخ فزعموا تم لم يستأففين معلوم شد كه ساكنا انا چاست از طهارت باطن في شامل الاقيا
 طهارت و شربيت خنجر جامه و بدن باز لوث نجاست ظاهري و طرقت محاطت دل از كدورات بشرية و ذكركم ان در
 حقيقت شستن كل از بر صبر كردن حق است و الا نيت الموت فلقوله صلى الله عليه وآله وسلم موتوا قبل ان تموتوا
 ولا يخفى ان المراد بالموت قبل الموت ان يرى نفسه متيا في عدم حظوظ النفس هواها و هذا هو نيت الموت
 لبس و لقد صدق من قال كمن نيت هر چه كره گراماني باز از فرود عمل بر نيت برسي و لقوله
 صلى الله عليه وآله وسلم من احب لقاء الله احب لقاء الله و من كره لقاء الله كره لقاء الله و اللقاء لا يكون

شرح
 ابراهيم
 بن
 محمد

شرح
 ابراهيم
 بن
 محمد

الانسان الموت لان الموت جبري يصل الحبيب الى الحبيب نعم من قال **هـ** دارم و من سخن و در لغات
مردن خود که کسی است **و** فاما المؤمنون لا يقولون ساءت عن تدكر الموت لقوله صلى الله عليه وسلم
الموت محبة المؤمن بل اقل لكل شيء اصل و مع ما حصل الطاعة ذكر الموت والطاعة فرع عنها و اگر کسی نیست و
یا نه شود گویا و در یارده است لقوله صلى الله عليه وسلم اما الاعمال بالنيات و اما لكل امرئ ما نوى الحديث
نیز که میت موت کردن نهار است لان الحارقة الحقيقة صها من الميعة والليت هوية الله والد وجهه لا على
و نه در من قال **هـ** امروز چون حال تو می پرد و ظاهر است **و** در حیرت که وجهه فردا را می نیست **و**
و قال على رضى الله تعالى عنه حيث سألته رعى الى انى فقال يا امير المؤمنين هل رايت ربك فقال لا اعد
رأى لم اراه سأل رعى كيف رايت به فقال على ويحك يا و عيل لم تراه الصيون نصا هذه العيان ولكن تراه
العلون تخاف ان لا يعان وقال يجمع احوال الدين **هـ** و را که یک یک شود و ما تنق و حقوق **و** امر و یکی را
که هر است بید **و** این ویت و حق کسی است که و ت ارادی را امتیاز کند و او می را معدوم کند و اول بعض
الصومعة في هذا الحديث ان بعد الله كالم تراه ان لم تكن تراه انه يراك ان لم تكن موجودا و اى الله نعم من
قال **هـ** تو زمان اصل کمال این است و س **و** تو در و گم شود وصال این است و س **و** حواهی که یا می ویت
خود را گم کن **و** کیس گم کن را را می یا یاقست **و** قال التجر العفو الدين في كتاب حل الرموز و معكم الكليد
في هذا الحديث معنى حتى يظهر لمن له قلب دكى في قوله ان لم تكن تراه فانه يراك لقوله ان لم تكن هذا
حديث تام و شرط امر تعرق قوله تراه حوله هذا التوطى و ان لم تكن في الدين ولا لك اترقى العين الى تراه
و در حديث آمده است که در و می امیر المؤمنین ابو کرم صدیق رضى الله تعالى عنه را می میگید است حضرت رسالت یا بهی
علیه و سلم فرمود که اگر کسی جواب که مرده را می نظر کند تا این شخص پس معلوم شد که هر کسی که بموت طبعی میرود **و** موت را می
در حق او این عید صادق آید که و یل لعن الله هذا الموت کما قال على بن ابی طالب عی الله عنه الناس بنیام
و اما ما نوا الله و اقول ان عبد الله احدي بعض الصها الحين و كان عدا لافعال عسلت يوما ميتا و اذ حتمه
في كفه فسمعت ما نفا من رايها البيت يقول عسلت باطنه في حياته و عسلت مات طاهرة بعد واته
ما حمير العسلان فصار هو را على نور و محلولون البدن الى الصور و نحن بحمل الروح الى الملك العبد و را نقر
ریتة البدن بالياب و نحن ریا الروح بالوالب فطوى لمن آت الى ربه و اما و اما ما الحاهلون فيعقلون
عن تدكر الموت لقوله تعالى ولى يتوبوا الله انما قدمت الله و لا اقل اصل المعاصي بسان الموت و

ائمه اوصیاء علیه السلام فی حلاجه السکوت حکمی ان ایاکما التبی رحمة الله تعالی علی الجاهلین فکفر
 خصا فیما خالفت السنة قال لهما الخافا سنة ولكن ایهن تکیادات علی المیت والتکیاد الخافا سنة علی
 الاچاء لاهما حیل من کلامات واعقل عا یاد بهما مؤلفه شعر کایوت من احاطا الموت فی حیاته +
 بل مات من کان عن الموت غافلا + نعم من قال انظم غمیری گریه درون خوگیری + بیز از خویش تا هرگز نیری +
 ز جان بکند که من بر دخواهد + که پیش از مردن خود مرد خواهد + گریانی بدو در درون + شرط یاری است طلب دون +
 اما و تکیه شل کرد و یار بر دست یار مجبور بایستد و تصرف دوزاری فاختوا ز برای شایخ خود بنخواند بعد از فاتحه و توفیق مامور
 طلب نماید و بعد از آن درون حجره اول پایی است نمود و بس استگوید و بعد از آن پایی چپ و دو رکعت صلوة تحیت تمام
 کرد و دوباره دو رکعت صلوة تحکاف خواند و هر رکعتی بعد از فاتحه خلاص می یابد و بعد از آن یکبار و سلام گوید و بعد از
 یا ائمه خود را شایسته این موضع شریف که محل قرب و فیض است ننیدانم تا چون اسباب این اتو بهم رسانیدی می این اعیان
 را تو در دل آنگندی و با وجود این همه تباد کاری و تیره روز کاری من و دوری این راه و این سعادت تو که شادی
 ای بآن دارم که نا امید ازین درگاه و گردانی و بعد از قبولیت رو کنی و امثال این نیاز مندی را عرض کند بعد از آن
 یار یا تکی گوید و سه بار اقمه علی کباب قلنی و روی خود بر زمین نهد و هر حاجتی که دارد از حق سبحانه و تعالی طلب کند
 و بنیر دیدار رضای تعالی چیزی نطلبد و بهت بلند دارد و بین گوید و سه یا یم و خاک کوبیت تا جان ز تن بر آید +
 یا تن رسد بجان یا جان ز تن بر آید + ایضا این چند ابیات بخواند و رباعی الله یار است و بس +
 با حق مرا کار است و بس + یاری نمیخواهم کس + ای حق مرا فریاد رس + رباعی در راه تو جان و دل فدا خواهم کرد
 آن عهد قدیم را فدا خواهم کرد + دانه که از خاک برآم چو گیاه + من دی بصدف فدا خواهم کرد + رباعی عمریت که بر در تو
 دارم زاری + که کرده بسان از سر کوبیت یاری + که کرد و دل تو میسر نشود + اندر طلبت زار بمرم باری +
 بعد از آن مریخ نشیند و دو بار صلوة فرستد و فاتحه از برای روحانیت پیغمبر علیه السلام و صلوة و جمیع
 شایخ بخواند و بهین طریق نشیند تا آنکه سی روز بگذرد یعنی ده روز آخر شعبان و سبت روز از رمضان بعد
 ده روز دیگر که تمام این باندیت تجدید تحکاف کند از برای آنکه تحکاف بر دو قسم است یکی سنت است و
 یکی استحباب است ده روز آخر رمضان است و غیر این استحباب پس باید که نیت تجدید کند و نیت نیست که
 نوبت ان اعتکف بهذا المسجد تا عا لکنت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم و فی شرعة الاسلام
 بنوی با اعتکاف التثبه یا ملائکه علیهم السلام فی الذکر و الکف عن العادات البشریة و چون چل

روز تمام تو از برای سیر و آمدن از عاقبت چار یکت نماز و رواج گذارد و هر کس که می نمود از فاتحه احتلاص حتما
نحوه و دعای حمد و قیام و سوره و تسمیه بر آن که تارنگان آن را که تود و روی این معبود صلی الله علیه و آله علی
علیه السلام به قائل ما من مؤمن یخرج من عبده دمی و ان کان قتل بر این ابدان من حسبه الله تعالی الا عسر
الله تعالی له کذا مثل من آداب کار را بد آنکه در شش عکاف و عکاف کرد و او آنکه که نم وقت غنید سی سر رگن نهاد
نماز تمام می تستند و بعضی معارف و محرفی مشکوة المصابیح عن عیة رضى الله عنها قالت کان رسول الله صلی
الله علیه و آله و سلم اذا اراد ان یسکف صلی العزیز و دخل فی معکفه و رزاه الوداد و قد یحسد احقره من یقول
سدا بالاعتکاف من اول الجار و نه بالادراعی النوری و اللب فی احد تولیه و قال ما الشا و اوحیه و
التامی و احقر رحمهم الله یحل قتل المعز و اذا اراد ان یسکف شهور و عسرو یا و لو المحدث علی انه دخل المعتکف
و انقطع به و تحلی مسه بعد صلوة الصبح لانه وقت ابتداء الاعتکاف بل کان من قتل المعز معتکفا لاسا
فی المحدث فی اصل الصبح لانه کذا فی شرح المسکوة النوری و یتقی و اکثر سر رگن قتل از سر استغف و الله اعلم بالامر
هم شرط و و م این است که در ال خودیت که خلق خدای تعالی را من بر بخانیدیم درین زمین خلق از سر من این
ما شش و آنکه در خاطر من مطوکید که در عاقبت هر آن را نیم که خود را از سر خلق گنهارم و فی الایه تبارک و تعالی التیوم
التیوم التیوم سیال الدین السور و فی قدس سره و من حق المرید اذا اثار الخطوة ان یستعد بآثاره عن الخلق
سلامة الناس من شره و لا یقید سلامته من شر الخلق فان الاول و السین منحه استعمار ربه و السان منحه
مریه علی الخلق و من استصغر ربه فهو متواضع و من رای لربه مریه علی احد فهو سکر و روی انه قیل
راهب الشراهب قتال لامل را حارس کلپ ان بعضی کل یقر الخلق اخر حقا من نیب و لیلموا مباح و رب
حلافة الخلق السکر الدنیری نفسه حیرا من عبده و فی فصل الکتاب من بر ترهسه علی دعوی مؤمن
المسکری و قال بعض سکران آدمی قد حرم عجز النول برتین بدعی انه یبوی ان احل للعلم الناس
من ترهسی بویه محاکمه النفس و محاکمة النفس اعظم العادات و اضلها لانا قال صاحب قصیدة العروة
سه و حال النفس السعدان اعظمها بد و انما خصها بالکتم باقنوم و الله اعلم بالصواب هم شرط سوم
اگر خای قنوت شمس بریت از پس حوا و برسی و حوا و جزو سحر کیدش حصن الاعتکاف مال المحدث لقوله تعالی و انهم
ما کون فی الساجد و عن عیة رضى الله عنها قالت لا یسکف الا فی مسجد طعم و رزاه الوداد و عن ان حیدر
الاعتکاف لا یفعل الا فی المسجد و فی السمی قال القدوری لا یسکف الا فی مسجد طعم و رزاه الوداد و عن ان حیدر

والى سنة موكله وهو الشكلا واخر من رمضان والى استحباب هو ما عدا ذلك عن عائشة رضی الله عنها قالت كان رسول
الله صلى الله عليه واله وسلم يمتكف العشر الاخر من رمضان ثم اعتكف اربعة من بعده تيسر اگر تمكف در رمضان
باشد بايد که در سجده نشیند و اگر در غیر رمضان باشد روست نشستن در غیر مجزیه اگر تمکف استحبست چنانچه
بزرگان ماضی اکثر در غار نشسته بودند بعضی در خانه سه اشهر و بعضی در خانه اربعین یوما و بعضی در تثنین یوما و
بعضی در مجلس فی الخار و بعضی در المسجد قال جابر بن عبد الله رضي الله عنه و الله و لم يجزأه شهودا وقال الحنفية
رحمه الله تعالى من اراد ان ينال دينه ويلا يجر يده وقلبه فليحتل الناس فان هذا زمان وحشة والاعمال
من اختار فيه الوحدة نقلت است که امام جعفر صادق رضي الله عنه مدعی خلوت گرفته بود و پیروان نبی آمدن بسیار
نوری رحمة الله بر رخاوی وی آمد و گفت یا امام مردمان از فواید انقاس طلبیه تو محروم اند چرا خلوت گرفته ای یا امام
قدیس سر الغریز جواب داد اکنون بروی چنین دارم و فرمود که پس از زمان و تغییر الاخران در انگاه این بیست و نه
شهر ذهب الوفا ذهاب من الغايب والناس ابن عقال و موارب + یفنون بیده المودة والصفاء
و قلوبهم محشوة بعقارب + یعنی رفت و فاش رفتن وی رونده و مردم سپر فریبده و دستمان آلوده
فاش میکنند در میان خود دوستی و صفاء و دلمای ایشان آگنده است بقدر باریعت شد و مرد و فاضل و عالم
گوشه بکین بکیر و حیل مردم دارند و فاضل و مریانی زبان به کین ل این خلق پرست از کرم + و عن انس بن مالك
رضی الله عنه عن النبي صلى الله عليه واله وسلم انه قال السلامة في الوحدة والا فأت بين الاثنين الحديث
وفي خلاصة السالك قيل لطاؤس ما احبك في بيتك قال ضعف الولاية وفساد الرعية وذهاب السنة و
حكي ان عمرو بن العزير رحمه الله كان لا يخرج من منزله الا للصلاة الجمعة والجماعة واجادة المصن
و حضور الجماعة وكان يقول الناس سراق العقول وقطاع الطريق وعن ابى عثمان بن ابى العياض
رحمه الله لول الجمعة والجماعة لدخلت بيلقي ولما خرج حتى اموت وقال بعض اهل المعرفة اغتم
الوحدة فانها امن لدينك وراحة لبدنك وكن اينسا جلدیا نفسك فانه اول امن وقال العباس
الدامني اوصاني الشبلي رحمه الله وقال الترمذي الوحدة داهم اسمك عن القوم واستقبل الجدل حتى قوت
وكان جماعة من الصالحين يختارون الاربعين ثلثين من ذيقعدة وعشرين ذى الحجة وهو اربعون شهرا
كذا في العوارف بما انكته شستن خلوت در رمضان اول است تاست وداشود و بزرگان اکثر در رمضان خلوت
اختیار کردند و برکت رمضان هم بسیار است لقول صلى الله عليه واله وسلم اذ دخل رمضان ففتح ابواب السماء

وروایتی است که او را در کتبه و علف او را محمد و سلمت التیاب و فی دایه فتح ابواب الرحمة
 و چون از در میان رسیدند بایکه در مسجد رفتند و بر آنکه شکاف ست و در غیر مسجد شستن با شربت
 و در مسجد شستن توان هم میارست لقوله صلی الله علیه و آله و سلم المساحدا جاء الله و قال سعد بن المسیب
 رحمه الله من جلس فی المسجد للصلاة فانه یحالی الله فی سرعة الاسلام و احب المقام الی الله تعالی
 المساحد و فی خلاصة الخصال قال النبی صلی الله علیه و سلم من اکثر حلوسه فی المسجد اکرمه الله
 قال بحمسة و ستم فی عینته و ترجمه عدان لقوله و اعطاه کما ما یجیده و حاد و علی الصبر الی کما یزق
 الحائط و دخل الحجة بعد حساب و قایم و دیگر هم دارد که تار جماعت او استود و جمعه دست آید و دیگر هم
 است که شستن و شکاف و مسجد مختلف است در میان متابع قدس سرهم العریه یعنی در حدیث آخر
 اثر کرده و باید رده می استند چنانکه طریق حواجمی مقتصد نیست قدس سرهم و بعضی در حوا
 می استند و اگر در مسجد حجره ای بود از در می یا حجره کرده می استند و این طریق اکثر متابع است قدس سرهم
 الطیبه و توفید ما روی فی مشکوٰه المصابیح عن فایة رهی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه
 و سلم اذا اراد ان یعکف علی الفجر و دخل فی معتکفه مرواه ابو داؤد و ابن ماجه قال الطیلبی المراد
 من دخول المعتکف الحفی من اقبل الناس حتی لا یطرح حلوسه یعنی الحائوس فی الحجره لا فی المسجد
 سوی الحجره و فی معناه و رد المحتدر الصبیح الله علیه السلام لا یجوز حجره من جمیع رواینها فی
 حق المبتدی الحائوس فی الحجره انعم من حلوس سوی الحجره لانه لا یقطع عن الحوائط الطاهره
 الا بالطلیقه و بیکر آنکه مطالب مختلف است بعضی وظیفه غیر از حجره میتوان او نمود مثل مکر یا شرب
 و لهذا احتیاط اکثر المتابع الحجره و متر است که درین زبان بیرون شهرت است تا شیطان از آن گدازد که اگر شید
 هم بایکه جماعت شیدان فی الجماعه رحمة و لقوله صلی الله تعالی علیه و آله و سلم ان الشیطان دش
 الانسان کدش العدم یا حد السادة و القاصیه و الاحیة و ایاکمه الشیطان علیکم بالجماعه و الدائمة
 مرواه احمد و سنن مالک و انس و مرسل قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم من فارق الجماعة تنزل
 حد حلیم ربه لا سلام من عقده رواه احمد و ابو داؤد و کذا فی مشکوٰه المصابیح من بایکه تها بیرون
 شهرت است بد آنکه و احتیاط کردن حجره مکرر یا حیران است تا فائده نیست و در آن میاست که در آن
 عالی و سنگ قار یک رود و در هر دو خلوت و روند و تا هیچ روی و سانی و آن خانه نیست و آن خانه چنان است

الحزن بصوت الولد ولو مات له الوالد فليس له الهم لموت الوالد فادام الله الحد لله المدة في يومه
 بالولد ولا والد لم يكن له كمو احد فاقول اسمع يا امم الحيد ولها اكرهم احاسر والعيال في آخر العمر
 لان في حق المستدي يصير هذه التعلقات لان نفسه لا يصرع من التعل عن هذه التعلقات كما حكى
 عن بعض الفقهاء وقد قيل له لا بد وروح فقال المرأة لا يصلح الا للرجل انما علمت مسلم الرجال كيف تروى
 في هذا المعنى قال السعدى بالسهرى مصرع مروي ياربى واكرز كس بهاي اشرا ولا نظر احسبا
 كيف تجد نفسك سلم عن هذه التعلقات امر لا وقال عليه السلام استقت قلبك وان اقاك المعتون
 لان في رها ما كيف تشتغل انساني العيال والتعلقات وتعمل عن الحس والحسبات ينبغي ان يكون من اراد
 الدروس فيطرأ ولا كيف يكون نفسه ان سلمت عن التعلقات ففعل الروحة ولا لان السكاح ستة
 لما نة الذي عليه السلام ولو كان على حال يصير كما رايست بعضي لا فعل وكيف يفعل لان الانسان
 قد سلب في بعض الاروات ما كواثر قال الله تعالى ولما لو بكرت شي من الحوب والصحح ونقص من الاموال
 ولا نفس والتحررات وسر الصا من المستدي كيف يصدر بل يحري على لسانه كلمة الكفر لم يصرع
 يصير كما رواه الترمذي او لا في حقه لان السكاح انما هو ستة ^{اي ادا من ١٢} وحكي ان رجلا كره عياله فصرع عياله
 الفار من البلد فسمعت الله تعالى اليه ملكا على صورة اذعي فقال له اعمل في اليوم يد ما فقال الذي
 ما مري فقال على ان يروح الماء من البدن مقدار ما تروى عصه صورة فصرح الرجل رجاء على راس المنور
 احدا لدلو والرتاد وحصل بمرح الماء ويلقيه من البدن مقدار ما يروى في المقرة والعسوة ترين
 وكما كان يدرج كما بالصورة تسرب ذلك حتى صر عن الدرر فلما امسى قال الذي استأجره الى
 بركت لاح عليك فحل على بان الحصة صورة لم تروى فقال له الملك ايها الضعيف انك لا تدري ان تروى
 عصه صورة كيف تعدر ان تعلم عيالك حتى تورب عنهم فالمر ان الله هو الرارق ذو القوة المبين كذا
 التعمي قال عليه السلام كثره العيال في حقه ان يتخرد عن العيال والتعلقات وفي العوارض عن
 الحق اتق فعمل ان المستدي لا يصير ولا في حقه ان يتخرد عن العيال والتعلقات وفي العوارض عن
 رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لما تنس على الناس ما لا يسلم لدى دين
 ديه الامس فريديه من قرية الى قرية ومن شواهي الى شواهي ومن حجر الى حجر كما تعلق لدى يروى
 ما لوا متي ذلك يا رسول الله قال اذا لم تسلك المعية الا معاصي الله فاداك ذلك الرماح حلت العدة

قالوا وكيف يا رسول الله وقد امرتنا بالتزويج قال انه اذا كان ذلك الزمان فهلاك الرجل على يدا بويه فان
 لم يكن له الابوان فعلى يدي زوجته ولده فان لم يكن له زوجة ولا ولد فعلى يد قرابة قالوا وكيف ذلك يا
 رسول الله قال يعيدونه بغير حق المعيشة فيتكلف ما لا يطاق حتى يؤدوا ما راد الهلكة ايضا كروى عن
 رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خبركم بعد المائتين رجل خفيف الحاذقيل يا رسول الله وما خفيف الحاذق
 قال الذي لا ادخل له ولا ولده وقال الجحيد من اراد ان يسلم دينه ويستريح بدنه فليعتزل الناس فان هذا
 زمان وحشة والعاقل من اختار فيه الوحدة ولهذا قلنا الاول في زماننا الدنوية في حق المبتدئ لاني
 شاهدت ورايت بعيني ربنا اوقات ان اكثر صاحب لعمال يفتون لاجل الرزق بل يتكلمون بكلمات
 الكفر نحو ذك الله منكم حتى روى في الراجحة لوقال يا رب رزقي بر من فراح كروان قيل توقف ابو النضر
 الدبوسي في كفارة ولوقال الرجل الرزق من الله ويكون رزقه حشمتين بايديه كفى لان الله تعالى ضمن الرزق
 بلا تعليق لقوله تعالى وما من دابة في الارض الا على الله رزقها الآية ولان رايت ان اكثر الجاهل الصوفية يكثر
 السؤال للاغنياء وتسود وجوههم لكثرة السؤال حتى يجتمعون الدناير والدراهم الشبهات ولهذا يتزوجون حتى
 لا ياكلوا الخبز فلما يكثر العمال يضطربون ويفتون لاجل الرزق بل يتكلمون بكلمات الكفر لان المال يفنى
 عن قريب خصوصا ما كان الشبهة لبركة لها اصلا وهم لا يتكلمون لتابعة النبي صلى الله عليه وآله وسلم حتى يفتروا
 لكثرة العمال لانه قال عليه السلام تاكلوا اكثر وافاني ابا هي بكم الامم ولولا القسط وانما هم يتكلمون لاجل الحرص
 والحارص محروما سيما كيف يضطربون في وقت تولد البنات فلهذا بعضهم يفر وبعضهم يطلق الزوجة لان
 في زماننا بكثرة الاسراف بخلاف السلف لا يفرقون على القليل ولهذا لا يفتنون لاجل العمال والبنات التي لا تقطع
 عنا العلاقات وازهر قاتر فيق الطاعات والمريضات ما فيه المخيرات انك حبيب الدعوات وقاض الحاجات
 ثم شرط بفتحهم انكم دوركون انديشه ماش اي انديشه ماسوي اسم لقوله تعالى واذكر ربك اذا نسيت
 اي نسيت الغيرة لان القلب مالم يخجل من ذكر الغيرة لا يؤثر ذكر الله تعالى فيه اصلا كذا في رسالة الملكى مهر
 غير راف اموش كند ذكر كور شود وبعاء الحق ونهق الباطل والله دهر قائله هر چه خير دوست بود بر كرم از
 خلوت دل كي بود در حرم شاه مجال دگر كن وفي الغوثية قال الله تعالى يا غوث الاعظم من شغل سوائى كان
 صاحب النار يوم القيمة وقال يا غوث الاعظم لا تنظر الى الجنة وما فيها ولا تنظر الى النار وما فيها حتى تروا
 بلا واسطة پس انديشه ماسوي اسم كند چنانچه انديشه دنيا وآخرت وغير آن سه آنا كنه جزر و يتوجاى نكر نند

كوتة نظر اسدي كوتة نظر اسدي **س** ویدیه اگر سر تو حای وگر نظر کند میل کتسم جان بان بطر قوی را
 ولدا قیل الدیا والآخرة مثل الاختین لاسمک شکار واحد من امر الدیالیا بیطلق الآخرة ومن امر الآخرة
 فلیطلق الدسا ومن اراد لقاء الله تعالی فلیطعمهما ولقد صدق من قال سحر ابد وروى قلب مؤمن
 وحل دیگرست حرام بیکشتی را با دو توهر عقد یکجا کی مورو به نامک آویسان اسه زرقه ست طالب
 دنیا و طالب عقی و طالب مولی کجا قیل الدیا حرام علی اهل الآخرة والآخرة حرام علی اهل الدیا وهما
 حرامان علی اهل الله تعالی وقال النبی صلی الله علیه و آله وسلم القلوب علی مله انواع فلیستعمل بالدیالیا
 وقلب متعول بالعقی وقلب متعول بالمولی القلب المتعول بالدیالیا فله المحبة والسوی واما القلب المتعول
 بالعقی فله الدرجات العلی واما القلب المتعول بالمولی فله الدیا والعقی المولی وحکی ان اما حرام
 الراهد دخل علی سلیمان بن عبد العزیز الملک فقال سلیمان من الراهد حال مات قال کیف فقال ان الراهد
 هو الذی یرمی باللیل عن الکدر والدیالیل لان الله تعالی قال قل متاع الدیا تکلل والآخرة کثیرة قدر
 بالدیالیا عن الآخرة ودره بیت باللیل عن الکدر واما الراهد مروی ان الدیالیا من اولها الی آخرها لو صارت
 دها وحوهر الما بلغت موضع اصغر واحد من المحبة لو فرقت الحسرة العین برافانی الدیا لساکنه بحسرة
 الدیا کلها عندها واما کما عملوا ووطرت الی الدیا نظرت لمات اهلها من طبعها ولو جمعت الدیا ما سزا
 ووصعت فی بیت من بیوت المحبة لکما کحدر واحد فی السماء ولذا قال بعض اهل الطريقة طالب دیا
 طحت و طالب العقی مؤت و طالب المولی مدکر و طالبان مولی و لیا راد و اولیا ارجع میر تر سر
 لغوله تعالی الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون ویروامی ست و درج کف خیال نچر کتیر
 لو کما المحبة نهباً للعاسقین بدون حماله واولیا ولو کما السار نصیبا للمتقین مع رجاء لیا شوقا
س ایکه ست سیرن تیو عدام مداد **ب** اقتصر ورج همه با تو کلام کلام **ب** وقال یا یرید رحمة الله رات
 سرن حل حلال فی المأمر نقلت یا رب ما الحلال وما الحرام وما العرس وما السه قال عرس قائل
 الحلال طلب العقی الحرام طلب الدیا والعرس طلب المولی والسه الصبر علی السوی لسی غیر
 طالب دیا رنجورست و طالب عقی مردورست و طالب مولی سرور ریا عی دیا طلبایه گویت بحوری
 عقی طلبایه گویت مردوری **ب** مولی طلباک داغ مولی داری **ب** در هر دو همان مسطر و مسوری
 فی سائل الاقیاء سترعت ترک دیا وادون و طرقت ترک عقی کردن و حقیت ترک دون حق کردن

بمولی رسیده ان قال الثبلی رحمة الله الدنیا حرام علی طالب الجنة والجنة حرام علی طالب المولی
 وطالب المولی لا یتأخر الی الدنیا والعقبی وقال شیخ ابواسحق گازر ونی طالب الدنیا اسیر وطالب
 العقبی اجیر وطالب المولی امیر والله اعلم بالصواب ثم شرط ششم آنکه پیوسته گفتن ذکر
 لا اله الا الله و قال الله تعالی یا ایها الذین امنوا اتقوا الله وقلوا قولا سدیداً ای قولوا لا اله الا
 الله و قال الله تعالی والزمهم کلمة التقوی و هی کلمة لا اله الا الله و قال صلی الله علیه وسلم قولوا
 لا اله الا الله حتی تفلحون و رسول علیه السلام فرمود کل حسنة یعملها الرجل یوزن فی یوم القیمة لا
 تنشأ ذرة ان لا اله الا الله فانها کما توضع فی المیزان فانها کما وضعت فی المیزان و وضعت السموات السبع
 و ما فیهن کان لا اله الا الله انهم من ذلك جدا حدیثی بن عمر روایت کرد که از رسول علیه السلام شنیدم
 که روز قیامت بنده پیارند که او را نود و نه نام از عصیان باشد هر نام مقدار مد نظر آن بنده پس نام
 را بخواند خدای تعالی او را گوید که ازین گناه شمرند شدی بنده گوید یا رب حالا چه فالیده کنده ناگاه
 از میان آن صحیفه پاره کاغذی برآید و در وی کلمه لا اله الا الله نوشته باشد چون آن صحائف در
 پله نهند و آن پاره کاغذ در پله دیگر آن پله گر آن شود بتوفیق است تعالی را بعمی از تمطیعی که ز حق
 آگاه است بد بر تخت ولایت حقیقت شاه است بگفتم که دوا می دل بیایم چیست بد خوش گفت که
 لا اله الا الله است بد فر و آنکس که همیشه طالب است بد ذکرش همه لا اله الا الله است بد و قال علیه السلام
 اد و انز کوة ابدانکم فان کوة ابدانکم قول لا اله الا الله محمد رسول الله و قال رسول الله صلی الله علیه
 وسلم لكل شیء مصفلة و مصفلة القلب ذکر الله تعالی و قال الله تعالی لا یذکر الله تطمین القلوب و انکم
 آدمی را مسلمان نیگویند تا کلمه لا اله الا الله نخواند و فی السراجیه من قال لا اله الا الله محمد رسول الله
 حکم با سلامه حکایت علماء سلف گفته اند که در سال دوازده ماه است و حرف در کلمه لا اله الا الله
 دوازده است اشارت بر آنست که هر بنده مؤمن که دوازده حرف کلمه لا اله الا الله بر زبان راند
 هر گناهی که درین دوازده ماه بوجود و آید بیکت این کلمه از وی دگر نراند که کفر عنهم سیئاتهم و اصلهم
 بالهدی در مضیاع الجنان مذکور است که شیخ عبد الله در کتاب شرف النبی آورده که بر پیشانی صد و بیست و چهار
 هزار پیغمبر نوشته بود لا اله الا الله محمد رسول الله امی طالب صامق باید که ذکر گفتن خود
 بد وقت لازم گیرم بقوله تعالی فبسم محمد ربک قبل طلوع الشمس و قبل الغروب و قال الله تعالی

و ادكر اسو ربك نكبه واصلا جايه حضرت مولوی سار و می میفرماید سیه از ذکر بی سر فراز
سه را نه در راه حقیقت آرد و گمراهی هر صبح و نماز تمام در وجود سار نه خفتن گفت لا اله الا الله را
و فی جین العلم یا اس ادم را ذکر فی بعد الحشر یا سه و بعد العصر یا عة اکھا بعد موته ما بیهم
و عن اس قال قل رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم ان اقدام قوم یدکر من حصول العداة حتی یظلم الناس
احالی من ان اعتق اربعة من اول اسمعيل لان اقدام قوم یدکر من بعد حصول العداة من ان اعتق اربعة من اول اسمعيل
احالی من ان اعتق اربعة رواة اولاد و کذا فی المسکوة اسی و رویش ذکر کردی هر وقت از دست اگر ای
میسر شود باید که هر وقت بر خود لازم گیری و استقامت کنی که در استقامت نفع بسیارست و بی الارتاد و مال و بی
الخورجانی رحمة الله کن صاحب الاستقامت و لا تلک صاحب الکرامه فان نلت متحرکه فی طلب الکرامه و نلت
یطلب الکرامه یس باید که در دوام که دنیا خیر قطرات آب که در جای علی الدوام سگی بچکد تراں مرویایم در
سگ ظاهر شود و آن مقام اگر یکبار بر آن سگ ریختی در وی اثر نکردی و از ریختن رسول خدا صلی الله علیه
آله و سلم فرمود که احیای اعمال او موان اقل یا بر هم یاک استقامت و استقامت نزد کرامت و اتقوا المستحرمات
سرم علی ان المرید ما لمریدم بذكر لا اله الا الله مدلة قرينة بأربعین سنة لا یصل الی الحقیقة الا الله بذكر لا اله الا الله
ست یکی هر دو هم می اما الحشر بقوله صلی الله علیه و آله و سلم اکر و ادکر الله حتی یقول المنافقون انکم مراؤون
لقوله صلی الله علیه و آله و سلم یقول الله اما بعد علی عدی فی و انما بعد ادا ذکر فی فان ذکر فی فی نفسه ذکر
فی لسی و ان ذکر فی فی ملاء ذکر فی فی ملاء حیدر و هم آیتندی را باید که هر چه در وجود او را می بیند
شود و ذکر می از هر سید اگر دوست میکوس بدگر بر هر دو صمی که هر چه در وجود او را می بیند و هر چه می بیند
و هر سید اگر دوست را گوید که از حق می خط می و فی عین العلم الحشر منه القلب و یجمع البهامة و یبیر
السمع الله ربی المومر و الکسل و یرید فی العناط و یوقط الزاقد و یرعب فی العداة و یرج فی الحدیث ان
الملائكة و عمار الدار یتجمعون برأة و یصلون بصلواته و المتعدی فاحبل و قبا عفا الله یصاحبا
و قبل لا یترك الذکر باللسان حسیة الرأء بل یسعی الذکر فی الحساسة باللسان و ان حصل الاعلال بالزاد
لما یحصل بركة الجماعة باحتماع القلوب و لا العاس و فی متکوة الله بها صمی مریدة قال دخلت مع الناس
صلی الله علیه و آله و سلم المسجد عشاء فادخل یتراء القرآن و یرفع صوته فقلت یا رسول الله انفعول
هذا امر یا بل مؤمن صلیت قال و انو موسی لا تسعی یتراء و یرفع صوته فحعل رسول الله صلی الله علیه و آله

وسلم يتعمر لقراءته الحديث فعلم انه عليه السلام من الجهور في الخلاصة روى ان بالدرء عن الله
 تعالى انه كان يكثر الذكر فبقل لم يخفون انت فقال ما هو جنون ولكن شفاء من الجنون والى هذا المعنى اشار
 العلامة بن القيم عند قوله صلى الله تعالى عليه واله وسلم خير الذكرا الخفي قال ومعنى الخفي ان يكون القلب كالما
 صبح يعرض لمن الواثرات الدفوية والنفسانية والشيطانية فاذا سلم منها كان ذكره الخفي افضل من الجهور
 المبدي لا ينقطع عنه هذا الواثرات الا بالجور بالذکر في حق المبدي افضل من غيره ولو كان مفضلاً والله
 اعلم فلا اشكال في الحديث فان قلت ما تقول في قوله تعالى والذکر ربك في نفسك تضرعاً وخيفة ودون الجهر
 هذه الآية تنفي الجهر قلت المراد ينفي الجهر في الآية كما ذكره المفسرون اثبات الذکر بالتوسط لان خير الامور
 اوسطها فلا تنفي الآية الذکر الجهر فان قلت ان في الجهر بقاء قلت وقال عليه السلام لا رياء قطرة
 الاخلاص فلا اشكال والله اعلم بالصواب از حضرت شيخ نجم الدين كبرى قدس سره الغرني منقول است که
 فرموده اند ذکر زبان اگر چه از وی غفلت باشد آن را نورست که اگر ظاهر شود بر نور عرش غالب آید که انی المجموع
 سر عبد الاول و حضرت خواجہ بابا الدین نقشبندی قدس سره الغرني فرموده اند ذکر باتفاق علماء نفس اخير
 بلند نفس و یقین کردن جائزست و در پیش را به نفس نفس خیرست طریق ذکر چهار نیست که لا اله الا الله
 با و از بلند بخواند اما طریق ذکر چهار سر و در بیان نیست که اول سیزده بار درود بخواند یا زیاده اگر وسعت وقت
 باشد و درود نیست که اللهم صل علی محمد عبدک و نبيک و رسولک النبي الا محی علی اصحابه و سلم
 بعد سیزده بار یا غفار اغفر غنبي گوید بعد سیزده بار یا ستار استغیثی گوید بعد سیزده بار یا وهاب
 صاب ایما فی گوید بعد سیزده بار یا توابع تب من فضلک گوید بعد سیزده بار لا اله الا الله گوید یا رب و یا دعا
 بعد سیزده بار لا اله الا الله گوید بعد سیزده بار لا اله الا الله گوید یا رب و یا دعا
 الا گوید بر زمین نظر کند چون هو گوید طرف آسمان نظر کند بعد لفظ یا حی گوید یا آنکه همه اعضا او
 بپوشش شود بلکه بعضی اوقات از دهن او خون ظاهر شود و اما الذکر الخفی فلقوله تعالى واذکر ربک
 فی نفسك تضرعاً و خفیة الآية و لقوله صلى الله تعالى عليه واله وسلم خیر الذکر الخفی سکن ذکر
 خفی چند آنکه کردی که کنی حاصل ز غیر دوست فردی که کنی ذکر خفی در فکر خفی که گردد ذات تو در ذکر
 خفی یا آنکه ذکر خفی را انواع است اما افضل ترین ذکر ذکر چار ضربی است که صیقل زنک دل است و سهل
 علت اندر دنی اسیات است و دیگر چار چیز ای یا من که بجا آری شوی خاص من در شب

مار یک ذکر چار ضرب است درین حیات را الحاس حرب و مایه این هر چار مایه حیات مدام و ماخلات
 یابی ارد ذکر دوام و ذکر خاصان است دیگر چار ضرب و سر سبیلان رس درین چار ضرب و کی توانی
 کرد تو بالحق حرب و ناگیری بر یو این چار ضرب و آملین و کار است موسی رسا و آنکه مد ار
 سل باک قرصی و مات این تلقین رسید علی و آنکه دو دست میض از هر ولی و یک هر ارد
 چار صد ارد و لیا و دید در شهر جان آن و هما و چون کتیمیر آمد آن و تو صمیر و گشت کتیمیر
 خلقیت کتیمیر و چون عبوده روی آن مدبر سیر و شد سوره ناطق و با و سیر و یا آتشی رود
 محتر با امیر و حشر کن باز و دست ناگسیر و ایکه هستی در مردمان امیر و مات و کم تسل و در سیر
 بیان تلقین ذکر چار ضرب بعیت اندای و ذکر تو ده در و دین شگانه مار حوا
 احلاس رود و هم مرغ می شبی آنرا و استقامت حوی از برای حوا و چشم دل سخت
 سوسوی حق مگر و تا به میی غیر حق جیری و ذکر و سر و داری و گوئی لعط لا اله الا الله
 صبح ماسوی و لفظ لا گوین کسی تو نیست و هست و هم اله گوئی تا را روی و هست و پیر گوئی لا اله الا الله
 سر بر آرد و تا نامزد و دل گردد و عمار و مار گوید و دل سر و دم را گرد و میی هست و
 گرد آری دم سیکدم این حسین و هست دست از رسول المرسلین و در زاری بعد سه یا جم دم و
 هم روا است ترا ای محترم و در زیاد و سبکی تا است و وح و مدبر رخ آری دست و یقین کعب
 سر رگان و فرموده اند که در ذکر حوی مابین طریق شفقت بسیار است و اندک در دفع ماست و در طریق این
 دست چسب دم کرده و لعط اند سکون نادر دل خود ضرب و ده و انگشت ابهام دست راست سرگوشه
 مد و ابهام دست چپ سرگوشه چپ مد و انگشت سابع دست راست ختم دست سابع دست چپ
 ختم چپ مد و انگشت وسطی باز و دست بر می نهد و تانی انگشت حصر و منصر مردمان مد و انگشت
 اند گوین در دل خود ضرب و ده و صورت پیر خود تصور کند تا آخر آن عین و دهامید هست که در معیت
 شاه و یامان تا و الله تعالی فرو لب و مد و گوشت و ختم مد و در بیای و وصل حق رس سجد و
 و فی تحفة المولودین ذکر مردود است ذکر تقلیدی و ذکر تحقیقی و ذکر تقلیدی آن است که
 فی تلقین از کامل مکنی از افواه و ام یا از روی رساله یا دیگر و آن مستعمل شود و آن اجدان اتر و
 و ذکر تحقیقی آنست که از صاحب تکبیلی که نماز و مرخص در آن تا و شده است از صاحب دیگر و تم و حتی

انقلت السلسلة الى النبي عليه السلام تعطين يافته باشد و بر دست او تو بگرد و از جمیع ماسوی سر و
 نافه باشد و مقرر شخص مجرب است که ذکر تقلیدی چند ان نتیجه نیز بخلاف ذکر تحقیقی که را با تحقیق
 بمقتضی و در سینه اعلم ان من شرائط الذکر ان يكون الذاکر علی طهارة کامله من الوضوء والغسل
 وطهارة البدن وطهارة الثياب وطهارة الموضوع وقيل وان اغتسل بدل الوضوء كان افضل وقد
 ثبت باجماع الامة ان الغسل افضل من الوضوء قال بايزيد البسطامي لما نزل ثلثین سنة
 کما امرت ان اذکر الله تعالی اتمضمض واغسل لسانی اجملا لله وقيل کان يغسله بماء الورد
 وقال ابو میسر لا ینکر الله تعالی الا فی مکان طیب وان یقعده مربعا متوجها الى القبلة واضع یدیه
 علی فخذه او یاخذ براخنه کفه الیسری ظهر کفه الیمین ویا طن باهامه الیسری ظاهر ابهام الیمین
 کما فعل رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم و یتربع فی وقت الذکر بیت مظلمة لا یدخله شعاع الشمس
 وضوء النهار وکثر نذکور است که مریخ نشستن در همه اوقات منی ستا در وقت ذکر کردن که خواجگان
 چون نماز گذاردی در مقام خویش مریخ بزرگ نشسته تا آفتاب برآید و فی الامر شاد و یکوف الذکر
 فی حال ذکر اما مغمض العینین او فی مظلمة لا یحتاج ان ینمض عینیه وان کان فی موضع مضی
 ینمض عینیه فهو اجمع لهما می طالب صادق اگر ذکر باخلاص نباشد و غفلت باشد چندان
 فائدة نهد بلکه خوف عظیم باشد چنانچه حدیث قدسی است من قال الله وقلبه خافل عن الله فخصمه و الذکر ان
 الله و فی رواية فعليه لغة الله قال بعضهم صحبت اباحفضل النیشاپوری اثین و عشرين سنة
 ما رایت ذکرا لله عز وجل علی حد الغفلة ما کان ینکره الا علی سبیل الحضور والتعظیم و کان اذا ذکر الله
 تغیر علیه حاله و لقد صدق من قال **هـ** دل آگامی باید و گرنه **هـ** گدای خطه بی یا و خدا نیست و فی کثر
 العباد فی الاخبار ان ثلثة اشياء لا ین عند الله تعالی قدر جاح بعوضه الصلوة بالعساة والذکر بالغفلة
 والصلوة علی النبی صلی الله تعالی علیه وآله وسلم بغير الحرمة **هـ** بسم و دست تو می گوید و دل گردان
 مرا چه گردانی و قال الله تعالی واذکر ربک اذا نسیت ای نسیت الغیر فعلم ان الذکر بالغفلة لا فائدة
 فیه ولا یخفی ان الذکر فوائد کثیرة لا یحتمل هذا المختصر ضبطها والله اعلم بالصواب ثم شرط **هـ** فتم
 آنکه دائم ذکر کردن **ش** و قال الله تعالی الذین ینذکرون الله قیاما وقعودا و علی جنوبهم ویتفکرون
 فی خلق السموات والارض و قال علیه السلام تفکر ساعة خیر من عبادة ستین سنة و قال علیه السلام

تفکر ساعة حیدم قوت لیلۃ وده در فائله ما هر که دکر و فکر نمودند راستند و دکرش بجز
آمد و فکرش بجز انگیز + قال حکم التفکر سراج القلب یأیه حیدره وشره و ماسد و مضاره
وکل قلب لا یسکر به فهو فی ظلمات یحلی و قال بعضهم التفکر بقدا العمل و حفظ من الخلل و قیل
التفکر مرآة فاء الدیاد وروالها و میزان فناء الاحرة و دوامها و فی الحال صفة عن الحسد انه
قال التفکر اسلی من العادة لان العادة یقطع عن المؤمن فی البجۃ و التفکر لا یقطع عنه و فی الحال
الحال صفة فقال اهل الحقیقه المعکروا و احصاها فی القلب من معرفه الاستاء و حکمی انه قیل
لا یزید من ادهم من سوره انک تطیل الفکر فقال الفکر عمل العقل فی العسیه فی عن بعض الصحابة صری
الله صه انه قال من عجز عن فصل العلماء فلیعلم بالعلم و یعمیر فیرود علی الله علیه و آله و سلم تفکر کیا عت بهتر ار
طاعت آدمیان و یرایست فی تمائل الالقیاء حضرت عائشه و مرید و کان رسول الله صلی الله تعالی علیه
آله و سلم فاشتر الفکر و طویل الخون و در ساله و یرسای مذکور است بدانکه تفکر رئیس است بکی تسک و
جسمانی نفس خود تا آرا حاصل آید و این بمهره عادت یکسانه روزیست و دم تفکر و بختی باری تعالی و حق
سده فاشکر الله آرا بطاعت گمر او و این بمهره عادت یک سال است و سوم تفکر در امریت باری تعالی آسمانها
را و زمین را و استدل بر وحدانیت باری تعالی جل جلاله و این بمهره عادت متخت سال است بدانکه سار
برین است که من حرم من محرم المول مرتین یکبار چون متدی باین فکر متعول باشد متدی شود و کان
من عرف نفسه فقد عرف ربه یعنی هر که شناخت نفس خود را بجز نقصان تحقیق صاحب بر و دگر جز
آنکه تواناست و کامل و قوی آتعالی ار و که مسمی این باشد که هر که شناخت نفس خود را که و تمس اوست و در
در است تا سد خدای خود را چون که و فیکه در و اد که صاحب عالم واقف شد الت و شود و صاحب عالم
اسرار شود که عرفان حق است یا گوئیم که و فیکه شناخت نفس خود را که فانیست و وجود موهومی دارد و کل تبتی
هالک الا حقه له الحکمه و الیه فو حصونین تناسک که خدای تعالی جل جلاله باقیست و وجود خود اوست
دیگر با سومی اند و وجود موهوم است چنانچه میام صلی الله علیه و آله و سلم قول لیدر ایس کرده اند که کل
شیء ما عمل الله باطل و کل عید لا محاله را ایل ای طالب صا و ق سیطان هیچ وقت جل نمیکند و کربو
هستی و فیکه مسمی من حرم من محرم المول و کلف تنکدیش گیر وین سیطان جل نمیکند و رساله
خواجهر جنید مذکور است که اوقات تفکر و آیت قرآن است که اگر تفکر در خدا کند حضور و رسالت

حاصل شود و در تشریح و شناسائی دل و یقین یابد و عیوب نفس و هوا معاینه شود و در سحرگاه کشف باطن و
 معرفت روحانیه و از غیبی چیزی بنماید و شود و متجالدعوات گردونی رساله الغریب مسطور است
 فکر در از این ابدا کند که در از این با من چه کرده اند و در این چه خواهند کرد پس باید که مردم در همه وقت و در هر
 مکان رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم منو اصل الاخران و دائم الفکر قال الفقیه اذا اراد الانسان
 ان ينال فضل الفکر فليتفکر فی متعته الاشياء اولها فی الايات والعلامات والثانی فی النعماء والثالث
 فی نوابه والرابع فی غنا به والناس فی احسان الله و جفائه وما يتفکر فی ما سوى ذلك فذلك وسوء
 فکرم که هر آن کس که در غیر الحسب و مالکرم فی نشأه الاخری نصیب و فی مختصر الکفایه الشیعی
 و می ان الحسن البصری عنی الله تعالی عنه کان يقول لعلی له لا تکلمونی ثلثه اوقات احدا عند
 اول فانی اتفکر عند کل لقمه ان هذا اللقمه يكون زاداً الى الجنة ام يكون الى النار الثانی عند النوم
 اني اتفکر انی كيف يكون نومي فی القبر والثالث عند الفراغ من الصلوة فانی اتفکر أقبل مني اورث
 لی بدلتی فکرم که درین ذوات باری تعالی ممنوع است لقوله علیه السلام تفکر وانی آیاته ولا تفکر و
 ذاته فی مسائله المرصده قال علیه السلام انه مر علی قوم يتفکرون فقال لهم تفکروا
 الا لله ولا تفکروا فی ذات الله تفکر ذوات ممنوع است بجز حاصل خاص اگر حق تعالی بفری از
 مؤز و سوزی از سر بر ایشان کشف کرده است و فی عین العلم قال علیه السلام لا تفکر وانی ذات
 الله تعالی والعقل یجبر عنه عجز الخفاش عن ضوء النهار وحقائق الصفات كذلك فلا یطیقه الا
 سوا من احیاناً اگر ذوات تفکر کند و فکر اقتدکما فی المشکوهه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی
 الله تعالی علیه و آله وسلم یا ای الشیطان احدهم فیقول من خلق کذا من خلق کذا حتی یقول من
 خلق ربک فاذا ابلغه فلیستعذ بالله متفق علیه و عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم
 لا یزال الناس یتساءلون حتی یقال هذا ما خلق الله الخلق فمن خلق الله فمن وجد من ذلك شیئاً
 فلیقل امین بالله ورسوله متفق علیه پس معلوم شد که فکر ذوات باری تعالی کردن بکفر است و نعوذ
 بالله من ذلک و در حصول الخطایب و در ده که مقام بزرگترین تفکر ذوات و صفات وی است سبحانه و بیک
 چون خلق طاعت آن ندارند و عقول بدان نرسند شریعت نمی فرموده است و گفته در وی تفکر کنید
 این بشارتی از پوشیدگی جلال حق است سبحانه لا بلکه از روشنی است که پس روشن است و بصیر آدمی

سیف است طاقت دارد بلکه آفرین مدیون و تحیر تو دویا که حقائق بر روی میسید که حقیقت اوست
 ست طاقت نور آفتاب دارد و دست چون اندک مایه نور آفتاب دارد با ستار که حقیقت طاقت
 و لیکن بر روی ظاهر است و حقیقت عوام خلق درین درجه اند اما صدقیاں و دررگان طاقت این لطیف
 و لیکن بر روی آن هم بر طاقت خود چون که حقیقت آفتاب تواند که گریست لیکن اگر مدامت کند
 باشد که نامیاست و حقیقت این عقل بود و لا یحیی فان للعکرم فواند مدامت هیئت لا یحیی
 هذا المختصر وسطها والله اعلم بالصواب قم شرط هشتم آنکه در خوردن رعایت کدش بینی
 ریاض و خوردن که حیایم را عودیت مار آمد و بدین کسند لقوله تعالی کلاوا و استروا و لا تسرفوا و ان حذر
 الامور و وسطها و فی حرابة المعین و الله علیه السلام اکل فی جمیع عمره الا سقم لعمام لا یحیی
 لاکل حتی یصبغ من اداء الفرائض و الله اعلم بالصواب در ویش مایه که بای را عقل مدستی که اگر عقل
 هستی رستی نظم عقل گشت هر که اهل دل است در جمیع امور عقل است و هر که بیرون عقل است
 رود در عرصه زوال افتد و قال العزالی فی الاحیاء اعلم ان المطلق الاقصر و المقصود الاکمل
 جسم الاحوال و الاحلاق الوسطان حد الامور و وسطها و العالم بدرك ان المقصود الوسطان
 الطعم اذا طلب عایة السدم و الترع یعنی ان ندم عایة الخوم حی یکن الطعم باعنا و السوم
 ما باعنا و ما و یحصل به الا عدال و قال التیو ح سیح شهاب الدین السهروردی قدس
 سره اذن الخوم ان لا یقتضی من عادته الاستلادن السوم و کذاک یقتضی کل یوم اوله و من مثل ذلک
 حتی یقل قوته فان نقص عن القوت المعتاد قد لا یکنزاد معه واحدة یبصره الخوم و لا یسعه و یسر
 مختصر مذکور است که طعام رحید و حسی یکی در دست که از ترس باکی خورد در نیو صواب احریا
 است و اگر نیت از ترس خورد نیز تو اب و احریا است تا ل حله السلام المؤمن القوی احشالی
 الله تعالی من الضعیف و اگر برای زیادتی قوت خورد مساح است و تو اب و گناه و اگر برای سیری
 خورد حرام است اگر چه طعام حلال باشد مگر به نیت صوم یا برای خاطر ممان یا اگر کسی ممان است
 بدانکه یکی از آداب طعام آنست که هر دو دست را عین از طعام بتقوید قال رسول الله صلی
 الله تعالی علیه و آله وسلم الوضوء قبل الطعام یعنی العن و دیگر هر دو دست تستن بعد از طعام
 لقوله علیه السلام الوضوء بعد الطعام معی اللهم و معنی ارسله گوید که دست تستن قبل الطعام

سنة ربي ست عليه السلام وست شستن بعد الطعام سنت حضرت خاتم النبیین ^ص ^س
عليه وآله وسلم ودر يك تسميه گفتن قبل از طعام ست لقول عليه السلام من احب ان يكثر خبز بيته فليخو
اذ لمحضه فذا لا نفر يقول بسم الله وبعضی اعلامی گویند مستحب است که در قنیه اول بسم الله گوید ودر قنیه
دوم بسم الله الرحمن ودر قنیه سوم بسم الله الرحمن الرحيم گوید و دیگر از آداب این طائفه آن است که درین
طعام خوردن غافل از نعم حقیقی نباشد و بعضی از اهل سلوک فی حین الاکل بذکر یا مرقبه مشغول
می باشند و بعضی عنه الشریع فی الاکل شروع بتلاوت سوره از قرآن میکنند تلاوتی که مقرون بتذکر
و تفکر باشد چون مثلاً بسم الله و آداب آن شنیدی و دریافتی اکنون حدیث باهوش بشنوی و دریاب
و فی خلاصه الساوك قال اهل المعرفة الجوع مقام الاولیاء و طعام الانبیاء و قال علیه السلام
سید الاعمال الجوع و قال النفس لبأس للصوفی فی العوارف حد الجوع ان یلذق فاذا لم یقع
الذباب علی بزافه دل علی خلو المدة من الدسومة و صفاء البزاق كالماء الذی لا یقصد
الذباب و روی ان سفیان الثوری و ابراهیم بن ادهم كانوا یطویان ثلثا و كان ابو بکر رضی الله
عنه یطوی ستا و كان عبدالله بن الزبیر یطوی سبعة ايام و فی مصطلب المؤمنین و الاكل
كل يشبهه لانه من الصرف قبل كل ما كان لله تعالى فليس من السرف و ان كثروا ما كان لغيره
فهو سرف و ان قل و قيل الجوع كسحاب فاذا جاء لقلبه قطر الحكمة قال ابو یزید الجوع
نور و الشبع ناس و الشهوة مثل الخطب يتولد منه الاحراق و لا تظفی نار حتى تحرق صاحبها
و فی اخلص الصفة قال اهل المعرفة الجوع مقام الاولیاء و طعام الانبیاء قال اهل الشر
الجوع تهذيب الاولیاء و تعذيب الاعداء قال اهل الطب الجوع ينفي الداء و يقوى الداء و فی
خلاصة الحقائق قال النبی صلی الله علیه و آله و سلم ضحك الجائع خیر من بكاء شعبان
و عن اسحق بن ابی الحواری انه قال ما اطعمت نفسی طعاما منذ اربعین سنة الا الوقت الذی
اباح الله لی المیتة و قال حکیم من یشبع یوما یرجع الیه ابد و یحکي از رجاء
قال ابی مثقال السمرقندی ان النومی یوخنی علفی شیئا فقال اقل الاكل یا بنی هر که خواهر که میل
کما لات کند و بدرجه کمال است رسد و مقامات عالییه هست آرد این چهار چیز بر خود لازم گیر و قلة الكلام
و قلة صحبة بالانام و قلة المنام و قلة الطعام و مروی عن النبی صلی الله علیه و آله و سلم انه

قال ان الشيطان يجري منى آدم مجرى الدم لا يصيه قواهم كالحجر والبطون وحكى
 عن لسدس الحكارت انه قال الحور يصعب القواد ويعيب الهوار ويرب العلم الذوق وفي
 خلاصه السلوك روى عن عمر بن الخطاب انه كان يأكل في كل يوم ويليها مرة واحدة
 وكان اكله احدى عشر لقمة وكان اذا امرى رجل يكدر الاختلاف الى القضاة مرة بالذرة
 يروى عن ابى بكر الصديق انه كان يدخل الحلاء في كل اسبوع مرة وحكى ان
 ابراهيم بن ادهم اذا جاءه احدى ناسلى صوته وقال ان ملوك الارض من هذا الطرف يقتل
 واما من هذا الطرف فيقتل الله تعالى اطعم الحورس وهم يعبدون المائرا لا يطعم الله
 يطلب رهائنه الليل والنهار وقال بعض الحكماء خمسة اسياء استلى بها الناس وكان
 ملاك ديمومها الاول حاله سمع وده قسوة القلب المانى تحت السور وده نقبان العمر
 والمالت حال الراحة وده الاولاس من العمل الصالح والراحم حال المال وفيه حساب طويل
 وعدا تنديد والحاسم حال لقاء وفيه دهاا السعة وانطال الاعمال وقال حكيم
 البطون اذا شبع صارت الارواح احسا ما واد احاب صارت الاحسا مارة احاف وفي
 القشيري وقال ابو عبيد الله من عهد الحرار الحور طعم المراديين والذكر طعم المراديين
 يدانك كرسى راجيه فاندت اول وجودها هري هيتة مع جميع ما تدك مع هيم امراض سيار جردون ست
 رير جردون روزى صديرو وركم جردون كسى رات غير دى اسى برا وريج بهري تكتة
 قيمت دار وكر دل كه چريد كه تكتة ر قمتين يتراين من راياد كير كه چون موسى عليه السلام
 اتى تركا كاجيم زمان رسيد كه رو كيت تكتة دلاى كعت التى تكتة تراين كسى نيت وراى آمد كه كير كاجيم
 بهر دين معنى كفتد كاگر در ديتى راتسى لعاقه يگيرد وان تكتة معراج او دوا اتفاق كرو
 كفتد كه اگر فرعون كرسه بودى ماصلا دعوى خدايى كروى چايگيه كفتد كه بهر تير كيم در بار رود
 شيطان او را در كساره كيرد واز كرسه كه حقه ما تديگر نيزد كفتد كه كرسى راتسى كه حرامان حمت
 رهايت نمارد و سيري تاقى و بلائى ست كه كركرو محيت به مايدى قدامى من حار طمة و حط
 لسانه و علمته الحكمة ولو كان كافرا وحكى ان ابا حنيفة كان اكله يته اكل
 الطير وفي الخلاصه عن يحيى بن معاذ انه قال من كدر تدمه كدر كحمه ومن كدر كحمه

اکثر شوقه ومن اکثر شوقه کثرت ذنوبه ومن اکثر ذنوبه قس قلبه ومن قس قلبه غرق فی الآفات
 نظرم خوری پیش پل باشی تو یکم خوری میر پل باشی تو یکم خوری ذهرن و غفلت و تمیز
 پر خوری تخم خواب و الت نیز پدرا نکه تخم طعام تخم آبست و آب تخم خواب و خواب تخم غفلت و غفلت
 تخم روزی حلی عن می النون انه قال ما شيعت قط الا عصيت او همت بخصية حرة
 شمس الدین رحمة الله علیه روایت کرده که روزی حضرت مولانا قدس سره الغر فی رموده اند که در
 وجود آدمی سه هزار بار است و هر هزار بار یک لقمه اکل زنده میشود و اگر از سه لقمه یک لقمه کم کنی هزار
 بار در نفس تو مرده میشود و اگر دو لقمه کم کنی دو هزار بار کم میشود و قال علیه السلام لیس شیء ابغض
 علی الله عز وجل من بطن ملآن وقال یحیی بن معاذ الرازی رحمه الله علیه لو کان الجوع
 یباع فی السوق کما کان سائر الاشیاء یبغی لطلاب الآخرة اذا اخلو السوق ان لا یشتروا غیره
 وقال اسول ابن عبد الله لما خلق الله تعالی الدنیا جعل فی الشیعة المعصية والجهل وجعل فی الجوع
 الحکمة والعلم وقال یحیی بن معاذ الجوع للمریطین رباضة وللبائسین تجربة وللزهاد صیاسة وللعاقلین
 مکرمة قال ابو علی هرود باری اذا قال الصوفی بعد خمسة ايام فی جائع فالزموة بالسوق ومروءة بالکسب
 و فی الجوامع الکلام قبل لمحشاة الدیور من رحمة الله اذا جاء الفقیر اری شیء یعل فقال یصلی قبل
 فان لم یجد قال ینام قبل فان لم یجد قال ان الله لا یحلی الفقیر عن احدی ثلث اما قوة او غناء
 او اخذة وقال لقمان لابنه اذا امتلات المعدة نامت الفکرة وخرست الحکمة وقعدة الاعضاء عن
 العبادة وقال علیه السلام ان اهل الجوع فی الدنیا هم اهل الشیعة فی الآخرة وقال المیر المؤمنین عمر الفاروق رضی
 الله تعالی عنه ایاک والبطن فانها تفل فی الحیوة ویتن فی الممات بدرا نکه این گرسنگی کرا و بند و کمر خستند که فلان
 فضل الله یوتیه من یشاء و گفتند که طعام چنان خوری که تو را خورده باشی نه همچون که او را بخورد و نه بچه
 اگر تو را خوری همه نور شود و اگر او را خورده همه دو گرد و حکایت میکنند که در ویشی شب به سبب طعام
 بخوردی و تا سحر تم قرآن بگردی صاحب دلی شنید و گفت اگر نیم نان بخوردی و نجفتی بسیار ازین فاضلتر
 بودی سه اندرون از طعام خالی دارد و تا در نور معرفت بینی به تهی از حکمتی بعلت آن که پیری از
 طعام تا بینی نه نیم من قال شمر و گر چه خدا گفت کلاوا و اشربوا به لیک نگفتست بخورتا کلا و به
 پدرا نکه اصل بهر ریافتها کم خور و دست و ظلم بر نفس نمودن است چنانچه حق سبحانه و تعالی وحی کرد

مهتر او علیه السلام را عادت نفس عادت نفس که آن محنتی عذاب و عاریه و حاله النفس فی التیطان
 واعصمها و وابها عصیانک المصم فاقهره و ولدها قال قاصی سر سحر العجیان کل حیوان بهرب
 من عدوه و محال له الا لا دمی بانه یسمع عدوه و یؤلفه کذا فی کافه السعی و لاند السحاهدان
 مع النفس التیطان نقل است ارا میسر سید علی همدانی قدس سره گفت که من صد و هشتاد و دو روز
 بیج حیر خوردم و اگر است می نمودی بیج حیر می خوردم تا میداری که زرگان دین مطلق اما سالی
 یا قه اندک کار آسان نیست مادرگاه او به خاک می بایستد در راه او به رحم خوردم روز و شب
 غم دارم تا صد روزی در مس کردار به تکمال الله تعالی ماو حستمن ان تدحل الحبه الکافه و نفسی
 از علما و قلیل طعام موسی ساله کرد که مار حایت کم خوردمی مار ستاده تنه است که از دهه آخر است
 طعام حیای خور که نشان جوع او رود و یک ملت حوی مادیا که از سر عیب سیر شود و عیب خور و در
 و ایچ شمع محمدالدین گفته که استع الریحی و که دست مستدیان خواهر بود و فی امر تساد المریدین
 مایه که از بیم طعام شرعی در شب و روز زیاده خور و دو کتر از نصف سیرامی طالب صا و ق
 هر آنکس که گرسنگی اختیار کند مایه که چهار موت سرخ و دلارم گیر و یکی موت اسفین و آن گرسنگی است و دو
 موت اسود و آن سرخ کردن است بر عداوت مردم و سوم موت احمروان عمارت ستار و خالفتین
 و چهارم موت احمروان عمارت ست از یاره های کسه بر خرده دوش و مروی ان بر لعه
 العد و نه کاتب مریضه و دحل علیه الحس عابدا و قال لها ما تنتهین قال انتهی بمره صد
 اربعین سته قال فما یصلک من دلائل و انت فی معدن القموال احاد من نفسی اعطیتها
 مرادها قد طمعت فیها هو اکثر منها یا حدی الله تعالی بذلك قال الحس المصبری رحمه الله تعالی
 له احرحت من عند هات عرابا یطرد قدا حد مرانی رحلیه فلما استأخدا مدله القها
 واحدتها و ادخلت علیها و اولتها یاها فحبل تردد و تقول لا ادهری من بحل الطالم علی و من بحل
 مظلوم ترعالت الا ما ان القم حرام علی حی تلقی الله تعالی و حکمی ان انانکم من طر جان رحمة الله
 کان حالنا فی اصحابه فقال انی انتهی صد تلت سته ان امری ماء حار یا و عدا معلانی الکرم
 حال له واحد من اصدقائه انک تعلم ان لی کرم و مرته من احدا دی حلا لا و نه ما انتهی و
 لو تفصل بالخر و مع تلا صدک و عظمت المنة علی بذلك فعلی و قال منظر حتی کساده حل

علیه بعد از ربه ایا مرا قول ان انتظار العدة فلا تجیب فقال فی الیوم الرابع باقلان
 عنقت نفسی عن البلوغ الی ههنا منذ ثلثین سنة فیقیم من ان اعطی شهوتها فی آخر
 العمر کذا فی کتابة الشعی وورحکایت آمده است که ابوالقاسم صفاری سی سال نفس
 خود را نان گندم نذا و نفس او الحاح کرد و گفتن گرفت که یکبار نان گندم به بخشان شیخ قبول
 نمی کرد شیخ خواجہ کائنات صلی الله تعالی علیه وآله وسلم را در خواب دید و فرمود که نفس
 خود را بجا و برسان یک بار او را نان گندم بخور ان گفت یا رسول الله نفس من گستاخ خواهد شد و
 درجه من ناقص خواهد شد فرمود که درجه تو ناقص نخواهد شد یکبار او را نان بده گفت یا رسول الله
 سکه باشم که امر شما بجا نیارده باشم چون از خواب بیدار شد روز صایم شد و چون سبزو یک
 رسید نفس او را گفتن گرفت که وقت افطار نزدیک رسیده نان گندم می باید شیخ گفت نان
 جو موجود است و نان گندم من ندارم هم برین قناعت کن نفس گفت تو لیکه بحضور خواجہ کائنات
 کرده با یقارسان همچنان بود که مردی آمد و قرص گندم پیش شیخ نهاد شیخ گفت ای نفس من
 بخور نفس گفت پیش ازین سی سال گاه گاهی نان گندم میخورد ام فاما شد وقتی نچشیدم اگر
 لطف فرمائی قدری شد بسیار تا بر این قرص مرا بدهی و من بعد ازین آرزوی دیگر نخواهم
 کرد شیخ گفت ای نفس نان گندم قبول کردم و از برای شد هم گفتن گرفتی و بر مرا بدهی شد
 نیست نفس الحاح می کرد و شیخ رو میکرد ناگهان مردی آمد کاسه پر از شد گرفته پیش شیخ نهاد
 و شیخ بزر سید و از حالی بجالی شد و انگشت بر شد زد و گفت آئی من بیچاره چه خطا کرده ام که مرا
 میرانی و نفس امار او و میرانی این گفت و جان بداد از آسمان نداشتند که وصلت بحیب الی
 گفتند که هر گرامی پیش آید بروی آنحضرت نان گندم و شد بدو هم او بکفایت رسد شعر سترچ
 پوشیده شد جابر چکنه چه نوچ نفس چه آرام یافت دانه چه گندم چه جو و لله در قائله شعر
 والنفس کالطفل ان تهمله شب علی حب الرضاع وان تطفمه ینفطم
 ولذا قیل یکفی ابن ادم ریقات یقمن صلبه وقال عیسی علیه السلام للحواریین
 اجمعوا بطونکم لعلکم ترون ربکم بقلوبکم خوش گفت آنکه گفت بیت نفس
 قانع گر گدائی میکند و در حقیقت پادشاهی میکند و در اخبار صحیح آمده است از الیرشلمین

علي كرم الله وجهه لما رجعنا من عروقة حذر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مرحبا
 بكم قد تصبوا الجهاد لأصغر ونفى الجهاد الأكبر قيل يا رسول الله وما الجهاد الأكبر
 قال جهاد النفس والمجاهد من جاهد لنفسه التي بين يديه وفي عين العلم وكان عليه
 السلام يعتقد المحر على البطن من الخوج شعروا وتدن من سحاب احتشاء وطوى
 تحت الحجارة كتفا متروك لادم حديث قدسي يا أحمد هل تعلم تأتي وقت يتقرب
 العدو إلى قتال لا يارب قال ما كان حاديا واحدا يا أحمد مثل النفس كمثل اليعاقبة إذا
 طعمت تأكل الكثير وإذا حملت عليها لا يتطردوكم مثل الدجاجة لو به حسن وطعمه مزايا أحمد
 إن أهل الأحرقة قد صارت الديار والأحرقة عندهم واحدا يبعث الناس مرة واحدة و
 يبعث واحد منهم كل يوم سبعين مرة من مجاهدة أنفسهم ومجاهدة هواهم وفي
 رسالة عمالة الوقت هرقتاري كبحور ووردك بعضي علامت حور صادق است
 كره غيف يا مدوق كمدار كمدست يا حو ونصني گفته اند كه حور صادق است جود رعيه
 استظار اودام كمد وفي شرعة الاسلام ولا يأكل من عذر حور فانه نوح المقت كمالا
 من غير عجب اما محال اهل كمال مك وسيا رجور و طعام مساوي ست بعضي نيز
 بعد ارا عين اطاره يم حراميكرد و بعضي روري سه چهار مرتبه طعام ميخور و دستدار
 كيم كوسيد ملكه زياده و از طائفه اولي پيسيد كه آتش حور تمايل كونه تسكين مي يابيد گسند و كبراي
 تسكين آتش حور آب ميكر و دار طائفه دويم پيسيد كه اين همه طعام بهضم ميگوي ميتود گسند و كبر
 سمست بهضم طعام آتش ميگردد و مسموم من كان يقص كاليلة قدر الاسوع راع الرعي
 حتى يسي الرعي في كل شهر ومسموم من كان يوحراكل ولا يعمد في تفليل القوت ولكن
 يعمد في تاحيرة بالتدريج حتى يبدد روح ليلة في ليلة وقد فعل ذلك طائفة انتهى طيهم
 الى سبعة ايام وعشرة ايام وحمه عشرين يوما الى الابد وفي صحفة المريدن هر كس
 روز جزى بخورد رعا ربوي آشكارا شود ولا يحصى ان في قلبه لقلة اكل الطعاف وانه
 غير متناهية لا يوسع هذا المحصى سطوا والله اعلم بالصواب من شرط نعم اكمل خورون
 وعمالا پرستين اما اكل الحلال ولفوقه تعالى كلوا مما في الارض حلالا طيبا و

لقوله عليه السلام من اكل الحلال امر بعين يوم ما نفى الله تعالى قلبه واجرى يتابع الحكمة
 من قلبه ولسانه وفي خلاصة السلوك الحلال الذي ينقطع حق الغير عنه وقال سزيل بن
 عبدالله الحلال ما لا يعض الله فيه وايضا الحلال هو الذي لا ينسى الله فيه وقال حكيم
 الحلال الذي لا يفهم اكله في الدنيا ولا يؤخذ في الآخرة وفي اخلص لنا لعدة حكى ان حجاب
 من السلف امر بطلب الحلال ^{وإن دام} فدخل التمام وتيقده باكل الحشيش حتى اخضر بطنه فرأى
 في المنام لان صفاء بطنك من المحرام وفي خلاصة الحقائق وحكى عن ذى النون المصري انه
 كان جائعا عجبوا بما فبعثت اليه امرأة صالحة طعاما على يد السجكان فلم يأكل منه
 ثم اعتذر وقال جاءني على طبق ظالم وحكى ان بشرا كان لا يشرب الماء من الانهار التي
 حضرها الا مرء لان الفهر سبب بحريان الماء ووصوله اليه وان كان الماء مباحا في
 نفسه وفي شرح قصيدة البردة والانسان لما اعتاد اكل النعم في خوان الملوك لا بد
 من ان يصير من النعم فعليك اولا بان تسعى بطلب الحلال فان المجاهدات والطاعات
 بقوة الغذاء والمحرام لا يورث الا ضلالة قال الامام حجة الاسلام رحمه الله العبادة
 مع اكل المحرام كالبناء على امواج البحر در حديث آمده است كه هر كه يك لقمه حرام غور و چل
 روزنه فریفته او نه نافله او قبول است و نه دعا و استجاب و هر كه يك لقمه حلال باشد نوری
 از او پیدا شود نقلست كه ابراهيم ادهم رفته است عليه گفت كه شبی در مسجد بیت المقدس
 رفتم و خود را در بویا چسپیدم كه خدا و ان شب آنجا کسی را را نمیگردند چون پاره شب بید
 در مسجد كشاده شد پیری پلاس پوش درآمد با چهل یار پلاس پوش بر در محراب شد و دو كوت
 نازگزارد و پشت بمحراب باز و ادیكي از ایشان گفت كه کسی در مسجد است كه از ما نیست پیرم
 كرد و گفت پیرا و هم است كه چهل شب از روز است كه حلاوت طاعت نمی یابد چون شنیدم گفت
 صحیح است از بویا بیرون آمدم و پیش رفتم و سلام كردم گفتم نشان رست سید هی بنده ایست
 كه بگوئی كه آن بچه سبب است گفت فلان روز در بصره خرمای خردیدی يك خرقا قاده بودی پنداری
 كه از آن تست آنرا برداشته در خرمای خود نهادی ابراهيم گفت چون این شنیدم باز بهجر
 شدم و بجای خواستم و خرمای فروش بر من حلال كرد و گفت چون كار بدین بار یکی رست من ترك

مرافرتي كم و كان راراً زاحاً و اراد ان لا تست و في امر ساد المريد ين قال الذي جعل
 الله عليه وسلم طلب الحلال فريضة بعد الفريضة وقال نعم هو طلب الحلال فريضة
 على الكل و برك الحلال فريضة على هذه الطائفة الاحد الصخرة و قال عليه السلام
 ان الله تعالى ملأ على بيت المقدس بيادى كل ليلة من اكل حراماً لم يقبل منه صواب
 ولا عدل فقتل الصواب الساقطة والعدل الفريضة وقال عليه السلام العادة على عسرة
 اخراء فتسعة منها في طلب الحلال وقد روى ان الصديق رضي الله عنه سرب لبناً
 من كسب عدة فمرسالة فقال تكلمت لغوم فأعطوني فأدخل اصبعه في بيده وجعل
 نقي حتى قال طيب ان نفسه استخرج وحكي ان حكماً من الحكماء رأى حكيماً آخر
 فقال كم وجدت عيوب الناس قال ان الله تعالى خلق اربعة عشر محوراً سبعة في السماء
 وسبعة في الارض فلو اغتسل لعبد في هذه الصور كلها لظهور ما لم يحفظ نفسه من
 الحرام و في خلاصة السلوك وحكي ان موسى عليه السلام مر بمرجل وهو ساجد
 يسكن ويسيل ومعه فقال موسى عم يارب اما ترجم عندك قال حل حلاله لا ارحمه
 ولومات من نكاته لان في فطنه طعاماً حراماً وحلي حسده كسوة حراماً وعن السري
 انه قال انتهت الى حثيس في جبل وماء يخرج منه فتناولت وشربت واكلت من ذلك
 الحثيس وقلت في نفسي ان كنت قد اكلت يوماً حلالاً فهو هذا اليوم فتعفى هاتين
 ان القوة التي وصلت وصلتك بدمت فاكما شعري يقول لي الحبول لغير علم ... دبر
 المال الحرام وكى قوعاً فلما لم اجد ما لا يحل ولا اكل حراماً فحسباً و برك
 في الاحمار ان رجلاً كان يقول اللهم ابرقني حلالاً واسعاً فودى منه فان ذلك كان
 رارق الابداء ولكن قل اللهم رزقاً واسعاً لا تقرا حدني به كذا في كفاية السعي و في
 روضة العلماء قيل في تفسير قوله تعالى واوصى ربك الى الحبل الاية لما اكل الحبل
 طيباً حلالاً صار رزقاً وحدها طعاماً للملوك وهو العسل قال الله تعالى يدرى
 للناس فكيف ان آدم اكل حلالاً لا يصلم لعنه الله تعالى واذا اصلم لعنه الله
 تعالى دخل الجنة قال علي رضي الله عنه ان آدم عليه السلام لما تناول من الحبة

المصيبة وهبط الى الدنيا فقهاء فقهاء متعديا فوقهم على الارض ففتبت من
 السم فتناول منه الحبة فصار سمها واصل السم من ذلك فلما تاب آدم بقي في
 نفسه قوة تلك الشجرة فتولد منه قابيل فكيف حال من كان طعامه ما حراما
 اما يضر في الدنيا او في الآخرة وفي تنبيه الغافلين عن انس بن مالك قال قلت يا
 رسول الله ترك لقمة حرام احب اليك امر الف ركعة قطو عا قال ترك لقمة حرام
 احب الي من الف ركعة قطو عا وقال بعض المفسرين في قوله تعالى وادعى ربك الى الفحل
 ان يخرج فيه شفاء للناس ان الفحل يكون للرئيس يحفظهم عن تناول ما لا يحل لهم حتى
 يكون الغسل التي يأتي منهم شفاء للناس فان تناول واحد منهم ما لم يخر فان
 الرئيس يصنع من ان يضع الغسل في الموضع الذي يصنع سائر الفحل ويقول لاناك
 قد اكلت ما لا يحل لك فلا تخط عسلك مع الغسل الاخر فانه لا يكون شفاء للناس
 كذا في كفاية الشعبي اما بترنيست كه نان جو خور وكن في شرعة الاسلام ومن سنة
 الانبياء عليهم السلام اكل خبز الشعير فذلك اكثر طعامهم وكان نبينا عليه السلام
 لا يشبع منه ثلاث ليال متواليات فلا يأكل الا منه اولا فيخلط بتراب الشعير في الحنث
 ثلث فيون البركة البيع في الاجل والمقارضة وخلط البراب الشعير للبيت لا للمدبر لا ياكل
 مرققا ولا مضجولا وفي تناول الحماوى وينبغي ان لا ينتظر الا اتمام خبز الخبز ويأخذ
 في الاكل قبل ان يوتى با اتمام اكراما للخبز قال عليه السلام اكرما الخبز فانها من بركات
 السموات والارض وقال عليه السلام اكرما الخبز فان كرامته الخبز ان لا ينتظر الا اتمام
 قيل وهذا في بيته واما في الضيافة فينتظر الاذن وفي العوارف قال الحسين لا تجتمعوا
 بين الادامين فانه من طعام المنافقين وفي خلاصة الحقائق وحكى ان محمد بن واسع
 اخبر عن خبز ايا بسا قبله بالماء واكله بالملح وقال من قعر بهذا من الدنيا فلا يجتاز
 الى الناس في الدنيا ولا يخاف من الحساب في الحقيق بيت عزت زقماعت ست
 رخاوى مطلب باعرت خود وباش تو خوارى مطلب والله در قائله شعور
 لنقل الصخر من قلل الجبال باحبالى من من الرجال يقول الناس في الكسب

سار به فقلت العارني دل السؤال : وأما الناس الحلال فلقوله تعالى ولما من المتقوى
ولقوله عليه السلام من استترى ثوبا لعرب دراهم في معية درهم من حرام لا تفل
الله منه من فاولا سدا اي لا مريضة ولا ناله ثم بعد ذلك يطر فيه ان يكون
طاهرا لان طهارة الثوب شرط صحة الصلوة لقوله تعالى وما كان طهور في العوارب
قليل لعن الصوفية قولك صحرى قال ولكنه من وجه حلال قليل له وهو من غير قال
ولكنه طاهر فالصديق لا يبيع له ان يلبس الثوب الا لله وهو ليس العورة اوله
لرفع الحرام والرد وكان الفقهاء يلبسون المرقع ويربها كانوا باحرون المحرم من المزار
ويقعون وفي قنوى الصوفية روى انه كان على ملاقة طاهمه رضى الله عنهم انى عسرة
مرقعة وروى في الاحاسار انه لما رفع الله الى السماء فطرت ملائكة السماء الى مرقعة
فوجدوا فيه اربع مائة مرقعة مختلفة فتعجبوا من ذلك فقال الله تعالى لو كان
اربعة آلاف لكان حيرا له ولم يكن معه شئ من الدنيا الا الهد المرفوع وكانت قصبة
حرف تسرب منه دراهمى ربحا لتسرب بيديه والقي الحرف فقال انا عني عن هذا
لدا في كفاية التبعي وعمود رضى الله عنه حاتم مرقع وثبت كسى رقة روى ووجهه يود
ولمضى سرر كاس برگ ورحمان را سر ترده وصل حى كرد وخرقة مايريد جبار حرقه بود
شكر پاره برگ مختلف دوم مرقه هزارى سوم مرقه شست يارو برگ مختلف چهارم مرقه زنده
ارصوب روى عن انس بن مالك رضى الله عنه قال رايت امير المؤمنين عمر رضى
الله عنه يمسى حيا يانى سوق المدينة وهو يومئذ الخليفة وعليه قميص مرفوع في
ما تمانية عسروا صاعا وهو يقول لعنه است عمر بن الخطاب استامير المؤمنين
لتطيعن الله تعالى ولا تتخرقن بالماركدا في كفاية التبعي وفي التبعي احب الوان
الناس وليس الا حصريسة كفاي السرعة وليس الا سود مستحب كفاي الحلاصة و
لا ناس بالثوب الاحمر كفاي الراهى وفي الارشاد ولا يحمى بالاحمر ولا الصفر وما
اجداها محايروا لارزق الممتدى ولا سود لمن فوقه ولا يحمى بالناس العرجى لغير المتأخر
لان العرجى هو الذى نسق ولما به والتوقا سارة الى السوء الطاهر والمأط يبنى كما ان

ظاهره مزین باتباع السنه فباطنه كذلك وهو كمال لا يليق الا بالمشائخ ولا يخفى ان لكل
 الحلال ولبس الحلال فوائد غير متناهية لا يحتمل هذا المختصر ونبطها والله اعلم بالصواب
 من شرط وسمي انكم باذن سرخوشتن ش قال الله تعالى يا ايها الذين امنوا اتقوا الله
 وابتغوا الله الوسيلة وقال الله تعالى يا ايها الذين امنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين
 وقال عليه السلام الشيخ في قومه كالنبي في امة وايضا قال عليه السلام من لا شيخ له
 فيمنعه منه شيطان انكس كه بعاش نباشد سري از قول نبي مردي شيطان باشد
 وقال الله تعالى فاسألوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون وقال النبي صلى الله عليه واله وسلم
 اصحابي كالنجوم بأيهم اقتديتم اهتديتم واعلم ان البيعة من سنن الانبياء عليهم السلام
 ومن الخلفاء الراشدين الى يوم القيمة بلا تكليف لا يجوز لاحد من العلماء والصلحاء ادعاء
 الخلافة بلا رخصة والبيعة باختياره الا ان يكون له رخصة من الشيخ الذي هو فادى
 ويرخص بالتحقيق عن الاكابر المتابعة لدين نبينا صلى الله عليه وسلم ومن لم يسلط
 الرخصة عن مثل هذا الشيخ الذي ذكرناه فهو ضال ومضل وكان عاقبة امره بالكفر لانه
 مدعى كذاب مفترى على صاحب الشريعة بالتحقيق والمفترى على صاحب الشريعة
 مفترى على الله والا فتراء على الله كفى در كتاب بدر السعادت آورده ست كه اگر مومن
 دست بيعت بغير پيروي كه كفر گردد وفي رساله حضرت شيخ ابواسحاق نخلائي قدس
 سره ولا بد المردي طلب مرشد كامل مكمل ذات النبوة اذا انبت بنفسها من غير
 خارس تحف على القرب ولو فرض انها لا تحف فانها تورق ولا تثمر ولو فرض انها تثمر
 لا يكون لثمرتها طعم ثمرة البساتين وفي رساله الاكابر وانكم بعض ميگويند كه مارا باخو
 نضر عليه السلام پيروي دست آن سخن چيزي نيست واين سخن مشايخ پسند نكردند پس دست
 شيخى ظاهري بايد گرفت لانا حكم بالظاهر و حضرت يحيى ميرى در مکتوبات آورده كه چون
 مرید احوال سلوك و مقامات از كتاب معلوم كند و پیش شيخى نزويهم چنان باشد كه سى
 بامردگان صحبت كند و هر كه بامرد نشيند لاحاله مرده دل شود و لهذا گفته اند كه بامرد
 به از شیر مرده دست سه پير ما لا بد راه آمد ترا در همه كاري پناه آمد ترا چون تو

خطر اراض مغفبه واستقام مسلكه نجات يابد و سعادوت صحبت صالحه فائز گردد و هر که بر مخالفت امر حكيم اصرار نمايد خود را زيان كرده باشد و از حكيم از سو و زيان و نفقت و مخالفت نشره كه من عمل صالحا فلنفسه و من اساء فعليها فعليها ايها المريدين ان تقوض نفسك بالشيخ ظاهرا و باطنا و لا تخالفه سرا و علانية في كل ما يثير الياك و يا مريبك و ان لا تكون بقلبك اعتراض عليه بوجه من الوجوه و تحقّد جميع اقواله و افعاله و احواله فانها ملوثة من الحكم و المصالح و ان لم تعلمها و عليك ان تحفظ سرّك حتى عن زمرك الا عن الشيخ ولو كتمت نفسا من انفسك عن الشيخ فقد خنت في حق صحبته و لو وقع مخالفة للمريد فيها امر به الشيخ فيجب عليه ان تجلس بين يديه في الوقت ثم يستسلم لما يحكم به عليك عقوبة لك على الخيانة و المخالفة و عليه ان يواظب على احضار صورته فانه لا معين ولا محد له في نفى الوسائوس و سرفرا هو اجس من مثل احضارها و عليك ان لا يضحك في مجلس الشيخ و لا يغمض العينين فيه و لا يدخل في ذلك المجلس بغير علم الشيخ و اذنه و اذا ساله الشيخ عن شيء اجابه قائما و لا يقول للشيخ لم فان المريد اذا قال لشيخه لم لا يفهم ابدا و عليه ان يجتهد و يسعى جهدا تاما و سعييا بليغا في رعاية الادب فان التصوف كله ادب و من ترك الادب ردا الى الباب و لا يبلغ الرجل مبلغ الرجال الا بالادب اللهم زين قلوبنا بنور الطلب و اعدنا من سوء الادب يا اخي ان اهم مكلايد للمريد فناء في الشيخ فان الفناء في الشيخ فناء في الله تعالى و في الفناء في الله تعالى بقاء بالله تعالى كذا في الرسالة الابدية خواجه صيد قدس سره مريد مبتدى را بايد كه در حضور شيخ مؤدب نشيند و در غيبت مراقب باشد اما مريد فتي را غيبت و حضور كليسا نست چنانچه مولانا شمس الدين يحيى خليفه خدمت خواجه چون از خانه بخدمت شيخ روان شدى تمام راه دست بسته رفتى و گفتى شيخ مى بيند از ان جهت با ادب مى روم پس كمال مريدان باشد كه بر قول و فعل شيخ اعتراض نكند و همچو كارى بغير از اجازت مرشد نكند حتى قيل كل

مرید لعلی کی ائیم فرما علیہ فلا یسعی ان یخرج حتی یا مرہ السیم فان الخیر بعد
 امر السیم تا طومار ہو فعل المعنی قد مومکد انی امر تا د المریدین سے
 اگر می پر کرسی میں کیرد و ملاکت رار مرغوش گیرد و قیل ریایرة اهل القلب
 حیدر من ریایرة الکعبة سبعین مره کد انی شمائل الانقاء بما یکد دریتین شیخ
 همیشه تہ باتہ کہ تاملت درونی و رونی دفع شود و لداتیل قنار تحلیل شمار
 العلیل سے امراض لواہر و لواطن سربرد از یک لمس خورشید جو عیسیٰ لمس اند
 والا حقیقہ فی کل عصر الی صاحب ولانہ فی الامرادہ ضروری والیہ الامارۃ نقل
 صلی اللہ علیہ وسلم من مات ولم یعرف امامہ من ماتہ فقد مات میتة حاکمہ
 فعلی المریدان یعلم انہ لیس احد من متاسخ و قتہ ان یوصلہ الی اللہ تعالیٰ عید
 نتیجہ وان کان کل واحد من المتاسخ من ہوا فہذہ الخاصۃ فابہ لوجہ حال
 المریدان الی العالم احد ان یوصل الی اللہ تعالیٰ حیدر نتیجہ تعرف فیہ الشیطان نعم
 من قال سے مارا کی کارماقی ہمہ کس مدعا کویرار محبوب می باشد و علیہ ان
 یعلم ان السیم حمد من صوح اللہ تعالیٰ ولا سم لہ التصرف فی المتاسخ بان یفصل
 بعضہ علی بعض فان العقراء کمن واحدۃ و اذا حطر ہما لہ تنی من ہذا یستعمل
 باللہ من الشیطان الرحیم کد انی سرحد الکمالی و فی عین المعانی حضرت شیخ محی الدین
 سرنی و حضرت محمد حایاں فرمودند کہ رشیخ واحد ست کہ مرید خود را رسمت شیخ دیگر
 واصحاب ایتان سہ کند و فی رسالہ خالہ الوقت مکورست کہ امی درویش گاہ می باشد
 کہ ہر چہ کہ عاری مصب ارتداد و شیخ متحقق شدہ باشد اما طالبی را از دستش نصیب نہاش
 ملکہ از دست می دیگر فتح او نصیب باشد و اگر طالبی دست ارادت بدست شیخ داد اما از
 ارتداد آن طالب نیامد و نصیب او نہ رسید اگر دست ارادت بدست شیخ دیگر بدہ کہ از
 او نصیب دیر زادہ رسد و ارشاد آید قصوت نذر او اما بد کہ مکر شیخ اول شود و بکے
 دولت صحت شیخ دوم یر ما و بیج ما و خواہد رسید و بعد و حد لان اعاد نا اللہ تعالیٰ
 من دلت و لیدا فال علیہ السلام من استخف فاسادہ املاہ اللہ تعالیٰ تلت اسما

نمی ما حفظ و قهر عمره و کل لسانه عند الذبح کذا فی خزانه الروایات اسی طالب صادق
 استخوان مشایخ بسیار شومست پس شهر شخصی که میروید باید که با خلاص تمام رومی و باستان و
 رومی شیخی باستان در مجلس محقق صداتی خواجه عبدالقادر جیلانی غجدوانی رحمه الله در آمد و
 بخاطر خود گفته که اگر خواجه ولی است برای من نان و حلوا بسیار و خواجه برای او نان و حلوا
 آوردند و فرمودند که بشامت امتحان همین نان و حلوا ترا خواهر گشت و سلب ایمان تو خواهد
 کرد و بعد از آن چون نجانه خود باز آید همان نان و حلوا او را در دستم گرفت و صنم صنم گویان
 مرد و فی القشیری و قال احمد بن عاصم التکاکی اذا جاء لستراهل الصدق فجاالسهم
 بالصدق فانهم جواسیس القلوب یدخلون فی قلوبکم و یخرجون منها من حیث لا تحسبون
 و فی العوارف یدبغی ان یکون المرید مع الشیخ لا یبسط یوفهم الصوت و کثرة الضحاک و الکلام
 الا اذا بسطه الشیخ و ان المرید لا یبسط بجأ و ته مع وجود الشیخ الا وقت الصلوة فان المرید
 من شأنه التبتل للخدمت و فی الجهاد قایما الی الاستراحة و لا یتحرك فی الساعاء مع وجود
 الشیخ الا ان یخبر عن حد التمدید کمال مرید آن بود که بر قول و فعل شیخ اعتراض نکند تا مفارقت
 حقیقی باشد رومی نه نماید چنانچه خواجه احمد نازندی را حادثه چنانیدن خوگان پیش آمد صد هزار مرتبه
 صاحب بجاده بد عقیده شدند مگر خواجه فریدالدین عطار بلکه ایشانرا گفت که چرا موافقت نمیکنید علما
 آن عهد خواجه فریدالدین را تکفیر کردند که در کفر موافقت می نماید و چنانچه شیخ علاء الدوله سمنانی
 رحمه الله می فرماید که ای عزیز بر شیخ خود اعتراض نکنی و اعتراض بر شیخ آن است که اگر از شیخ خود
 مخالفتی بظاہر شرع ببینی و بگوئی که شیخ بر امر نامشروع مرتکب گشت جماعتی گویند که مرید را بر پیر
 اعتراض نباید کرد و هر چه پیر کند تسلیم باید نمود این نشانید گفت که هر چه خلاف شرع ببینی شاید
 تا از پیر سوال کنی تا اگر جواب موافق کتاب و سنت گوید از آن اندیشه بد که بر دل تو گذر کرده
 تو به کنی و اگر جواب موافق کتاب نگوید روا بود که بروی خلاف کنی زنها را این نگویی که پیر
 سری دارد که مادران محرم نیستیم که این حرکت دیوست و وسوسه فاسد تا حدیکه خواجه جنید گوید
 رحمه الله که علم ما سند بکتاب خدای است عز وجل هر که بجز این داند متابعتش مکن که سفلت است
 و هر که متابعت کتاب خدای و سنت رسول حق نداند او کافر باشد کذا فی مجموع ملکی و در رساله

سید علی همدانی در اطوار معصومیت که متاع طریقت قدس سرهم فرموده اند که اگر صادقان و اولی
مسیحیت کرده باشند که در آن کس یک بدعت کرده باشد بروی و بدست که از سعیت آن متاع
برگرد که بروائی که رسن مصطفوی صلی الله علیه و سلم قدم داشته باشد سعیت کند تا سایه کعبه
آن بدعت که وی قول کرده است در عیالات افتد و قال صلح العوام یبغی للصدیقه
کلمه اشکال علیه من حال التیمید که قصه موسی مع الحصر علیه السلام که کان الحصر
یفعل انشیاء یکرها موسی و اذ الحصر الحصر سر حار حرم موسی عن الکاه و اما شری
ست که اگر سر جو را فعل باشد و معنی مید باید که سوال کند اگر جواب موافق کتاب گوید تیار
که او استخوان گردد و اگر موافق کتاب جواب نیگوید باید که او بر گردد و لان بحکم الطاهر و لان
الطاهر عوان الماطل و لقوله صلی الله علیه و سلم کل باطن یحالیه ظاهریه و باطنی لان
رما سایه فعله العلم و اندر اسه ان ابایر بد رحمة الله قصد رجلا مستهویا بالزهد الصالح
فلما دخل مسجده راه نرق بحاقه القلعة و حزن انویر بد و لم یسلم علیه و قال هذا حیدر کامون
علی ادب من اذاب رسول الله صلی الله علیه و سلم و کیف یكون ما هو باطنی ما بدیعه و لو ایت
احدا یعتی علی الصرا و بطریق الهواء و یأکل المأمر و یدرک معایتیه الکرامیات و هو
یترک سرها من فرائض الله تعالی و اوسه من السن عامدا بلا حذر و علم انه کذاب فی دعواه و
لیس فعله کرامه بل هو محسوس کدانی ارساد المریدین و لهذا قال الحیدر
الله الطرف کلها مسدوده علی الخلق الا من افتعی اترحم علیه السلام کدانی القسیری
و فی رساله المکی و من شروط التیجوان یکون کریم کریم صوب احلیما غیر قط و لا قسط
ولا فاس و لا طواف فی الاسوان و لا حامد لاسا و لا عیان زینتها و لا طلب حاه و صیب
و اتاع و لا معلی الحال و یكون المریدین فی السعیه کما کان النبی صلی الله علیه و سلم
لا صحابه و یكون مرصها و ما د و باعش للتأخر قدس سرهم و رساله عیالیه الوقت که
ست که مرثه متیحت و مصداق رتادراتر اظست و عظیم ترین و واحد ترین آنها آنست
مخار باشد از تنجی که مستحق باشد رتادراتر اظست و یا عمارا و من عبادان باشد کما یقول
العلوب لا تقعد علی سجاده المستحبه الا ان یقعدک شیخک او تدعک الله تعالی ادا

بسالک لومات مرشده قبل ان یصل جوال مقام التکمیل ثم یحقق بش انظار شاد فامره
 الله تعالی بارشاد العالیین ولوامره الشیخ المتوفی بعد الوفاة من حیث الباطن فهو ایضاً داخل
 فیمن له امر الله تعالی لکن لا بد له من ان یکون له شیخ فی الظاهر غایه ما فی الباب ان نسبحه قد توفی
 قبل وصوله الی مقام الامر شاد فبعدم وفاته وصل الی ذلك المقام و امر بالامر شاد انتهى بکلامه محقق است
 که در مرتبه قابلیت اصلی می باید یعنی محروم ازل نباشد تا شیخ در و موثر آید و گر نه کوشش بیج ولی و
 نبی در هدایت او نمید نیاید چنانچه قصه ابوطالب و سعی حضرت رسالت پنا مشهور است **هـ** اگر
 خدای نباشد ز بند و خشنود **و** شفاعت همه پنیه **ز** ان ندارد سوو **ح** در فواید السالکین مذکور است
 که حضرت شیخ ابن صیفی فرمود هر که بر من برای بیت می آید آنچه در لوح محفوظ است نظر
 می کنم اگر او از سعد است فی الحال دست می دهم و اگر بر عکس است چندانگاه توقف کنم تا از خدا
 تعالی بخواهم که سعد شود بعد دست می دهم پس سیر باید که از ظاهر و باطن خبر داشته باشد **هـ**
 تا پرورش و عاطفت شیخ نباشد **و** از کوشش خود علم لدنی نتوان یافت **و** بزرگان گفته اند
 اگر کسی خواهد که مرید شود اگر مال دارد سه قسم کند یک قسم بزن و فرزند ان بدهد و نیم قسم
 بنویشان خود بدهد و سیوم قسم پیش شیخ برود و تحریر شود از مال از جمله آداب مریدان است
 که در پیش نظر شیخ خود وضو نکند و اگر در اشار و ضو کیف ما اتفق شیخ عبور کند باید که زود خبر دهد
 و تطهیرش بجا آورد و لا در عیش بی برکتی پیدا خواهد شد چنانچه مشهور است از امام زفر روزی وضو
 می ساخت و حضرت امام ابو حنیفه کوفی بر سرش رسید و بقیه وضو مانده بود و در خاطر امام زفر
 گذشت که وضو را با تمام کرده تعظیم ایشان بجا آورم از صدور این فعل در علم ایشان هیچ برکت نماند
 و گر نه در علم و در اجتهاد از امام محمد و امام ابو یوسف کم نبوده اند بسبب این بی ادبی روایت امام
 زفر مفتی نباشد کذانی رساله شیخ تاج الدین و از جمله ادب این است که در موضعی که شیخ بر آن
 جانشته بود پای بران جان نهد و بی وضو دست بر جامه و صلا می شیخ نه نند کذانی ارشاد
 المریدین که روزی خواجه عبدالصمد انصاری بطریق سهو پانی بر مصلا می شیخ خود ابو الحسن خرقانی
 مانده بود و از ان استغفار نکرده در ایامی که دهری بود پیش باو شاه عصر که در پنج می بود می نموده اند که او بدست
 و محرم است و مستحق عذاب عقوبت حکم شد که ایشان را بیاورد و سنگسار کنند بموجب آن ایشان را بند کرد

و محاب بلخ می آوردند مردمی که از محاب بلخ محاب پهری می رفتند در راه پیش آمدند
 گفتند که همه اهل بلخ سگها میاگرد و منتظر آدمی گویند که رسیدنقی را می آرید و آدمی جواب
 تا سگها را کنیم حضرت حواجه عبادت ساری اران واقعه متخیر شد و فکر و تفکر نمود
 که کدام جریمه سبب این واقعه و موجب این مواخذه است و بعد از فکر و تأمل بسیار محاطر ایستاد
 رسید که روزی سهویای بر مصلاهی حضرت شیخ خود شیخ ابوالحسن آمده بودند و در آن
 صورت اعتماد و استعفاء واقع شده می الحال در مقام امانت و رجوع شدند و استعفاء
 نمودند و سپس شب پادشاه شیخ ابوالحسن در جواب دید که ایستاد و فرموده اند عبدالله از
 جریمه خود استعفاء کرده و سوار و عفو کردم و او را هیچ توفیق و رحمت نرسانید و او را غرور
 و محترم دارید چون از جواب سیدارتدازین واقعه متاثر شده اتارت و در آن حضرت شیخ
 را امثال نموده با همه اعیان و اشراف حضرت حواجه عبادت استقبال نمودند و در حدت
 و طارمت ایستاد و قواعده عظیم و تحیل مرغی داشتند و بعد از دیدن و رایتان را با ما و او را
 بسیار احازت و مراجعت فرمودند و نقل من موقوفات حواجر احرار در آداب المریدین آورد
 مرید را باید که در وقت نشستن چنان بنشیند که سرهای انگشتان یای بیلبومی او
 به محاب شیخ نشود و در مجلس سخن آهسته در گوشت کس نگذیرد تا اهل مجلس در گمان نیفتند
 پیش حیران و آفتاب و مهتاب روستاینها چنان گذرد که سایه او بر شیخ افتد و یا شیخ
 ظاهر بر دیک بایستد تا در مملکت میفتد و از عطمت شیخ چنان مہرم و مخدول نباشد
 که اگر سایه او بر سر آمد می سوزم چون آداب مرید بر مرشد و رامت مرشد کامل سر مرید
 تنیدی و در بایستی اکنون طریق سیت نشود و در باب بدانکه سیت رمان رو است قال
 الله تعالی یا ایها الدین ادا حاءك المقصوب یا یحك علی ان لا تترك الله سیتا و
 لا بسرق و لا یردین لانه اختلاف کرده که متنازع کدام طریق سیت نمی دادند و روی
 عمر رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله علیه و سلم انه اذا كان باعر النساء
 دعا بقله من ماء فممس یدین منه و عمس رسول الله صلی الله علیه و
 سلم بدایه و معنی متنازع نیز ثابت آن حضرت علیه السلام عوارت را سیت باین طریق

میکنانیدند و بعضی شایخ یک گوشه ردایا پارچه کرباس در دست خود گرفته و گوشه دیگر آن
 زنان تائبه داده تا دست بدان کرباس نهاده بیعت می کنند و آن نیز مروی است زیرا که
 در روضه الاحباب آورده که صاحب تحفین المغازی می گوید که حضرت رسالت پناه صلی الله
 علیه و سلم ثوب بر دست خود نهاده از بالای آن ثوب دست با بیع راسخ می فروزند پس معلوم
 شد که بیعت کردن مروان و زنان لازم است بر مرشد کامل خصوصاً ساکب را فاکمرد
 اذ اجلس الخلوقة بنية الاربعین باذن الشیخ الكامل المکمل عسی ان یفرق بین
 الحق و الباطل در سراج الهدایة آورده است شیخ علاء الدین و اولیاء دیگر هیچ کس را دست
 نمی داده اند که از آن جهت که ما غرق شدگانیم در بحر ذنوب و دست غیر و انتوانیم گرفت اما
 اکثر شایخ دست یکدیگر و او نیز بیعت آنکه شاید که دست آمرزیده گرفته شود و آمرزیده
 فی زمانه اتان للعرشد یعنی ان یاخذ ید اخیه المؤمن لان الله تعالی هو الغفار یعفو
 ذنوبه بسببه و لا یمهل فی اخذ الید لانه قال الله تعالی و امر بالمعروف و انہض المنکر
 طریق بیعت گفتن شنیدی و دریافتی اکنون بگوش بوش بشنو و دریاب که در وقت بیعت گفتن چه
 چیز باید خواند اول باید که این آیت بخواند یا ایها الذین امنوا توبوا الی الله توبة نصوحا
 و توبوا الی الله جمیعاً یا ایها المؤمنون لعلکم تفلحون سر بنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفر لنا
 و ترحمنا لتکونن من الخاسرین استغفر الله العظیم لا اله الا هو الحق القیوم و اتوب
 الیه توبة عبد مذنب ظالم لنفسه و لا یملک لنفسه ضراً و لا نفعاً و لا موتاً و لا حیوة
 و لا یتوب استغفر الله من کل ذنوب کلها صغیرها و کبیرها و سرها و علانیتها و تبیت
 الیه المعاصی من الذنوب الذی لا یعلم و الذی لا اعلم بعد این آیه بخوان ان الذین یبايعونک
 انما یبايعون الله تا ابر اعظیما بعد از آن بگوید این دست خداست و پیغمبر آن گواه
 گرفته ایم و شیخ زمان من است بر جمیع ترتیبهای شایخ آن بعد از این عا بگوید اللهم طهر
 قلوبنا من التفاق و اعما لنا من الریاء و السفنات من الکذب و الغیبة و البهتان و بطوننا
 من الحرام و فروجنا من الزناء و ایدینا من السرقة و اعیننا من الخیانة و سها عننا من
 سماع اللغو و الغیبة و ارجلنا من غیر الطاعة برحمتک یا ارحم الراحمین مریدان

نور و یاقین جامع شود بر سیر و احسان است که بر سر او مقرر است را بد و گوید بسم الله الرحمن الرحیم جل جلاله
 بر عود و سبک و متصرفی و لا تقاوی آن که مقرر است را بد و یابد که بر موی بیتانی را بد و سه موی را بد
 و بجای آن سه موی سه تخم سعادت است متساوی و گفته اند که چرا از سه موی را بد و سه موی را بد و در زیر
 سه موی حاصلی دارد که آراستهای حاصل گوید سر آن را بد و در بجای آن شش سعادت دارد
 آن معرفت بر ورده و در برین مودیت سطر رحمت می بر ورده و آن سه موی که از بیتانی
 مزید برادر یکی از آن حاصل است و دوم از آن کسرت و سوم از آن کل است و آن ششهای
 تخم معرفت است یکی از آن شریعت و دوم از آن طریقت و سوم از آن حقیقت است و چون
 شش حاصل برادر و تخم شریعت ششهای او به ششها چنان که علم و ادب و مهارت و ورده و زکوة
 و روح ششهای آن دارد و شش دوم کسرت ششهای آن تخم طریقت متساویان که احوال باطن
 است مثل شش سیداری و کم خوری و ذکر لا اله الا الله و تلاوة قرآن و صلوات الله بر پیشانی
 و سیوم شش کل است ششهای آن تخم حقیقت متساوی که هر چه میدقت میدوشل سعادت و سعادت
 حصد و مع حافی بر ششهای حاصل علم متساوی ششهای کل سعادت متساوی ششهای کسرت و اصع متساوی
 و چون این تخم های شریعت و طریقت و حقیقت بر می آید کمال رسد از علم شریعت معرفت میداند
 از علم طریقت کشف و کرامات حاصل کند و علم لدنی سیر حاصل کند و از علم حقیقت میانی و تسوایی
 و گویائی و یو یائی و دوائی ظاهر و باطن حاصل کند این است طریق سلسله مایه سهروردیه و قار
 و اکثر شش قدس سرچشم و سیر اولاد و محمد و سائر اولادین ذکر یا مین طریق مقرر است را بد و بعد از رعیت
 و گفته اند که اصل این مقرر است را بد از شش پیمبر و از اسماعیل پیمبر علیها السلام آمده است
 و اندر علم الصواب آنکه پیوسته با طهارت بود و قال الله تعالی رحال یجوز ان تطهر
 والله محب المطهرین و لان الله طیب لا یقبل الا طیباً و عن عثمان رضی الله عنه عن النبی
 صلی الله علیه و سلم انه قال احذرنی حدیثی حدیثی علیه السلام من یوحى فاسمع الوصی
 عمر له کل دس ما بین الوصی الی الوصی و فی خلاصه الحقائق جیل الطیاره بالقاء
 عند وجوده و بالذات عند عدمه و هما اصل حلقة البشر و بهما اطعماء یدران
 الاخرة و الطهارة المأطاة حصوع الدن و حصوع القلب و حضور الرث فی خلاصه

الحقائق قال النبي صلى الله عليه وسلم يؤتى برجل يوم القيامة فيؤثر ناعماله فيترجم سيئاته
 على حسناته فيؤتى بالخزقة التي كان يمسح بها وجهه واعضاءه فيؤثرهم في كذا حسناته
 ولهذا لم يكره ابو حنيفة رحمه الله مسح ماء الوضوء والتمسك بالخزقة وقال بعض اهل
 المعرفة من دوام على الوضوء اكرمه الله تعالى بسبع خصال اولها ترغيب ملائكة في
 صحبتته والثاني لا يزال القلم رطبا من كتابة ثوابه والثالث يسبح اعضاءه وجوارحه
 والرابع لا يفتره التكبير الا في الاولى والخامس اذا نام نعت الله تعالى ملائكة يحفظونه
 من شر الثقلين والسادس يسهل الله تعالى عليه على سكرات الموت والسايع يكون في
 ذمة الله تعالى وامانه ما دام على الوضوء به با وضوء باش درهمه اوقات تاتر انوار
 دل قرين باشد به بروضه كس برانگشت نكند به غير مؤمن كه باك دين باشد به و در رساله
 عجمه الوقت آورده كه وضوء بر دو نوعست صوري ومعنوي وضوء صوري غسل اعضاء مخصوصست
 وضوء معنوي پاك كردن صفحه دل است از نقوش خيال ماسوي الله به وضوء بر آب
 چكني به دست از خود بشو وضوء چكني به و هر يك را بايد كه يك دم بي وضوء نباشد و يك قدم
 بي وضوء ندارد كه دشمن شيطان در كمين است و وضوء سلاح اوست چنانچه مصطفى صلى الله
 عليه وسلم مي فرمايد كه الوضوء سلاح المؤمن پس وضوء سلاح مؤمن است و هر كس كه با سلاح
 باشد لشكر شياطين و جن بر وفق مراد و از ايشان محفوظ باشد صادق بايد كه وضوء از حنود
 دل سازي و دو ركعت نماز با خلاص تمام گذاري و دعا و آمرزش گناه از درگاه حق سبحانه
 و تعالي طلبي و حق سبحانه و تعالي مي فرمايد كه هر كس كه بجاي رود وضوء سازد بر من ظلم كرده
 باشد و چون وضوء كند و دو ركعت نماز نكند از دين بر من جفا كرده باشد و چون نماز گذارد
 و آمرزش نخواهد تير بر من جفا كرده باشد و چون آمرزش خواهد اگر بدو رحمت كنم من بر تو ظلم
 كرده باشم يعني من بر تو رحمت كنم كذا في احاديث مرديدن وفي مشكوة المصابيح عن ابى هريرة
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لبلال عند صلوة الفجر يا بلال حدثني
 بأرجح عمل عملته في الاسلام فاني سمعت دقي نعليك بين يدي في الجنة قال ما علمت
 عملا ارجح عندي اني لم اقطعه طهورا في ساعة من ليل ولا نهار الا لصليت بذلك الطهور

ما كتب لي ان اصيل متفق عليه وفي العوارف والاولى ان يتوجهاء مستقل العله
 بتدني به اسم الله الرحمن الرحيم ويقول رب اعوذ بك من همر اب الشيطان واعوذ
 بك رب ان يحصرني ويقول عبد الله اللهم اني اسالك اليمن والبركة واعوذ
 بك من السوم والهلكة ويقول عبد المصمبه اللهم صل على محمد واعني على بلوت
 كما بك وكثرة الذكر لك ويقول عبد السواك اللهم احمل ثوبك هذا في حصا الدنيا
 وميراثك يا سيدي سيص به وحي كما تنص به اساني ويقول عبد الاستساق
 اللهم صل على محمد واوحدني راحة الحمة وامتنعني راض ويقول عبد الاستساق
 اللهم صل على محمد واعوذ بك من الروائح الماروسوء الدار ويقول عبد العسل الوجه
 اللهم صل على محمد ويص وحي يوم تنص وحي اولم انك ولا تسود وحي يوم تسود وحي
 اعدائك وعبد عسل اليمن اللهم صل على محمد واسي كما في يميني وحاسني حيا يا سيدي
 وعبد عسل التمال اللهم اني اعوذ بك ان تؤتيني كتابي فتعالى او من وراء طهرى و
 عبد صم الراس اللهم صل على محمد وعنتى رحمتك وارل على من بركا بك واظلمى
 تحت ظل عرشك يوم لا ظل الا ظلك عرفتك ويقول عبد صم لادين اللهم صل على محمد
 وعلى آل محمد واحملني عن سمع القول فلتسمع احسنه اللهم اسمع مبادى الحمة
 صم الارار ويقول في صم العنص اللهم فك رقتي من المار واعوذ بك من الداسل
 واعلال ويقول عبد عسل قدمه اليمى اللهم صل على محمد وملت قدحى على الصراط
 صم فدا الموق منس ويقول عبد السرى اللهم صل على محمد واعوذ بك ان مل
 قدحى على الصراط يوم مرل فيه اقدام المافقن واذا فرغ من الرصوء سرهم
 راسه الى السماء ويقول اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا
 عبده ورسوله سبحانك اللهم وبحمدك لا اله الا انت علب سوء وطلب نصي
 اسعمرك واتوب اليك واعمرلى وسب على بابك اسم التواب الرحيم اللهم صل على محمد
 واحملني من النوائب واحملني من التطهرين واحملني صم راكوى واحملني
 اذكرك ذكرا كندرا وسبحه بكثرة واصبلا ولاولى للموصى ان تسبل حاله النوى

بكلمة الشهادة لا بالدعوات لان لقبول الدعاء شرائط كثيرة اما كلمة التوحيد
 فيقبل من كافر اللعين فمن المسلم الموحداولي ان يقبل الله تعالى كذا في فتاوى المصنفية
 وفي كذا الجباد آورده بايد كه پاره آب از فضله آب وضو بپاشد و بخورد كه در آن شفاعت است
 امير المؤمنين علي كرم الله تعالى وجهه فضله آب وضو بپاشد و بخورد و گفت هر كه فضله آب
 وضو بخورد خداي تعالي آن را علاج بيماري ها گرداند كه جمله طببيان از معاشرت آن عاجز
 آيند و او را شيخ با و الدين ذكر ياقوس سره آورده است بايد كه بعد از طهارت شانه كند
 چون خواهد محاسن را شانه كند اول ابرو را شانه كند و بگويد اللهم زيني بزيته اهل التقوى
 اللهم اني اسالك تعجيل عافيتك و صبرا على بليتك و خروجا من الدنيا الى رحمتك بعد
 ازان سوى لب را شانه كند و بگويد اللهم عافنا من كل بلاء الدنيا و عذاب الآخرة پس
 ازان محاسن را شانه كند و ابتدا از بالاى محاسن كند جانب رست تا جانب چپ پس ازان
 فرو و جانب چپ تا جانب رست و بگويد اللهم سر عنا الهومر و الهومر و وسوسة
 الشيطان سبحانه من زين الرجال باللحي و النساء بالزوايب و سورة العنكبوت
 بخواند و شانه از محاسن پيش سينه فرو مى آرد و بعد ازان تحت وضو بخواند انتمنى
 كلامه و فى تحفة السالكين و قال ابن مالك رضى الله عنه قدم النبى صلى الله
 عليه وسلم المدينة و اناب يومئذ ابن ثمان سنين فقال لى يا بنى ان استطعت ان
 لا ترال على الطهارة فافعل فانه من اتاة الموت وهو على الوضوء اعطى الشهادة فمضى
 احدثت فعليك بالتوضي في الحال فان لم يكن الماء حاضر فبضم و اطلب الماء فاذا وجد
 الماء فوضأ و وصل ركعتين الا ان يكون الوقت من الاوقات المكرهة گفته اند كه حكمت چيست
 كه الله تعالى فرمود كه خلقكم من تراب ثم من نطفة حكمت اينست تا باب طهارت و بجاك سيم
 كند تا چون فردا قيامت شود از تو هم دوى بوى آيد و ديگر گفته اند كه در بار آتش
 و آبد و چيز توان كشت باب و بجاك و چون طهارت را بر دو چيز كرده شود آتش و زخ
 كشته شود و الاولي ان يجدد الوضوء لكل صلوة ولكن للمبدي عدم الخروج من
 الخلو انفع من تجديد الوضوء و قال صاحب العوارف سمعت بعض الصالحين يقول

ادا حصر الملك في الوضوء يحصر في الصلوة ليس ساكن انما يدرك سبع عادات في تسبیح کاری کند
 مگر محصور قلب کجا والی علی کرم الله وجهه لاحدی فی عبادۃ لا تنفع بها ولا فی قرآنه لا بد منها
 ان اما حامد العزالی رحمه الله لما وصف له فی بعض القری لرحل حاکم قصیده را از اوصاف او
 وهو فی صحراء له یسدر الحظوة فی الارض فلما ارأى اما حامد جاءه واقبل علیه فحاجل
 من اصحابه وطلب منه الدبر لیسوب التیمم فی ذلك وقت استعالمه بالعزالی فامتعروا ولم
 یعطه الدبر فساله العزالی عن سب امتناعه فقال لا یندر هذا الدبر نقل حاکم واکرم
 ارجوا البرکة بیه ولکل من یتأول منه سینا فلاح ان اسلمه الی هذا یدبره بلسان
 عذر اکرم وقلب عذر حاکم حتموا ما یدکر وطرارت علت کمد وسم گویان الطهارة شرط
 للصلوة ولما لم یوجد الترتیل الا وحده المتروط وعن الحسن بن علی رضی الله عنه انه اذا
 کان یوجاء صبر وحبیه وانه تعدت اعشاءه واسما به حتی یمجم صیغها فی سبیل له فی ذلك
 فقال وکف لا یرتعد واما اقتدم الی العالم الکبیر البصیر کذا فی کفایت السخی ورواه
 شیخ التیو ح مد کورست که راسی دفع کاظمی بار وعلیه حواس سيار راحت وصور است وقلی
 عدی من حاتم ما اقیب الصلوة مد اسلمت الا واما علی الوضوء وقیل کان اراهم من
 ادهمه ما مقام فی لیله واحدة سعا وسبعین مرة وكل مرة یحذف الوضوء
 ویصلی رکعتین وقیل ان بعضهم ادب لهه حتی لا یحس منه الریح الا فی الدار یراعی
 الادب فی المحلات ومن افعال الصوفاة الاحتیاط فی استعناء الماء للوضوء قل کان
 اراهم الحواص اذا دخل المادیة لا یحمل معه الا مکهة من الماء ویربها کان لا یترب
 منها الا القلیل یحفظه للوضوء وقیل انه کان یحس من مکهة الی الکوفة ولا یحتاج
 الی الیقظ من حفظ الماء للوضوء ویقیم باللیل للتریب ودرصحات آورده که انوال الاسود
 وقتی درادیة تبادل حور اگست یدر و دماش که من رفتم حور او منظره را تیریر کرد و دو
 داد و رفت وی را چون طهارت احتیاج شد حور است که طهارت کد ار منظره تیریر وی
 آمد از راه برگشت وگفت آب دارم که طهارت کم مرا آب واجب تر از تیریر منظره را تیریر
 کرد و آب پر کرد و رفت هرگاه که طهارت کردی آب درو آمدی و چون آتش دگر سه شد

شير وقبل اذ امرت الصلوة وليس معه زكوة او كثر فاعلم انه قد عمر على ترك الصلوة
 شاء امر ابى وحكى عن ابن الكرمي انه اصابه جنابة ليلة من الليالي وكانت عليه مرقعة
 تخيشنيه غليظة فجاء الى دجلة وكان برد شديدا فخرنت نفسه عن الدخول في الماء
 لشدة البرد فطرح نفسه في الماء مع المرقعة ثم خرج من الماء وقال عاهدت الله ان لا
 انزعها من بدني حتى تجف على قيل فلم تجف عليه شهرا كاملا لثخانتها وظلها اذ ب
 بذلك نفسه لما خربت عند الاتيها لمر الله تعالى وحكى عن الحصري انه قال مما انبثت
 من الليل لا يجملني النور الا بعد ما اقوم واجدد دليلا بعودي الى النوم وانا على غير طهارة كذا
 في العوارف في رسالة الابدية ولا بد للعديد الجالس على الطهارة فمضى احدثت توصيات
 وصل ركعتين الا ان يكون وقت قد نهيت عن ايقاع الصلوة فيه وهي ثلثة اوقات عند طلوع
 الشمس وعند غروبها وعند الاستواء الا يوم الجمعة فان الصلوة فيه يحجر من وقت الاستواء
 وفي مشكوة المصباح عن ابي الخليل عن ابي قتادة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يكره
 الصلوة نصف النهار حتى نزول الشمس الا يوم الجمعة وقال ان جهنم تسبح الا يوم الجمعة
 ابو داود وفي رسالة المكية وقال صاحب العوارف وكره جماعة من العلماء تحية الطهارة بعد
 الصلوة العصر واجازة المشائخ والصلوات في خلاصة الحقائق وعن علي ابن ابي طالب
 رضي الله عنه انه قال ينبغي للعبد ان يتوضأ خمسة من الوضوء الاول وضوء القلب
 من المكروا والمخدوية والكبر والحسد والبغض والعداوة لقوله تعالى وثيابك فطهر
 اي قلبك والثاني وضوء اللسان من اللغوية والكذب والزور والبهتان لقوله ولا
 يغتب بعضكم بعضا والثالث وضوء البطن من الشبهة والحرام لقوله تعالى كلوا من طيبات
 ما رزقناكم والرابع وضوء الظهر من لبس الحرام لقوله تعالى ولباس التقوى ذللك
 خير والخامس وضوء الطاهر لقوله تعالى اذا قمتم الى الصلوة فاغسلوا الايتروا
 اخلاص الخلاصة عن بعض اهل المعرفة انه قال اغسلوا اربعة اربعة وجوهكم بجماء
 اعينكم والسنتكم بذكر خالفكم وقلوبكم بخشعة ربكم وذنوبكم بالتوبة الى مولاكم
 وفي الخلاصة الوضوء ثلاثة انواع فرض وهو الوضوء للصلوة الفريضة والصلوة

الحجارة ومجدة التلاوة وواحد وهو الوضوء للطواف ومردود وهو الوضوء
للمسح وعن اليمامة والكذب وانتاد الشعر المذموم من الفقهية والوضوء على
الوضوء والوضوء لعمل الميت وفي شرح الست والمسح من موصاء لكل صفة وان
كان على الطهارة لا نمار بما يحرق على لسانه كذب او عينة او شئ مما يأتى ويسعى ان
يحدث الوضوء لرفع الحدث الطاهر فان كان الوضوء يتولى برصه لا تقدر انى الكافى
وفي المتكوبة المصاير عن ابن عمر رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من قهر صاء على طهر كسب له عشرين حسنة ورواه الترمذى وفي شرحه لا يبر
ومن مات على الوضوء مات شهيدا ومن مات طاهرا مات في سعادة ملك يستعظم له
ومن مات طاهرا مات مائدا وعمره يروح الى السماء قال السبي صلى الله عليه وسلم من
مال ترميما كان كس مات مع الكلاب والحمار يربى في المزابيل ومن استصاء ترميما كان
كس صلى مع انبياء بن اسرائيل في المسجد لا تقضى ومن قهر صاء وتريما كان كس صلى مع
حديثين وميكائيل تحت العرش ومن قهر صاء وصلى ركعتين ترميما كان كس صلى مع
اصحابى في المسجد الحرام وعن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ر
مسلم قهر صاء فيحس الوضوء ترميما يقوم فيصلى ركعتين معلا عليهما نقله ووجهه
الا وحدث له الحجة ورواه مسلم فلا يأكل ولا يشرب ولا يتكلم ولا ينام الا على طهارة
كاملة ليحصل بركه طهارة الطاهرة طهارة الناطل وسلامه الصبر اذا لا يوجد
بالدحول في الحصة الصمدية الامن ان الله نقلت طهر ومن لم يطهر طاهرة على قانون
السرية لا يمكنه ان يتطهر باطيه فاداب الطريقة لان الطاهر عوان الناطل واداب
دام على الطهارة او ساك ان لا يتلاذذ به او الرأية من طريق العكس ترميما
منه الى مراة الحال فساد ذلك عين قلعه فيرى في الظلمات ما لم يكن
يرى قل ذلك عين قلعه فيرى في الظلمات ما لم يكن يرى قل ذلك آداب
تسريعت وضوء وصيقت ان دريا فتى او عيمه كه عدد وضوء واعدار تحيت وضوء ما يدحوا
تسوء ودر باب اعداد وضوء حامى مكر وحواد وارس رماعى يبر حواد كه تواب واسر

بسیارست چنانچه بزرگان فرموده اند سه سر در خم چو کمان تو یاریم چو گوی + بیرون نه
 ز فرمان تو دل یک سر سومی + ظاهر که بدست است شستیم تمام + باطن که بدست تست
 آرا تو بشوی + بعد از آن تخته الوضو بخواند بعد از تخته الوضو این دعا بخواند اللهم
 نرین ظاهری بنور عبادتک و باطنی بنور معرفتک و قلبی بنور محبتک و سر و
 بنور مشاهدتک و سری بنور هکاشفتک بر جنتک یا ارحم الراحمین و بعد از آن
 برای جمیع مهمات این آیه هفت بار بخواند و اذا سالک عبادی فانی قریب الایة و سه
 بار بخواند بار خدایا محفوظ کن بار خدایا بذل عطا کن بار خدایا دفع و باکن اغثنی و
 یا غیاث المستغیثین و نیز این رباعی هم خواند رباعی یا رب من اگر گناه بچید کردم +
 و انم بیقین که بر تن خود کردم + چیزیکه رضای تو نبودست در آن + برگشتم و تو بگردم و برگردم +
 و لا یخفی ان للتوضی فوائد کثیرة لا یحتمل هذا المختصر ضبطه و الله اعلم بالصواب آنکه خوا
 نکردن و پهلوی بر زمین نه زدن و قال الله تعالی تتجافی جنی بهم عن المضاجع یدعون
 ربهم خوفا و طمعا و قال الله تعالی و الذین یدعون لربهم سجدا و قیاما و قیل فی
 قوله فلا تعلم نفس ما اخفی لهم قرآ عین جزاء بما کانوا یعملون کان عنهم قیام اللیل
 و قیل فی قوله تعالی و استعینوا بالصبر و الصلوة فاستعینوا بصلوة اللیل علی جماعت
 النفس و مصابرة العدو و فی الخبر علیکم بقیام اللیل فانه مرضاة ربکم و هو ذی الصالحات
 یتلکم و منه اشارة عن الاثر و صلاحات للوزیر و من برة کید الشیطان و مطردة للداء عن
 الجسد و قد کان جمع من الصالحین یقومون اللیل کله حتی نقل ذلك عن اربعین
 من التابعین کانوا یصلون الغداة بوضوء العشاء منهم السعید بن مسیب و فضیل
 عیاض و ابو حنیفة و غیرهم کذا فی العوارف و فی التیاتی لو تکلم فی الصلوة او نام یطلب
 خلقه بخلاف المذلة هذا مذهب اهل الله تعالی کذا نقل من تحفة الفقهاء و رساله
 عجاة الوقت آورد و هست که در ویش را باید که یک ماه یا باربعین خلوت نشیند و درین مدت
 اصلا خواب نکند و اگر عیاذا بایس که شیم زدن خواب برو غالب شود آن خلوت او بشکند
 و از سه نیت خلوت کند فهم من قال رباعی در خواب بشو که خواب با مرگ است حقیقت + از خواب

کسی را گل ستادی شکفت به رحیر و بیار کن درگاه خدا که در لحد تنگ سی خواجی هست
در جواب تدم من هر دمی گفتم به رحیر و تنی که سالها خواهی جفت به وقتی خواهی کسیر کی
را هرید چون تنه کسیر که را گفتم که حامی حق من راست کن تا بحکم کسیر که گفتم ای
خواه ترا هم خواهی هست گفتم هست کسیر که گفتم آن خواهی تو خواهی میکند گفتم گفتم ترا
ماری که خواهی تو خواهی کند و تو خواهی کنی انصاف لحد کف تمام الیایا و ان سیدک
حاضر الا یا ابدایت مدد انصاف کی روانه خواهی بیدار و مدد بیدار خواهی به حکایت
آورده اند که وقتی در ولایتی خوانی را دید که تمام تنه در کوچه استاده بود در ولایت ار و سی سوال
کرد که تمام تنه را چه استاده بودی خوانی گفتم ای صاحبی من مرا است و عدو وصل داده
ار ان منظر او بودم در ولایت را منیبه تنه که محب محاری برای و عدو منیبه خود محبت وای
که یک که دعوی محبت او کند و تمام تنه محسب است که تو هستی مرد عاشق ترم دار به خواهی
را با دیده عاشق چکار به و فی الحذر یا احمد محبت لحد دخل فی الصلوة و هو اعلم
الی من یرفع یدیه و من هو قائل له و الله در قائل له و الله من یحب کب
سأمر به و کل قوم علی المحب عزامه رباعی ختمی که در و حار بود چون حبیب به آرا که هم یار
بود چون حبیب به اسی دیده که میکی و میسی به آکس که گهگار بود چون حبیب به نقل است
که وقتی سلیمان دارا می رحمد اند حوری را در جواب دید گفتم اسی سلیمان تو خوش میسی
و مرا از برای تو مهیا کرده اند اگر مرد ویداری ترک جواب کن و همه عمر خود را صانع کنی
چون چنین کاریست اندر ره ترا به خواهی چون می آید ای اندر ترا به و بزرگان گفته
اند که اگر حفتگان میدهند که از ایتان چه فوت می شود هر که جواب میکرد و بولوله
و لو یعلم الناس ما مات منهم به فود الله ما مام فی العمارا به نقل است
که چون مهر اراهم علیه السلام را و ما تنه که سمیل را قرمان کن اراهم به سمیل گفتم
علیها السلام که در جواب دیدم که می گویند که سمیل را قرمان کن پس سمیل گفتم که سرا
کسی که جواب کند این در تر با تنه اگر تو جواب میکردی من می میدم و نه تو می میری حکایت
بهری صیف را پرسیدند که ترا هیچ آرزوی مانده هست گفتم علی یک آرزوی و آن است

نه بخوابم که نمیشب بر خیزم و طارت کنم و سر سبز و نعم قوت یاری نمیدهد حکایت بزرگی بود
 که هر که که شب در آمدی می گفتی الحمد لله الذی نجانی من اولاد آدم آری شب خانه آنست
 و هر که در خانه آنست خواب کند او را مردود باید گفت نه خفته لان النور اخ المون و اگر مردود
 بهوشیاری بقدر امکان خود بیدار باش خواب را اگر چشم خوشتن مگذار مولا فیه استیقف و البته
 یا طالب حتی لا مکان لان النور یغوت مطلب الانسان ثم اعلم یا طالب المولی انک ان
 عجزت عن قیام اللیل کله فیمعقبک قیام ثلثیه او ثلثه لقله تعالی یا ایها المزمحل
 قهر اللیل لا فلیله نصفه او انقص منه قلیلا او زد علیه و فی العوارف فقد قیل یبغی
 ان یکون ثلث اللیل والنهار نوما حتی لا یضطر بالبحسذ فیکون ثمانی ساعات للنوم عین
 من ذلك یجعلها المرید بالنهار وستة ساعات باللیل و یزید فی احدهما و ینقص فی الاخری
 علی قدر طول اللیل وقصره فی الشتاء والصیف ولا یضربک اذا صار بالتدریج عادة و اقل
 الاستحباب سدس اللیل فاما ان ینام ثلث اللیل الاول و یقوم نصفه و ینام سدسه الاخر و ینام
 النصف الاول و یقوم الثلث و ینام السدس الاخر روی ان حادود علیه السلام قال یارب انی ارجو
 ان اتعد لك فای وقت فادعی الله تعالی الیه یا داود کاتقما و الی اللیل و الاخره فانه مرقوم
 اخره نام اوله و من قام اوله نام اخره و لكن قهر وسط اللیل تخلو بی داخلوبک و ارفع الی
 حوائجک و فی عین العلم و ینام عند الغلبه هو الما ثور فمره کافوا قلیلا من اللیل یا یجسون
 ولا یصلی بعد ما فورا **صحیح البیاض** لیصل احدکم من اللیل ما یتیسر فاذا غلبه
 النوم فلیدقد و ویرد لا تعابد و اللیل و فیه التعبد علی ملال و جاء انهم اکبر من نفعه و تحمل
 ما لا یطاق درویش را باید که خود قصد خواب نکند مگر نعلیه خواب زیر که حق تعالی فرمود که
 لا یمکلف الله نفسا الا وسعها و هرگز خواب نکردن خاصه ملائکه است لان البشر لا یخلوا من البشریة
 نقل است یکی از بزرگان گفت خداوند ابرو تو هرگز خواب فرو آید فرمان شد که دو قرابه در دست
 گیر چون بگرفت خواب بروی غالب گماشت دست بر هم زد و قرابه را بگشت خطاب شد
 ای بنده دو قرابه در دست خود داشتی چون خواب بر تو آمد نتوانستی که آن هر دو قرابه را بری
 ما را که هفت شیشه مینائی چرخ میاید نگار اشت اگر بمشتم ما خواب باشد چه حال خواهد شد چنانکه

النبي صلى الله عليه وسلم النور على سبعة اوجه نوم الغفلة ونوم الشقاوة ونوم اللذ
 ونوم العقوبة ونوم الراحة ونوم الرخصة ونوم الحسرة أما نوم الغفلة في مجلس الذكر
 ونوم الشقاوة في وقت الصلوة ونوم اللعنة في وقت الصبح ونوم العقوبة بعد صلوة
 الفجر ونوم الراحة وقت القيلولة ونوم الرخصة بعد صلوة العشاء ونوم الحسرة في ليلة
 الجمعة كذا في مشارق الانوار وقل يستحب احياء خمس ليل في السنة ليلة الجمعة وليلة
 القدر وليلة الاضحى وليلة النصف من شعبان واول ليلة سبعة وعشرون من رجب
 بمحرم اقام نوم فنيدي ودر يفتي اكسون ثواب نماز شب شبنو ورياب قال عليا
 السلام ركعتان في جوف الليل خير من الدنيا وما فيها وقال عليه السلام من صلى
 بالليل حسن وجهه بالنهار وفي العوارف قال سهل بن عبد الله المسترشد يحتاج
 العبد الى السنن والرواتب لتكميل الفرائض ويحتاج الى النوافل لتكميل السنن ويحتاج
 الى الادب لتكميل النوافل ينه ساك را تا چارست از كشرت نوافل ودر شب وروز چنانچه
 پاي مبارك آن سرور عليه السلام را ورم شد از كشرت نوافل حكاه قال صاحب قصيدة البردة
 هضما لنفسه ظلمت سنة من احي الظلام الى ان اشتكت قد مائة الف من ورم
 وفي شمائل النبوي عن ابى هريرة رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 يقوم يصلي حتى تنتفخ قد مائة فيقال له اتفعل هذا وقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك
 قال افلا اكون عبدا شكورا وكان وظيفة ابى حنيفة رحمة الله في اليوم والليلة اربع
 مائة ركعة كذا في فتاوى الصوفية وفي فتاوى فخر الدين اداء صلوة النطوع افضل
 من صوم النطوع نقلت من منظوم حلاج كه بر روز صد ركعت نماز گزاردي و پنج نوبت
 غسل كردي و في حاصل الخبوت آورده است كه از عارف رباني واقف اسرار رباني او پس
 قرني منقول است كه در شب ميگفتي هذه ليلة الركوع بكي ركوع بمرمي بردي و در شب
 ديگر گفتي هذه ليلة الجوع بصبح ميرسانيدي گفتند اي اوليس چه طاقت طاعت داري
 كه شبها بدین درازی بكي حال می گزراي گفت كه است شب دراز كاشيكه از دل و ابد بكي
 شب بودي تا بكي سجده آخر بردي و در آن سجده نالهای زار و گریه های بشمار كردي

س و خیال تو و مالهای درو آلود	به نیم شب که همه ست خواب خوش باشد
قوت از حق حقیق می ترشیم همه سال	ششم که سوز و گریه با ششم همه سال
شب زنده و روز مرده ماتم همه سال	تا یک و بد خلق ساید و یدر

قيل لما حسن الخلاص قید من كعبه الى ركبة تلة عترة قید و كان یصلی مع
 ذلك فی كل يوم و ليلة الف ركبة كذا فی فصل الخطاب و كان لا یجد عترة حرمه الله
 حار و له اسلة لا تحوز الا اللیل و نرى اما حدة حرمه الله قائما فی سطحه یصلی سطحه
 متحرة فلما قوی بالوحدة حرمه الله قال یا أمّ ایمن ذهبت تلك التخرة التي كانت فی
 مدین ابی حدة فلكی الرجل قال قطعت تلك التخرة كذا فی دستور القصة و فی سورة
 الاسلام و لو اطلب علی نواهل العباد و لا سرع میا فاما مفتاح حمة الله تعالی و قرينة
 و قرنة اعیان الصديقین و انما حواضر نقضان الفراق فی لایما فاما یجاد ان الصالحین و مكثرة
 السیات و مطردة اللداء و بركة فی العزم و منقاة عن الاندیس ما یدكر بما رتبه كرا و دور
 ركعت راقله و ركعت یا حیا ركعت قال الله تعالی و من اللیل فتجده بافلة لك و قال
 اللی علی الله علیه سلم صل من اللیل و لو بد رحلة متاة و قیل قد يكون ذلك قد را به
 ركعات و قیل قد ركعتین و قیل فی مصدر قوله تعالی تو فی الملك من ساء و بدر الملك
 من تناء هی تمام اللیل كذا فی العوارف و ریت تحمیس كدویت ان یصلی الله تعالی
 ركعتین صلوة المجد تكیلا لفرا نصبا و حط لا یما ساء و توسیعا لرما و تطویلا لمرما
 اللهم افص حوا تحما و حوا تحم جميع المؤمنین صوحا الى حفة الكعبه الترفیه الله اكر
 ما یدكر قرأتین سوا یدریرا كه سه دل جمع میتود و قتی كه سه دل جمع تنود و ما مستجاب
 با صدیكی دل آدمی دوم دل شب كه نصف شب ماتد و سوم دل قرآن كه سورة ین شذ
 و یصلی الصبح و لا شراق و صلوة الروال و صلوة التسمیم و ما ین العتائین و یصلی فیها
 ست ركعات صلوة الا و این و یقول بعد هاءه كان للا و این عفو را و ان یصلی فیها
 عتربین ركعة فهو فصل و یواطى علی ركعتی تحمة الوصی و علی ركعتی تحمة المجد
 و سائر المواقل و قال صاحب العوارف كه جماعة من العلماء بحمة الطهارة بعد

صلوة العصر واجارة المشائخ والعلماء قل وكان عبد الله بن غالب يصلي الضحى مائة ركعة
 ويقول بعد صلوة الضحى اللهم اكح اول وباك اصاول وباك اقاتل كذا في حصن الحصين
 وقيل يقرأ مائة مرة رب اغفر لي وارحمني واهدني وامرئقني وتب علي انك انت التواب
 الرحيم وبعد التمجيد يشتغل بالذكر وبالدعاء لان الدعاء من العبادات وبالمناجات حكى
 ان الامام محمد بن حنفيل رأى ربه في المنام الف مرة فقال يا رب كيف النجات من زوال
 الايمان وانا اخاف فقال الله ان هذا الدعاء اللهم صبر الدنيا يا عيننا وعظم جلالك
 في قلوبنا اللهم وفقنا لمرضاتك وثبتنا على دينك بفضلك وكرمك يا اكرم الاكرمين
 ويا ارحم الراحمين وفي اخلص الخالصات حكى عن الليث انه قال رأيت عقبة بن
 نافع ضم يده الى بصره ثم رآيته بصيرا فقلت له بعدد عليك بصرك فقال اتيت في منامي
 فيقول لي قل يا قريب يا سميع الدعاء يا لطيف لما يشاء رد عليك بصرك فقلت يا فرح
 الله على بصري ويقرأ سائر الادعية ثم يشتغل بالمناجات وفي اخلص الخالصات
 المناجات عرض ما في الفوائد على رب العباد نقل ست از شمس الائمة اكلوا في او قل سكين
 از عمر القاهره كه گفتم شنيدم از اباجعفر باشي كه ميگفت كه ديدم پدر خود را در خواب پريم
 كه امي پدر را تو حق تعالي چه كرد گفت غفر لي يعني يا مزيد مرا گفتم بچه سبب گفت از بس كه بعد
 از نماز توحيد اين مناجات پارسى مى خواندم مناجات بادشا بنظر رضا و رحمت با نكرو خداوند
 ظاهر و باطن ما را از طلب رضاى خود و جمع دار تفرقه و پريشاني و سرگرداني از راه ما و از راه
 همه مسلمانان دور دار عفو و عافيت را قرين وقت ما كن عنايت و رعايت را سابق و قائم ما
 گردان ما را بدست تفرقه ما باز مده ما را با باز مگر ما را بر ما گمار ما را از شر ما نگدار كار ما
 و كار همه مسلمانان در عافيت و در رضاى خود با صلح آر كرده را در گذار و آسانده را نگاهدار
 هر چه بر بنده بخشى دينى بخش بار رضاى خویش قرين بخش ما را بقدر خود مخدول كن ما را بدو
 خود مشغول كن ما را از زياد خود مغرور گردان اگر پيرى حجتى نداريم و اگر بسيوز طاعتى
 نداريم و اگر بسبغى بضاعتى نداريم از بنده خطا و زلت و از تو همه بخشش و عطا و رحمت
 آتى قديمى لم نزل و اى حكيمى بى بدل اللهم اصلحنا و اصلح فساد قلوبنا و اصلح فساد افعالنا

[illegible]

دیگر مناجات ایر کبیر سید علی بهمانی قدس سره بخواند مناجات مکاراوشا
 و خداوند اور حیا زبان مارا که خطیب سبر دمان ماست بذر که اذکر و الله ذکر اکثیل
 گوید دار آلهی دیده مارا که راه بین یقین ماست به بینائی فانظر الی آثار رحمة الله بنا
 دار آلهی گوش و هوش مارا باستمع فاذا قرأ القرآن فاستمعوا له شنوا دار آلهی صدق
 دل مارا از وسوسه الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنة والناس ایمن دار
 آلهی جلال دل مارا که سلطان ولایت ایمان ماست از پادشاه اولئک کتب فی قلوبهم
 الایمان مغرول مگردان آلهی دستهای مارا از گرفتار قلم ناصیه و لا تأکلوا اموالکم
 بینهکم بالباطل نگاهدار آلهی قدم مارا از قرب ان لعلهم قد صدق عند ربهم ثبات
 دار آلهی فرزندان مسلمانان را در کتب که است الرحمن علم القرآن تعلم علم شرف گردان
 آلهی مادران و پدران مارا که محبوس زندان بحد گورخانه مارو مور که اسیر خاک گشته اند
 به بشارت یدش هم بر بهو رحمة برحت خویش برایشان بشارت رسان آلهی در آن
 ساعت که اجل ما درسد و جنازه مارا از دروازه بنای فانی بیرون کنند ما را از تلقین ان
 الله یخفف الذنوب جمیعاً جدا مگردان آلهی سلاطین و پیرا بدو عدل و انصاف ان الله
 یأمر بالعدل و الاحسان آریسته دار آلهی ساfran که در سفر و حضر اندانها جزاء
 الذین یحاربون الله ورسوله در امان دار آلهی پیاران اهل ایمان را از در و خانه
 و نزل من القرآن ما هو شفاء و رحمة للؤمنین معجون لطف که است کن آلهی پیران
 طریقت را که دایان دنیا و آخرت اند بشفیع بل احیاء عند ربهم شرف گردان آلهی آب
 مبارک بر تارک نبات و نباتات و انزلنا من السماء ماء مبارک چنانچه اوست بارنده دریا
 خلق پائنده دار آلهی تو مگردان را بخلعت لاغنیاء من التّعفف آریسته دار آلهی درویشان
 را بصبر ان الله مع الصابین قرین گردان آلهی علماء دین را بدرجات و الذین اتقوا
 العلم آریسته دار آلهی چون عمر ما و کافه اهل اسلام بختت در رسد همه را با سعادت ختم
 گردان و دعای مستجاب و شهادت روزی گردان یا که العالمین و یا خیر الناصرین
 ایضاً بخواند آلهی از ان وقت باز که مرا از حق عدم بوجود آوردن تا هذا الوقت

ایچه از اعمال غیر رضای تو در سحریت و حقیقت و معرفت اوست و عبادت و عبادت
او بشرا و علایقه رفته باشد یا خواهد رفت یا خواهد گزشت میدارم یا میدارم از حلقه معانی
ماهی و حال و استقلال بطوع و غصت خویش تو که کردم و دارم و از سرسلان میوی
کلمه شهادت می گویم اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده و رسوله الهی
و علی صحوب و عقی معلوب و هوائی حال و طاعتی قلیل و معصیتی کثیر
و لسانی معمر و کلامی فصیح و استار العیوب و باعداء الدنوب الهی حیدر
کثیر کدر و عفو کثیر و سیر سیر و اعف عبادک و کرم ملک الهی من صعیف در راه
راوس بحیف از دربارده راوس مابعد در گزشت راوس را در حرقه یوتن او من
استاد مکتب عاصیان راوس گدیم های حور و من راوس تائب ماکام راوس سعاد
فرمان شیطان را عصل سمیع خود و ولط قدیم خود را هوای نفس اماره خلاصی تو را کثیر
چشم مدکاره یناهی ده الهی تو که بصوح کرامت کن طاعت عدل تو دارم و امید مسل
تو دارم ملک مرا تو میق ده تا ترا یرستم می تو من یرستید تمام جا و در آخری ده تا
ترا تسام می تعریف تسام تو ام الهی صانع کردم عمر خود را در ایچه که رضای تو بود و علی
الله علی سیدنا محمد و آله و اصحابه احمیدین و دیگر بنحو اند الهی اگر در رفته خط تو بهر اشیاء
و اراد و معصومان بهر سری کدین یقینا و عاصیان را که کد و اگر سیلا سعد تو او مسل
آقام تیره و در گاران اثر استوید که شود و اگر دریای رحمت سرشتگان تیر صلالت را دست
گیرد که گیرد و اگر سیاح کرمت اظهار هایت رحمان تا بهان نوادی عقلت سار که مار اگر
سیم غایت گشتی عرق شدگان دریای معصیت و هزاران عرق محالعات حاصل تو
وامات یار که آرد در تب جمع برای هر حاجت این نار بخواند بوییت ان اصلی لله تعالی که
واحدة مسوحا الى حجة الکلمه السریعه الله اکبر الحمد یکبار و آیه الکبری هت بار
و اما بر لک است و سج مار و سوره اخلاص صد بار التحيات درست خواهد و بعد از سلام
سرسخا رود و روح رست برین نهد و مقاد مار بگوید الهی بحرمت آوقت و آن ساعت که تو
نردی قیچکس بود و عده روح حیب برین نهد و بگوید الهی بحرمت آوقت و آن ساعت که تو

باشی و بیکیس نباشد بعد پشیا فی بر زمین نهد و گوید الی تو کی و رکعت کی و حجت
 من روا کن بعد کلمه تمید بنقاد بار بخواند و رو دستا و بار و استغفار بقیا و بار بخواند حجت
 او بر آید **صلوة الحاجة** یصلی رکعتین فی الاولی الفاتحة الف مرة و الاخلاص
 مرة و فی الثانیة الفاتحة مرة و الاخلاص الف مرة ثم یسأل الحاجة فانه
 اسرع الاجابة **محرب محرب محرب** **لذ** **فر** الطاعون یصلی من کان صائما فی ذلك
 المقام کل لیلة رکعتین یقرء فی کل رکعة الفاتحة مرة و تس مرة و یقول بعد السلام
 یا حلیه اعدی و الف مرة **لذ** **فر** الامراض و الاسقام من کان فیها رئیساً یصلی سبع
 لیل کل لیلة اربع رکعات یقرء فی کل رکعة الفاتحة مرة و الفیل ثلث مرات و الاخلاص
 خمس عشر مرة و یقول بعد السلام سبعاً و ثمانیة مرة یا سلام **صلوة العاشقین** اربع
 رکعات یقرء فی کل رکعة الفاتحة و الاخلاص مرة فیقول فی الاولی مائة مرة
 یا الله و فی الثانیة یا رحمن و فی الثالثة یا رحیم و فی الرابعة یا ود و من صلیها جمل
 الله من المقربین **صلوة الواصلین** دو رکعت نماز گزار و دو رکعت اول بعد از فاتحه
 آثم شریف بخواند و در دوم بعد از فاتحه لا یتلاف بعد از سلام سر برهنه کند و دستار
 در گلو اندازد و استاده شود و نرنگشت پای راست بر بالای نرنگشت چپ نهانقی
 راست برهنه ماند و زور بر پای کند و تسبیح در دست گیرد و هزار و یکبار یا بدوح گوید بعد
 بنشیند و دستار برگردن نهد هزار و یکبار یا رب گوید **صلوة الموحیدین** یک رکعت
 بگزارد رکعت صلوة الموحیدین نیت کند بعد از فاتحه قل هو الله چهل و یکبار بخواند بعد
 از آن در هر دو سجده بعد از تسبیح بیت و یکبار انت حاضری گوید بعد از آن سر سنجاب
 راست نهد بیت و یکبار الله حاضری گوید بعد از آن سر سنجاب چپ نهد بیت و یکبار
 الله ناظری گوید بعد از سلام صد بار این دعا بخواند اللهم احدی صمدی فردی من
 عندک مددی الیک منتها طلبی کرمک سببی عجل فرجی بحق محمد و آله و ابیها
 یا و هاب یا و هاب و و گانه هزار سجده بگزارد و در هر رکعتی بعد فاتحه سورة اخلاص گان
 بخواند در هر رکعتی پانصد سجده بدو بعد هر سجده جلسه کند و در هر جلسه این دعا بخواند

ويمنع ارتدوع صداره وروصدار استعمار كويرو دعا ايت اللوم عليك لداك
 لا شريك لك لداك ان الحمد والمنة لك والحمد لك لا شريك لك لداك وسعديك
 والحمد لك لداك لداك والحمد لك والحمد لك والحمد لك والحمد لك والحمد لك
 صد او احدث من الصالحين وبلغت اليك واعا انا من المسلمين فان قلت عني
 فكنت من الفائزين وان لم تفعل عني فكنت من الخاسرين شرط سينر وهم آكه
 صائم يرون لقول عائشة رضي الله تعالى عنها ولا اعتكاف الا بصوم ولا اعتكاف الا في
 في مسجد حاميها رواه ابو داود كذا في مصابيح المسكوة وفي الغنى بالصوم شرط في
 الاعتكاف عند ما وعد مالك وعد الساعى واحمد لقوله عليه السلام لا اعتكاف
 الا بصوم واعلم ان الصوم شرط لصحة الاعتكاف الواحد وصحة التطوع في رواية
 الحسن عن ابي حنيفة رحمه الله واعتكاف ربه نوع ست واعت ست
 ست ولعل ست واحد است كه سلم برحد ولازم كير دست وعشر آخرة ما در مصابيح
 كه رسول عليه السلام بران موافقت كره دست ولعل است كه در مسجد ورايد نيت است
 و اين قسم بالصوم وغير صوم جائز است كذا في المصبرات معلوم تند كه اعتكاف بصوم
 درست نيت صوم را فضيلت سيار است كه در احاديث وارد شده است وفي مسكوة
 المصابيح عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 لكل ثمنى ركوة وركوة الحمد للصوم رواه ابن ماجة المراد بالركوة الصدقة و
 صدقة الحمد ما يحصل به عن الباروع عن ابي امامة رضي الله تعالى عنه قال
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام يوم ما في سبيل الله جعل الله بنيه و
 بين البارجد ما كمال من السماء والارض رواه الترمذى وعن ابي هريرة قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم كل عمل ابن ادم يصاعف الحسنة عشرة امثالها
 الى سبع مائة ضعف مرات قال الله تعالى الا الصوم فانه لى وانا احرى به مدع
 تنهوته وطعامه من احلى للصائم ثمره فان فرجه عند فطرة وفرجه عند لما
 به ولحاف تم الصائم اطمن عند الله من ربح للسك والصائم حنة الحنة

وقال النبي صلى الله عليه وسلم اني الله تعالى ما تكلم ما لا عين رأت ولا ذن سمعت
 ولا خطر على قلب بشر لا يقعد عليها الا الهامون بركاتكم وصوموا شتن تامم وهرقتم
 كروه ان بعضي بزرگان در تمام عمر خود صوم نگاه داشتند و بعضي نگاه صائم و نگاه مفطر
 می بود و كان ابو عبد الله بن جابر صام نيفاً وخمسين سنة لا يفطر في السفر ولا في الحضر
 فجهد به اصحابه يوماً فافطر فاعتل من ذلك اياماً فاذا راى المريد صلاح قلبه من
 دوام الصوم فليصم دائماً وليدع الاطعام رجاءاً فهو عون حسن له على ما يريد كما في
 العوارف مروى عن ابي موسى الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من
 صام الدهر ضربت عليه جهنم هكذا وعقد تسعين اى لم يكن فيها موضع عن
 محمد بن اليمان انه قال اخبرت صوم الدهر بما سألت ستة نفر عن ستة اشياء
 فاجابوا بجواب واحد سألت الاطباء عن اشقى الادوية فقالوا الجوع وقلة الاكل
 وسألت العباد عن انفع الاشياء في عبادة الرحمن فقالوا الجوع وقلة الاكل وسألت
 الحكماء عن اعون الاشياء على طلب الحكمة فقالوا الجوع وقلة الاكل وسألت
 الزهاد عن اقوى الاشياء على الزهد فقالوا الجوع وقلة الاكل وسألت العلماء
 عن افضل الاشياء على حفظ العلم فقالوا الجوع وقلة الاكل وسألت الملوك عن اطيب
 الادام ولاغذية فقالوا الجوع وقلة الاكل كذا في الخلاصة وعن بريدة قال دخل
 بلال على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يتخذى فقال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم العذاء يا بلال قال انى صائم يا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله
 صلعم نأكل من رزقنا وفضل من رزق بلال في الجنة اشعرت يا بلال ان الصائم يسبح
 عظامه ويستغفر له الملائكة ما اكل عند رواه البيهقي في شعب الايمان كذا في
 مشكاة المصابيح وكره قوم صوم الدهر وقد مره في ذلك ما رواه ابو قتادة قال
 سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف من يصوم الدهر قال لا صيام ولا افطر
 وسرور عالم بهم كاه صوم ميسر شند وگاه افطار می کردند كما روى عن عائشة رضی
 الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم حتى نقول لا يفطر ويفطر

حتى يقول لا يصوم وما رأت رسول الله صلى الله عليه وسلم صام شهر الأضحية
 الحديب ومنهم من كان يصوم يوماً ويفطر يوماً وقد رآنا فصل الصائم صوم
 أحى داؤد كان يصوم يوماً ويفطر يوماً واستحسن ذلك قوم من الصالحين
 ليكون بين حال الصبر وحال السكر ومنهم من كان يصوم يومين ويفطر
 يوماً أو يصوم يوماً ويفطر يومين وقيل كان سهل بن عديله يأكل في خمسة
 يوماً مرة وفي رمضان يأكل أكلة واحدة وكان يفطر في كل ليلة بالماء
 البارد واللسه آذحق اهل تحريم هتست صوم وهر دانت لقوله عليه السلام
 يا معتزل الساب من استطاع منكوا المرأة فليسروها به اعص للصوم واحذر
 للفرح ومن لم يستطيع فعله الصوم فانه له وجاءه رواة الصامرى ومسلم
 وفي خلاصه الحقائق وقال بعض اهل المعرفة الصوم ثلاثة صوم العام و
 صوم الخاص وصوم الاحص اما صوم العام بترك الاكل والشرب والوقوع
 وصوم الخاص بحفاظة الجوع وان يعجز عن نطلمه ويكفلسا به عن اهل
 القسلة وصوم الاحص برك ما سوى الله وقال اهل الرأفة الصوم للمسيئ
 حه وللحسي حته قبل الصوم دواء الدوب ويحيى القلوب من تواصوم
 وقسام آس شهيدى ودر ياتى اكفون ثواب خورون وادعية كه در وقت
 افطار كرون بايد خواند بشتنوو در ياب وفي الامرتاد ولوقسم المعطر
 تطرين ياكل نصفه اول الليل ونصفه سحوا كان حسا سحر خورون مستب
 ست لقوله عليه السلام متعروا فان في الصوم بركة وعن عمرو بن العاص
 رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فصل ما بين صيامها
 وصيامها اهل الكسب اكلة السكر واهل مسلم وتعمل انظار وتاجير سمو رير ستم
 ست ريرا كه رسول عليه السلام مرود تلت من احلاق المرسلين تعجل الانظار
 وياحد الصوم واليتوال كذا انى كذا الا ورا دوى متكوة المصايح عن سهل
 رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الناس بخير

ما عجاوا الفطر منفق عليه وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى احب عبادي الى اعجالهم فطرا رواه الترمذي
وعن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الدين ظاهرا ما عجل الناس الفطر لان اليهود والنصارى يؤخرون
رواه ابو داود وابن ماجه بدلائله انظار كردن اولي بخرماست اگر خرم باشد
باب انظار كنند لقوله صلى الله عليه وسلم اذا افطر احدكم فليفطر على تمر فانه
بركة فان لم يجد فليفطر على ماء فانه طهور رواه احمد وفي شرعة الاسلام
وكان النبي صلى الله عليه وسلم يفطر في الصيف على الماء وفي الشتاء على
التمر وكان النبي صلى الله عليه وسلم يفطر بثلاث تمرات او على شيء لم يمسسه
الناس در تحفة المريدین آورده است بايد که بعد از نماز خفتن روزه بکشايد تا شرف
بين العشائين در يافته باشد بطاعت و عبادت اما پيش از نماز شام بنمک يا آب روزه
بکشايد تا بست عمل نموده شود و سنت است که گاه گاه هي خادم کوزه آب بر مجلسيان
برگرداند و چون درويشان به خلوت در آيند بايد که خادم کوزه بدر خلوتيان آرد و آنان
بر کوزه زند تا هر کرا رغبت پور بستاند و اولي آنست که خلوتي آب کم خور و تا خواب
و ثقل کم بود در کسر الاوراد آورده است که در وقت افطار بگويد اللهم لك صمت
و لك اتمنت و عليك توكلت و على رزقك افطرت و اگر او را در روزه دو نیت
روزه باشد بگويد و يقول غدا توبيت و لا تگويد و ايضا بگويد سبحانك اللهم و
بمحمدك تقبله متى انا انت السميع العليم ايضا در وقت افطار بخواند الحمد
الله الذي اعانني فصمت و سرتقني فافطرت يا واسع المغفرة عن عبد الله بن
نعمان رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال من صام
يوم ما ثم قال في اخره استغفر الله الذي لا اله الا هو الغفور يكون عا لغا ورا
في صومه كذا في فناوى الصوفية و اذا افطر قال ذهب الظمائم و ابنت العروق
و ثنت الاجر انشاء الله تعالى و ايضا اللهم اني اسئلك برحمتك التي وسعت كل

تثنى ان تعمرى دى قان افطر عى قوم قال افطر عى كرم الصائمون واكل
 طعاما مكره لا رار و صلت عليكم الملائكة وان اكل مع محمد و مرادى عاهة قال
 بسم الله ثقة بالله و توكل عليه و اذا اكل الطعام طيق الله برك لما فيه و
 اطعما حراما فادع من الاكل و الشرب قال الحمد لله الذى اطعما
 و سقايا و جعلنا مسلمين كذا فى حصن الحصين متن شرط چهار و هم آنكه تن
 وقت بار ما جماعت گر اردن شش لقوله تعالى و امركم ان كنتم بينكم
 ما جماعت مكرار يدي و لقول عائشة رضى الله تعالى عنها و لا اعتكاف الا بصلوة
 و لا اعتكاف الا فى مسجد جامع رواه ابو داود و رضى الله تعالى عنه و كذا
 فى المتكوفة قوله فى مسجد جامع اى منه جمع و جماعة يبين معلوم تن ذكره اعتكاف
 بغير اجماعت رواه ما تدر و قال الله تعالى و تترالدين امسا و عملوا الصالحات
 عن ابن عباس رضى الله عنه العمل الصالح اداء الصلوة الحسن بالجماعة كذا
 فى شرح الامالى و لقول عثمان ابن عفان رضى الله عنه ان الصلوة من احسن
 ما عمل الناس فاد احسنوا احسنوا معهم و روى نمارست احسن اعمال
 ما جماعت مكرار يدي و شش و فى شرح الوقاية الجماعة ستة مؤكدة
 و هو قريب من الواحد و فى شرح كفاية و فى التمهيد الجماعة من جهات
 هذا الدين فاما لم تكن متروعة فى سائر الاديان قال عامة متأخريها
 واحدة و قيل فرض عين و به قال احمد و داود و فى القية تارك الجماعة من غير
 سد ربح تعدره و يا ابا الحيران بالسكوت عنه و قال عليه السلام من ادرك
 الجماعة ارغب لونها كتب له براءة من النار و براءة من النار و قال عليه
 السلام تارك الجماعة ملعون فى النورية و الاخيلا و الرنور و العرقان و
 بارك الجماعة يمتنى على الارض و الارض تلعنه و سطر الى السماء و السماء تلعنه
 و كفت عليه السلام كبرج ما رتل مع حوى روى است هر كه ينحوقت باز را يى و اردن
 گناه و رواند و در حاصل الحيوة آورده است كه تبيح الواليت سمر قد مى فرموده اند

که هر که نماز بجاعت گزارد و اوراق سجانه تعالی پنج چیز کرامت کند اول تنگی عیش از د
 بردارد و دوم وی را عذاب گور نباشد سوم نامه اعمال او بدست رست او دهند
 چهارم از پیکل صراط بگذرانند پنجم بهشت رود بی حساب و فی مشکوة المصابیح عن ابن
 عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الجماعة تفضل صلوة الفرد
 بسبع وعشرين درجة متفق علیه وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم اثنان فما فوقها جماعة مرواها ابن ماجه و فی شرعة الاسلام
 وتفضل الصلوة فی جماعة المسلمين فانها اضعاف مضاعفة و رحمة و رضوان و لا
 یرخص لمن سمع النداء ترک الجماعة و روی فی الاخبار ان من حافظ علی صلوة
 الخمس بجماعة و ورثه الله تعالی السعادة و ان کان عمل قریب الارض خطیئة
 و من لم یحافظ علی صلوة الخمس و عمل قریب الارض طاعة و ورثه الله تعالی الشقاوة
 و نحو ذلك یدل علی فضیلة الجماعة و عظم شانها و بركاتها **حکى** ان فضیل بن
 عیاض رضی الله عنه کان من قطاع الطريقة غیر انه کان حافظاً للصلوات الخمس
 بالجماعة فادراکته بركة ذلك و اورثه السعادة و کان یوماً فی الايام یرجع لقطع
 الطريق فعرض له سربک فقصدہ لیسقط علیهم فقراء رجل منهم قوله تعالی
 المریان للذین امنوا ان تخشع قلوبهم لذكر الله فسمع فضیل بن عیاض ذلك
 و قال ان یارب فقد ان یارب درجی سلاحه و تاب حتی بلغ حیث بلغ و روی فی الاخبار
 من حافظ علی الصلوات الخمس فی الجماعة لم یخرج من الدنیا حتی یرى مکانه فی الجنة
 فاذا قرب وفاته و قفت الملائكة عن یمینه و یساره فیرفع بصره الی السماء
 فیرى موضعه فی الجنة کذا فی کفاية الشعبی و سفیان ثوری رحمۃ الله علیہم
 مکمل بودند اگر ایشان نماز جماعت فوت شدی یک هفته تغزیت میداشتندی و اگر
 تبسیر اولی فوت شدی سه روز تغزیت می کردند و اگر صرف اول فوت شدی یک و
 تغزیت میکردندی در تنبیه ابواللیث مذکورست که هر که نماز بجاعت نکند و اوراق
 دوازده چیز نکند سه چیز در دنیا و سه چیز بوقت مرگ و سه چیز اندر گور و سه چیز بقیامت

اما آن سه چیر که در دنیا بود یکی حرکت از کسب و بی سرگیری و دوم سیاهی روی او سرد
 و سوم درد دل مردمان و تنش گرداند اما آن سه چیر که لوقت مرگ مانند اول حال او
 که سه و تنه بر دارد دوم حال کندن بروی دستوار گرداند سوم کلمه تهادت بر
 رانستن نیاید اما آن سه چیر که اندر گور بود اول پرسیدن مسکرمه و کبیر ما بول و دروغ
 بود و دوم تاریکی گور بود سوم گور بر روی تنگ بود و اما آن سه چیر که اندر قیامت
 بود اول چشم جدای دوم عذاب سخت سوم حساب دستوار در خلاصه الحقائق مذکور است
 که معاذ گفت که حواحه تحقیق را رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِما ریتین جماعت فوت شد چاه درم
 صدقه داد و یک ماه تعزیت میداشت و میگریست و می گفت اللهم اعطنی اُحد
 ما فاتنی عهد الله ی عاص روایت کرد که مردی سوال کرد دیچیز جدای را علیه السلام
 و گفت یا رسول الله اگر مردی تمام شب قیام کند و روز روزه دارد و جماعت نماز حاضر
 نشود چگونه باشد رسول علیه السلام فرمود که او در آتش باشد سیاهان سینه گفت
 مردی بود در کوه اراعیای جماعت نماز حاضر نشد و روزی او میرانی کرد و خلق را
 طلبید هیچکس حاضر نشد و دعوت او احاطت نکردند گفتند ما احاطت نکیم دعوت کسی را
 که او احاطت نکند حدیث را و هر چه رخصی الله علیه می آرد که مردی بود ما میا آمدت رسول
 علیه السلام آمد و گفت یا رسول الله من مردی ما میا ام و میا من و میا تو در تمامی
 راه در خان اندانوه در هم پیچیده و مرادست کتی میت مرا رخصت کن در نماز حقین
 و نماز ما داد که در مسجد حاضر شوم رسول علیه السلام فرمود تو ما نگ ما میتوسی گفت
 آری رسول علیه السلام او را رخصت داد و نقل است که مردی ما میا بود و سوی مسجد
 روان شد تا نماز حقین جماعت نگذارد در شکی که باران بود و می را گفت که چرا
 در خانه ما نمیگویی گفت و مسجد بروم تا ادا کنم شکرانه دستها و یا بیای خود پس چون
 از مسجد نگاه آمد در جواب شد چون بسیار شد هر دو چشم وی را میانی ظاهر شد پس گفت
 بگوئی بر در و گارست که شکر کرده ام و را پس جزا و مرا بکسر من است و در خلاصه
 الحقائق آورده است هر که ترک جماعت کند او در بدعت افتد و بیرون آید و حدایتها

برکت از نفس او و مال او چون ثواب نماز جماعت شنیدی و در یافتی اکنون
 باید که نماز بحضور دل کنی فال علیه السلام لعن الله جسداً قائماً بين يدي
 الله وليس معه قلبه و قال عليه الصلوة والسلام لا صلوة الا بحضور القلب
 كذا في مؤنس الفقراء وفي العوارف و قد ورا عن رسول الله صلى الله عليه
 وسلم اذا قام العبد الى الصلوة المكشوفة مقبلاً على الله بقلبه و سمعه و بصره
 انصرف من صلواته و قد خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه و ذكر في السرة
 عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أي السرة اقصر قالوا الله و رسوله
 اعلم فقال ان اقصر السرة ان يسرق الرجل صلواته لا يدرى كوعها ولا سجوها
 ولا خشوعها ولا القراءة فيها و سئل ابو سعيد الخدري عن كيفية
 الدخول في الصلوة فقال هو ان تقبل على الله تعالى اقبالاً عليه يوم
 القيمة ووقوفك بين يدي الله تعالى ليس بينك وبينه ترجمان و هو مقبل
 عليك و انت تناجيه و تعلم من هو واقف بين يديك فانه الملك الاعظم
 و قيل لبعض العارفين كيف اكبر التكبير الا دلي فقال ينبغي اذا قلت الله
 اكبر ان يكون مصحوبك في الله التعظيم و القرب مع الالف و الهيبة مع
 اللام و المراقبة و المحافظة مع الهاء و قيل لغا مر بن عبد الله هل تجد
 في الصلوة شيئاً من امور الدنيا فقال لا في الصلوة و لا في غيرها و قال
 من ان اجد في الصلوة ما تجدون و قيل لبعضهم هل تحدث نفسك
 في الصلوة بشيء من امور الدنيا فقال لا في الصلوة و لا في غيرها و قال
 شيخ الشيوخ حرمت يدي في الصلوة عند شخص من الصالحين فلمسا
 انصرف من الصلوة انكر على وقال عندنا ان العبد اذا وقف في الصلوة
 ينبغي ان يبقى جماداً محمداً محضاً لا يتحرك منه شيء و قد جاء في الخبر
 سبعة اشياء في الصلوة من الشيطان الرعاف و النعاس و الوسوسة
 و التشاوب و الحكال و الالتفات و العبت بالمشي و قيل السهو و الشك

و قد روی عن عبد الله بن عباس رضی الله عنهما انه قال ان المختص
 فی الصلوة ان لا یعرف المصلی من علی یمینه و شماله و نقل عن سعید بن
 انه قال من لم یحتمع فی الصلوة فقد صدق صلواته و قیل لموسی بن حمیر
 ان الناس اشد و اعلیک الصلوة یصرون کما ین یذک قال ان الذی اصر
 له اقرب الی من الذی یمس ین یدی و قیل کان سرین العابدین بن الحسین
 رضی الله عنهما اذا اراد ان یخرج الی الصلوة لا یعرف احدا من یعدی لوجه
 فیقال له فی ذلك فقال انذرون من یدی من ارید ان اف و سئل
 الخمد ما فی صفة الصلوة قال قطع العلائق و جمع الوجه و الحضور ین
 یدی و قال ابن عباس ین رکعتان فی تفکر حیر من قیام لیلته و قال علیه
 السلام من صلی رکعتین لم یجد نفسه فشی من الدیاع عرف الله له ما قدم
 من دمه من رساله من الاکار آور دوست که قرائت تسبیحات رکوع و سجود و
 حضور حیاں بخواند که هر حرفی حدای را می شنواید که میت خدا و در دستا ده است
 و دل را حاضر دارد و هر کلمه و تسبیح با حضور دل ادا کند و عاری که دل در آن
 حاضر باشد بقوت سر و یکترست و بی تمائل الا نقیاء قال العوت امی صلوة
 اقرب الیک قال الله تعالی الصلوة التي لیس فیها سوائی و المصلی عائب عنه
 یا عوت الاعظم المحروم عن الصلوة هو المحروم من العراج عندی کما قال
 السی صلی الله علیه و سلم الصلوة معراج المؤمنین ما انکله نار نختوع ما ید
 کرد و قال الله تعالی قد افهم المؤمن الدین هم فی صلواتهم حاتجون و قال
 الله تعالی من بل للمصلین الدین هم عن صلواتهم ساهون
 تو درون نار و دل بیرون گشتا یکسکه بهانی بمبین حالت یرتیار شرم باید نار میوانی
 توئی در عادت ولی بجزار معبود توئی و سجده ولی بجزار مسجود الصلوة تو عان
 سحر و مدت مُرده آنکه فی حضور و حضور گزارد و ورده آنکه ما فهم معانی و حضور
 دل ادا کند ۵۵ جمیعین بجزار سجده کردی نفا علی اعتین بصدق سجده خود را

شمار کن یک سجده کن چو سجده ادریس با حضور و آنکه میان جنت و او قرار کن
 نقل است وقتی رابعه در نماز بود در چشم او خاری رسید خون روان شد و حاجه
 حسن بصری پرسید که ای رابعه در چه کاری بودی که خون از چشم تو میرود گفت در نماز
 بودم و حاجه فرمود که ترا خبر نبود رابعه گفت ای حاجه آن زمان که در نماز باشم بخدا
 اگر بهفت طبق دوزخ تافته در چشم من کشند خبر نباشد این خود بیش نبود و نعم قسریل
 شعر تا نباید دوست ایشان در حضور سرفرو نازند وقتی در نماز گفتند که گرازند
 نماز مقبولی را نماز دعای نیک کند و گوید حفظك الله تعالى كما حفظتني
 و اگر بغفلت گزارد گوید ضيعك الله كما ضيعني وفي مونس الفقهاء قال
 الله تعالى وما أمروا الا ليعبدوا الله مخلصين له الدين اخلاصا بی نیت
 نتواند بود و نیت بے حضور دل حاصل نیاید حضور بر سه درجه است حضور
 اهل شریعت و آن آنست که بداند که کدام نمازی گزارد فرض یا نفل عصر یا ظهر و
 حضور اصحاب طریقت آن آنست که پیش از شروع دل از اندیشه رویه و خطره
 نامرضیه پاک گرداند و در هر رکعتی از ارکان نماز دل خود حاضر دارد چون استقبال
 قبله کند چنان پندارد که بگویند و هر چه خیر حق تعالی ست بدان نیت کردم و کلی رو
 بمعبود و موجود و خالق و رازق خود آنچنان آورده ام که هرگز رومی و دول زان
 حضرت نگردانم و بنیر حق تعالی روی نیارم و دعای انی وجهت وجهی للذی فطر
 السموات و الارض حنیفا و ما انا من المشرکین یقین دل بخواند و چون الله اکبر
 گوید دل حاضر دارد و پندارد که حضرت عزت بزرگترست و بی نیاز تر از آنکه در حیز
 و هم مخلوق در آید و بزرگترست و بی نیاز تر از آنکه از عبادت و طاعت ملک و جن
 و انس در ملک بی نیازی وی ذره بیفزاید و یا بنا کردن عبادت و طاعت ایشان
 در سلطنت و استغنائی وی ذره خللی و نقصانی زانند و چون قراءت خوانند یقین
 دارند که قرآن کلام نامخلوق و کلام خالق است و هر امری و نهی و غلطی و تشبیهی
 که در قراة خواند چنان پندارد که حق تعالی بمشافه بغیر واسطه بمن خطاب می کند

و در آن مستغرق گرد و وجوه رکوع کند چنان بیدار که در که حکمت ماله حق تعالی
 چون بهائکم دلیل و بی عقل ابرهیت کربانی و بی یاری و بی عقل مادر رسیده
 و بیهوشی امید و چون سجده کند بیدار که آسمان کربانی و عظمت حدائی مارا
 سرین حیایید و درین بیت گرد آید که صفت کربان و عظمت حدائت بیدات او
 سلمه قال السی صلی الله علیه وسلم کما یجمع مد نک و اقراء یجمع مد نک و
 اراکم یجمع مد نک و اسجد یجمع مد نک ریر که مالک جمع جصادل ست چون
 دل حاضر شود از جمع عصا تحت و تصرف حاصل آید و حضور از باب حقیقت است
 که آینه دل از که ورت با سویی اندر مضمی و مرکب گرد آید تا نقش اندر در لیس
 محیط شود و بعین یقین مشاهده حق تعالی مستغرق گردد و از خود محو شود و حضرت
 امیر المؤمنین علی سی السعده بیکان جلیده بود و مقدور رسیدن سود در حالت
 مارکتیده ادایتان را از آن علمی و الهی نمود که فی جامع العناوی فالدی
 یحصر قلبه فی الصلوة افضل و الدی لا یحصر قلبه یحصر ان یقال انه لیس
 فی الصلوة و لا فی المسجد لعدم المقصود کما سمي الله تعالی صمّا و نکما و عمیّا
 مع انه یحصر الصلوة کذا فی ما وی الصوفیه در کلمه حضرت مولانا عبد العزیز
 آورده است که روزی حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره فرمود مد که
 صوفی مار میخواند هرگاه که رکوع و سجده میکرد میگفت هو یرکعی و هو
 یسجد فی و هو یسجد مولانا فرمود مد که ازین توحید درست نمی شود بلکه
 باید گفت هو یقیم و هو یرکم و هو یسجد تا دینی باشد در لغات آورده است
 که رکعتان سو اک این حدیث را تاویل کرده و این حدیث را هم تاویل کرده
 که فان لم تکن تراة اگر تو ماسی می آوری احلی الله قال المستوفی لعاثقه
 ادا کر الطرالمه پاترید می قال العاسی ابریدان اساک ما وله الحیب
 سواکام شکر لاراک فقال العاثق لا ابرید سواک لیس ساک ما باید که منار
 پندر گرارد و بعلت و عبادت کند چون کردن نماز بجماعت با حضو

شعري و در یافتی اکنون بدانکه اختلاف کردند در نماز پنجگانه که کدام
نماز کدام پیغمبر خواند و برافرض شد و عن عائشة رضی الله عنها قالت ان آدم لم یأت
یتب علیه عند الفجر صلی رکعتین فصارت الصبح و امر الخلیل بذبح اسمعیل
و قدأ اسمعیل عند الظهر فصلی اربع رکعات فصارت الظهر و بعث عزیر
فقیل له کمر لبثت قال یوماً فرأى الشمس فقال او بعض یوم فصلی اربع
رکعات فصارت العصر و غفر لداود عند المغرب فقام و صلی اربع رکعات
فجهد فی الثالثة ای تعب فیها عن الایتان برابعة لشدة ما حصل له من
البکاء علی ما اقترفه ما هو خلاف الاولی فصارت المغرب ثلاثاً و اول
من صلی العشاء الاخیر نبینا علیه و علیهم السلام کذا قال شیخ ابن حجر
قال سلمی رضی الله عنه **ص** صلوۃ الفجر صلاها ابونا صلوۃ الظهر اداها خلیل
صلوۃ العصر یونس ثم عیسی علی وقت الغروب له دلیل صلوۃ اللیل اداها کلیم
فاوجب کلها رب جلیل **ص** صبح از آدم بخون از خلیل عصر از یونس بنان غرب سبج
از کلیم الله عشاء را خوانده ام و ترازی پیغمبر ذات بلع و عن ابن عمر رضی الله
عنهما قال كانت الصلوة خمسين والفصل من الجنابة سبع مرات وغسل البول
من الثوب سبع مرات فلم یزل رسول الله صلی الله علیه وسلم یسئل حتی جعلت
الصلوة خمساً و غسل الجنابة مرة و غسل الثوب من البول مرة رواه ابوداود
کذا فی مشکوۃ المصابیح و قال الطیبی فرض علی هذه الامة خمسين صلوۃ
لا انهم صلووا خمسين و بعده جعلت الصلوة خمساً کذا فی شرح مشکوۃ
و فرضت الصلوة الخمس لیلۃ المواجه و هی لیلۃ السبت بسبع عشرة خلت
من رمضان قبل الهجرة ثمانیة عشر شهر و عن الزهري فرض الصلوة
قبل الاسراء صلوۃ تین صلوۃ قبل طلوع الشمس و صلوۃ قبل غروبها و قال
الله تعالی و سم بالعتی و الا بکرا کذا فی الشمنی و قبل و كانت الانبیاء یصلون
ما شادوا و لم یوقت علیهم و عن علی رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی

امة عليه وسلم انه قال كتب الله تعالى من آدم الى ادميين عليهما السلام
 كل يوم وليلة مع امتهم صلواتين الفجر والعشاء ومن ادميين الى اسراهم
 عليهما السلام من كل يوم وليلة مع امتهم عشرين وقتاً فقرانهم في
 صلواتهم سورة الاحلاص ومن موسى الى عيسى عليهما السلام في كل
 يوم وليلة مع امتهم خمسين وقتاً فقرانهم في صلواتهم انصافاً لان في
 الاحلاص كلمة توحيد واكثرهم لسان العربي واقلهم لسان السرياني
 كذا في بحر الاسماء وانوار المرشدين واول من صلى الوتر رسول الله صلى
 الله عليه واله وسلم في ليلة المعراج في مقام حذيثيل عليه السلام وهي
 سدرة المنتهى وقام فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم وملائكة في
 الوتر فكان اماماً ملائكة في بيت المقدس واماماً الملائكة عند سدرة
 المنتهى فظهر من ذلك فضله عليه السلام على اهل السماء والارض وسحرة
 المدينتي سحرة لها حسن المطر وطيب الرائحة وحلاوة الثمر وورقها
 كأذن الفل وهي في السماء السابعة عن يمين العرس ولم يجاوزها احد
 اليها سبي وعيرهم ولا يعلم احد ما وراء ذلك ولذلك سمي سدرة المنتهى
 وقيل انما صممت لتلايه عليه السلام لما ام الاثناء عليهم السلام في بيت
 المقدس اوحى له موسى عليه السلام ان يصلي له ركعة عند سدرة المنتهى
 قال الله تعالى فلا تكن في مريه من لعائته اى لعاء موسى عليه السلام فلما
 صلى ركعة ضم اليه ركعة اخرى بنفسه فلما صليهما اوحى الله تعالى اليه
 بلا واسطة ملك ان يصلي ركعة اخرى فلما قام اليها ان يصليها فقراءتها
 الله تعالى فاتحدت بدالة احتيازة فلذلك صارت رافع اليدين منه في
 الوتر والله اتاها عليه السلام بقوله ان الله رد وكبر صلوة علي وهي الوتر
 وقيل لما صلى الثالثة راى والديه في السابعة فأتحدت بدالة الاحتيا
 تعرضهم قلبه فقال اللهم انا استعيدك وتستعيدك الى اخرة كذا في الكساف

بعد از هر نماز فریضه دعا مستجاب است لقوله عليه السلام بعد كل فریضة
 دعوة مستجابة وقال النبي صلى الله عليه وسلم اذا فرغ العبد من الصلوة
 ولم يشتغل بالدعاء فيقول سبحانك تعالي يا ملائكتي انظروا الى عبدی
 ادى فرضی ولم یسئل منی حاجة انا بری عن طاعته خذوا صلواته و
 اضربوها على وجهه خسر الدنيا والاخرة صدق رسول الله صلى الله عليه
 وسلم اذا افرغ العبد من الصلوة وجب عليه الثلث الشكر على التوفيق
 والعتذار على التقصير والخوف على الرد كذا في فتاوى الصوفية ويقول
 بعد صلوة الصبح والمغرب قبل ان يتكلم اللهم اجرني من النار سبع مرات
 كذا في حصن الحصين وفي نصاب الفقه اذا فرغ المصل من صلوة المغرب
 يستحب له ان يشتغل بالدعاء قليلا ثم يصلي ركعتين كذا قال الفقيه
 ابو الليث وفي فتاوى الحجة قال صلى الله عليه وسلم من قراء بعد كل صلوة
 مكتوبة قل هو الله احد مرة فهو رفيقي في الجنة ومن استغفر بعد كل صلوة
 عشر مرة غفر الله له ذنوبه وان كانت اكثر من رمل عالج ودر بعضی روایت
 دارد شده است كه آية الكرسي بخواند ودر بعضی روایت آمده اللهم انت السلام
 ومنك السلام حتى الاكرام وعن عقبة ابن عامر يقرأ دبر كل صلوة اللهم
 اني اعوذ بك من الجبن واعوذ بك من ان اردد الى ارض ذل العمد واعوذ
 بك من فتنة الدنيا واعوذ بك من عذاب القبر كذا في حصن الحصين
 والله اعلم بالصواب شرط پايز و هم آنكه وانا بود تا حق از باطل جدا
 تواند كردش لقوله صلى الله عليه وسلم نقيه واحد اشد على الشيطان
 من الف عابد وهذا معقول فان الفقيه وان كان سفيا كسلان في
 الطاعة فانه يهدي امة عظيمة لفقهه وهذا الجاهل يغوى بعبادته
 و مكاشفته مع جهله خلقا كثيرا فاجاهل اذا رام في واقعة تجلي الله
 تعالى في صورته اعتقد ان الله تعالى ذاته صورة فيصير مجسما مستبجا

قال النبي صلى الله عليه وسلم من تردد فلا علم مات محضاً أو مات كافراً
 ثم الشيطان يصعبه من صحة العلماء وقال الله تعالى ان الشيطان لكم عدو
 فاتخذوه عدواً الآية وقال الله تعالى يا بني ادم لا يفتكركم الشيطان كما
 احرص اهلهم من الحجة الآية التي علم ما مع روبريم كن وتكلمت به امير المؤمنين كس
 حضرت تبيع حم الدين كرى فرور يدك بر كسيك علم ترليت وطريق وحققت بداد
 وجميع مقامات رسيدته استدرير كرسى وحرمان ست والكر مرير كير ودرامى قيامت
 سياه روى ماشد وحمد شامخ وشم او استمد قال الحسن رضي الله عنه
 قوله تعالى رسا انا في الدنيا حصة هي العلم وفي الآخرة حصة هي الحجة
 وميل العلم نعمه عطيه لا يعطى الا بعد سعد وفي خلاصه السلوك قال
 عيسى صلوة الله عليه عجلت من العالم بأ الكهل وهو علم ان الله تعالى
 لا يقبل الاعمال الا بالعلم والله دهر قائله وفي الكهل قبل الموت مذكاه
 فاحس منهم قبل الصور هو ان امراء المؤمنين بالدميت فليس له حتى التهور تنوا
 وقال بعض اهل السلف ادعى الله تعالى الى داود عليه السلام فقال يا داود ان
 الرهد لا يصلح الا بالعلم كما ان الحسد لا يصلح الا بالماء وفي الحد الكهل اقرب
 الى الكفر من بياض العين الى سوادها وقال علي بن ابي طالب كرم الله وجهه
 العلم تلمة اخرى اسنى عييه من العليين ولا مه من اللطف وميمه من الملك
 فيسلم به صاحبه الى عوالي الدراحات في الرلعي والى اللطف في الدنيا والى
 ملك الاولين والاخرين في الحجة حكى ان رجلاً قال للحسن الصيرى رضي الله
 عنه اشكو اليك قسادة القلب فقال اذن من محال العلم وفي حديثي در
 رص حضور مجلس علم انصالح من صلوة الف ركعة وعبادة الف مريض وحصو
 الف حارة فليل يا رسول الله ومن قراءة القرآن فقال وهل سقم الا
 بالعلم حكى ان محمد بن الحسن راى في المنام فقبل له ما فعل الله بك قال
 عمرى بالعلم شمر حنة القلب علم فادحرة وموت القلب حمل فاحتسنة

وخیر خداوند تقویٰ فرموده که کفایت نماید و عظمتش فاعظمه و وفی شر
 المسکوة لمولا علی الغامری قدس سره ان تلمیذا کان لابی یوسف ساکناً
 فی المجلس فقال له اذا اشکل علیک شیء فسل ولا تسقم فان الحیاء تصنع
 العلم وکان الامام یرتکلم فی تعریف الصوم انه من الصبر الی الغروب فقال
 اذا لم تغرب فالی متى فقال اسکت فان سکوتک خیر من کلامک وما
 احسن ما قال بعض ارباب الحال ان الجاهل اذا تکلم فهو کالحمار و
 اذا سکت فهو کالجدار و فی کفایة الشیخی الجاهل لا یخجلوا اما ان یکون
 عاصیا او مطیعاً فان کان عاصیا فهو نداء لادواء لانه لا یکون له علم یرشد
 وان کان مطیعاً فیکون طاعة مع الجهل والطاعة مع الجهل لا قيمة لها
 وروی فی الاخبار ان واحداً من الجهال اعتزل الناس وکان یعبد الله
 تعالیٰ علی ترأس الجبل فراؤوه ایا م الربع وقد لطم شاربه وحمیه بالقدرة
 فقیل له لم فعلت ذلک فقال انما فعلت حتی لا اجد راحة الربع و
 وقال علیه السلام الجاهل عدو لنفسه فکیف یکون فی حق غیره کذا فی
 دقائق الحقائق در رساله شرح سورة الفاتحه من تصنیف مولانا سعید قدس سره
 مسطور است که لعب الاجار رضی الله عنه روایت کند که در قبایل بنی اسرائیل
 عابدی بود که دو سبت سال خدای تعالیٰ را پرستیده و پیاپی بر زمین ننشاده و هر
 شیطان با ضلال او رفته ظفر نیافته روزی ازین حکایت پر شکایت بلشکر خود
 فریاد کرد که آدم علیه السلام از بشت برآوردم و برین زاهد ظفر نیافتم تا یکی از
 شیاطین لعین برخاست و لباس عابدان پوشید و ابلیس سرش بوسید و بصومعه آن
 عابد رسید و نیت نماز کرد و چنانکه همه شب در قیام بود و همه روز در رکوع و شب
 سجود تا یک هفته دو گانه ادا کرد و بعد از آن تسبیح مشغول شد عابد ازین حال متحیر
 شد و او را سلام کرد آن لعین گفت ای خاغل از ذکر خدای ما را محروم گردان
 باز هفته دیگر دو گانه دیگر ادا کرد عابد او را سوگند داد که مرا بصحبت خود در صنادید

پس رصاداد و گفت او عبادت من عجب دارد که عبادت من بجهت عبادت برادر
 من همچو دروایت یقین آفتاب جریر تار یارت اور و یوم اما یک سحری از تویر سم
 عابد گفت من علم دارم آن گفت مسئله هم چندان مشکل نیست پس شیشه مقدس
 داده انگور را آتیش بروی کرد و گفت خدای تعالی تو آنکه درین شیشه
 آسمان می در آرد و عابد ساکت ماند اما عین گفت گمان من آنست که تواند عابد
 گفت که این شیشه بعبادت خرد و آن پیناست نرنگ پس چون تواند در آورد
 تا باین تقریب کلمه کفر می ار عابد صادر گردید بعد از آن حرم و حیدان جانب
 شیطان روان شد و گفت که یک مسئله کافر کردم اما عین او را نواز من نمود
 و گفت که در دیده عالمی هست که صد و هفتاد سال خدای را شندگی کرده و صلوات
 او دوست دارم از صلوات هزار عابد پس آن عین لباس علمای پوشیده و به آن
 عالم رسیده و گفت ار همد آدم که حید سوالی دارم عالم گفت سیرین آن عین گفت
 تو عالمی عالم جواب داد که العالم هو الله تعالی و من تتعلم گفت آن فکر دگیت
 که دو سالت جواب داد که هو الله الواحد گفت آن کیت که در شکی در آید باز
 از وی سر آمد و میان ایتان پنج هست نمود جواب داد که یونس علیه السلام در شکم
 ماهی گفت آن فکر دگیت که صد و بیست ساله بود و پدر او صد و چهل ساله جواب
 داد که عمر پیر میا مر که یکصد ساله در جواب موت نمود گفت پیر میا مر چه مستدرا
 نمود جواب داد که صد هزار و بیست و چهار هزار و مرسل از ایتان سی صد و بیست
 گفت که که مد که مد یا موت جواب داد که ایتان را پنج آلتی میت بر صورت مد که مد
 گفت چون دود بر مد یکبار را آیند کدام بر رگ مانند جواب داد که آخرین که بعد از
 کتادگی را در رایه گفت بعضی زمان را فر بردن بر ایچ حکمت حیثیت جواب داد که طلیت
 ایتان از سنگ لوح است گفت چون رستان آید گرم کاره و جواب داد بریرین
 گفت زمان را چیدار لیت مانند گفت که برای مرق و پیر حلقه آدم جیس مات
 گفت آن رین کیت که یکبار آفتاب دیده و جواب داد که رین رو دلیل در وقت

موسی علیه السلام گفت آن پیست که از جن و انس نیست و دخی با و آمده جواب داد
 که نحل قوله تعالى وادحی ربك الی الفصل ان اتخذی من الجبل بیع تا ومن
 الثجر وسمما یعد ستون گفت مرد بسیارند یا زن گفت که زن زیر آن بعض مرد
 حکم زن دارند گفت مرد بسیارند یا زن ده جواب داد که مرد و بعد از آن شیشه
 بیرون آورد و گفت که خدای تعالی می تواند که زمین و آسمان درین شیشه می کند
 عالم دانست که این شیطان است جواب داد که ای نادان در یک قطره آب چشم تو می گنجی
 و دیگری می برد پس ناری از آسمان فرود آمد آن لعین را گرفت عالم جمیع مؤمنان
 حمد و گزاری بحضرت باری بجا آورد و گفت اعوذ بالله ان اکون من الجاهلین
 و نعم من قال **س** چیزیکه ترا زخم رساند علم است چیزیکه ز تو کسی ستاند علم است
 بز علم طلب کن که اندر دو جهان چیزیکه بمشغور رساند علم است و قال النبی علیه
 السلام من خیر الدنیا و الاخرة مع العلم و شر الدنیا و الاخرة مع الجهل و قال
 علیه السلام العلم الواحد اکرم عند الله تعالی من الف شهید کذا فی اخلص
 انما اصبته و فی رسالة الابد به لئلا یب السجلی تعلم ما لا بد من العلوم فانه من
 ترعد بغیر علم تزندق و عز بآر عن النبی صلی الله علیه و سلم ساعة عالم
 علی فرشته یظهر فی علمه خیر من عبادة العابد سبعین سنة و قال علیه
 السلام و ادعی الله تعالی عز و جل الی ابراهیم علیه السلام و قال انی علیم
 احب کل علیم و فی الخبر عن النبی صلی الله علیه و سلم انه قال ما افاد
 المسلم اخاه فایده افضل من حدیث حسن بلغه فیبلغه قال الموصلی
 رحمه الله الکیس المریض اذا منع عنه الطعام و الشراب و الدواء یموت
 قالوا بلی قال کذا لک القلب اذا منع عنه الحکمة و العلم ثلثة ايام یموت
 و قال عطاء رحمه الله دخلت علی سعید بن المسیب رحمه الله و هو یبکی
 فقال و ما یبکیک قال لیس احد یسئلنی عن شیء **س** اگر خواهی که چشم جان
 شود باز **س** بروجان در کمال دانش اندازید و قال رسول الله صلی الله علیه و سلم

سأل حذیل علیه السلام فقلت ای الحجاج فصل لامي قاله طلب
 العلم قلت ثم بعدة قال النظر الى العلماء قلب ثم بعدة قال سارة
 العلماء ثم قال من كتب العلم لله وقد اراد به صلاح نفسه وصلاح
 المؤمنين ولم يرده عروضا من الدنيا فانا لكيله بالجنة وفي سر وصلة
 العلماء قال عليه الصلوة والسلام من مشى في العلم خطوبين وحسن
 عند العالمين واسمع منه كلمتين اعطاه الله في الجحان جنتين
 نقلت كعب بن اسد بن سارك راگستد كه خدائي رورگار را سماع حديث مر
 كسد تل كي حواييد كرد كفت مادام كه در سماع حديث ماستد در علم و تقديري را
 كه تاكي طلب حديث كيم كفت در حديث آمده است كه همه استيا تا ماتي كه ما پيا
 در يا استعاره را هر طالب حديث كي كسيين جيكونه ترك كيم و مادام كه اهل حديث
 دريان ملائق ماستد فساد ماستد وقال السي عليه السلام ان ما ما من العلم
 يتعلم الرجل ولا يعمل به حذر من ان لو كان الوقتين ذهباً فانه في
 سبيل الله وسهيل بن عبد الله تشرى شحى كفت كه تاكي حديث بوسيد امت
 تا آران كه ميرم و باقي ما در قرص ريريد و لله در من قال في الماسد من
 حبه المتال اكها + انوهم آدم و الا مر حواء + فان لم يكن لهم في اصلهم
 سرف + فاعزرون به فالطن والماء + فالبحر لاهل العلم انهم
 على الهدى لمن اسودى ادلاء + عن اني الاسود الديلي رحمه الله
 لس شين اعز من العلم لان الملوك حكما على الناس والعلماء حكما على
 الملوك كذا في حراية الروايات و قل في قوله تعالى واطيعوا الله واطيعوا
 الرسول واولي الامر منكم هم العلماء والعقهاء لان الملوك والامراء امرؤ
 ان يعلموا بحكمهم و يدعوا حواي امرهم في علم ما استطعت تكون امرا
 ولا تكن حاهلا تنفي اسرا + فان استطعت حرقا كل يوم + برى الجبال
 كليد سحرا + كذا في المصهراب روي ابو موسى الاشعري روى الله تعالى

عنه ان اعرا بيا جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اى
الاعمال افضل فقال عليه السلام العلم ثم قال ثانياً فقال العلم فقال يا رسول
الله انا اسئلك من العمل لا من العلم فقال عليه السلام طالب العلم افضل
عند الله تعالى من المهاجرين والمرابطين والحجّاج والعمّار والمعتكفين المجاورين
واستغفرت له الاشجار والبحار والرياح والسموات والنجوم وكل شئ ما طلعت
عليه الشمس وهذا افضل طالب العلم الفاسق وكيف فضل العامر المتقى كذا
فى فتاوى اهلوى وهرگاه كه چنين فضیلت باشد طالب علم را حیف و افسوس بر آن کسی است
كه طالب علمان را چشم حقارت می نگرود و قال رسول الله عليه السلام الشّعيد
من احب العلم والعلماء والشقى من نظر الى عيوبهم وفتش عنها الله در قائله
ه از آنكه شراب جمل مدبوش كند و عیب دیگران بگوید و گوش كند و آنكس كه
بعیب خویش بنیاء كند و عیب همه را ز دل فراموش كند و لقد صدق من قال
موی شبكافى بعیب دیگران و چون بعیب خود رسی كوری در آن و نقل است
كه يك مدتی در صحبت ابراهیم ادهم بود چون مفارقت خواست كرد گفت يا ابراهیم اگر
عیبی در من دیدی مرا از آن خبر كن ابراهیم گفت من چشم دوستی در تو نگریستم هیچ عیب
در تو ندیدم عیب خود را از دیگران پرس پس باید كه هیچكس را چشم حقارت نگر و لا سیما
العلماء لانه روی فی فضول العبادى من قال لطالب العلم اى ناها ان او قال
اى ابله او قال اى اسحق او قال اى ابن ابله او قال اى ابن نهيق بشئ مما نسب
به الجمل فقد طلق امراته كلها فتواذك انتهى كلامه و لو قال ما
مجلس علم چكارا و يقول من يقدر على آداء ما يقولون يكفر كذا فى دستور
القضاة و فى مختار الفتوى من حقها لما حرمت عليها امراته و لو قالت
امراته لزوجها لعنت بر و دشمنه تكفر و ترغیب الصلوة آورده است كه يك نص
دارد در عالم بغیر سب حق نیم كفرست و فى مختلفات زفر و یعقوب من نظر عالم
بالاستماتة و التحارة يكفر نعم من قال ه اى جود و جود تو زكی قطره منی و

حقاکی عالمان کرویسی + سیمرا گفت رسول مدنی + من اگر مغالماً فقد اکرمی
 وقال الحسن لو لا العلماء لصار الناس مثل البهائم والعلما یخرجون
 الناس من حد البهائم الى حد الانسانية کذا فی احیاء العلوم وقال الله تعالی
 قل هل یتقوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون بدانکه شکراں دورتر
 ادا صیاد و مالدار که ارجمت مال و متاع خود نکمری و در مد و عا دامن جمال که
 سمالت خود نکمری کمد لان الشیطان یصعدهم من حصاة العلماء ولذا قال
 امیرالمؤمنین علی رضی الله عنه ~~من رصیدا قومه الحماة~~ رصیدا قومه الحماة لما علم
 و التحیل مال + فار المال یعنی عشق ریب + و ان العلم یقی لا یرال + علی او
 حسان الذین در تسمیه الاحیاء آورده است بدانکه جمله لذات رجایا نوح سستی یکی
 لذت طعام ار حلوی و کوتست و غیر کف و این ادنی ترین لذات است و مالایری
 حل است و فصل جماع ار لذت طعام مستتر بود و این معلوم میشود و من کیمیم که در
 ماست که اولدت جماع حسیده ماست و شوهرت موده ماست و خواهر که شوهر یگ کسید
 دو کس برای کلح وی بیاد شوهر یکی فقیر ماست و لیکن رستهوت جماع قوی ماست و دیگر
 سسی ماست و لیکن رستهوت جماع قوی ماست و این و را احتیاء راده شود که اگر
 یکی را احتیاء یک مال است که فقیر قومی را احتیاء رکند پس معلوم است که لذت
 جماع اصل است ار لذت طعام دیگر بالاتر ار لذت جماع لذت حاه است و این بان
 معلوم می شود که پس بان مثلاً لذت جماع حسیده است سیده ماست یا دخر عالم است
 یا دخر مادت ماست و او را حاجت شوهر ماست و بیج کوی برای وی میدا شود و اگر
 یکی ار ارادلی قوم مثل کما س یا حمام یا داغ و غیر دلک و او می هم ماست و در حل
 ماست و برین زن عرض کرده شود و عالم است که احتیاء رکند ریرا حیه حاه می رود
 پس معلوم شد که لذت حاه اصل است ار لذت جماع دیگر بالاتر از لذت حاه لذت
 علم است و این بدان معلوم شد که اگر یکی از اساسی ملوک ماست یا تحسی تشریف را
 لذت علم حسیده ماست یعنی صاحب ماله و شاه که در کتاب ماست و ماست و جماع ماست

برای حل شکلات خود به عالمی و بیچکس عالم در آن شهر نباشد مگر یکی از اراذل قوم چنانچه
 کفش دوزی و دیباغ و حلوائی و غیر ذلک پس اغلب آن است که او با خود گزاشته
 پیش این عالم برود و مقصود خویش از وی حاصل کند و هیچ ننگ نکند پس معلوم شد
 که لذت علم بیشتر است از لذت جاه پس اگر کسی سوال کند که چون در علم لذت چنین است
 مایه نینیم که بیشتر مردم کاره وی اند جواب گوئیم که دل ایشان مریض است از آن کاره
 اند چنانکه کسی حلوا بر مریض که حاشه ذوق او فاسد شده باشد عرض کند آن مریض
 هرگز لذت آن حلوا نیاورد پس ازین لازم نمی آید که در حلوا لذت نیست و چنانچه کودکی
 باشد که لذت جلع نیافته باشد نکل را کاره باشد ازین لازم نمی آید که در جماع لذت
 نیست پس کراهیت بعضی مردم مرعوم را ازین قبیل است خصوصاً درین زمان که
 جمال صوفیه تکبر میکنند و هرگز بصحبت علماء نمی روند و علم نمی خوانند از برای آنکه دل
 ایشان مریض است و این نمیدانند که مرتبه آدمی بموافق علم باشد چنانچه گفتند
 رفعت آدمی بعلم بود * هرگز علم بیش رفعت بیش * قیمت هر کسی بدانش اوست *
 ساز افزون بعلم قیمت خویش * و لذا قيل فضل العلم فوق فضل النسب لان العائشة
 افضل من فاطمة رضي الله عنها كذا في جامع الرموز وفي فتاوى النسفی روی
 فی الخبر ان الله تعالى عاتب عبد يوم القيامة فيترجم سيئاته على حسناته
 فيؤمر به الى النار ثم يقول الله تعالى لجبرئيل عليه السلام ادع عبدی
 و سئل هل جلست في مجلس عالم في الدنيا فاغفر له فسئل جبرئيل عليه السلام
 فقال ما جلست مجلس عالم فيقول هل احببت عالماً في الدنيا قال لا فيقول
 هل جلست على مأثدة مع عالماً قال لا فيقول هل مشيت في سكة فيها مشي
 عالم قال لا فيقول الله تعالى لجبرئيل عليه السلام هل وافق اسمه اسم عالم
 فيقول اسمى فلان فيقول الله تعالى لجبرئيل عليه السلام ووافق اسمه اسم عالم
 في الدنيا فغفرت له لموافقة اسمه اسم عالم وفي بعض الروايات يقول الله
 تعالى لجبرئيل عليه السلام خذ بيده وادخله الجنة لانه كان يحب رجلاً

وذلک الرجل یجتہد سلا عالمًا فعرفت له بذلك بعد من قال
 تسیدم کہ در روز را میرویم بد مداراہ یکان سجد کریم وویل ادا کان
 یوم القیمہ ہادی صادق این اشرف ہدایہ الامہ یعنی العلماء قیمہ
 حدیث علیہ السلام عن یمن العرق ہر مادی این کو ہر ہدایہ الامۃ
 یعنی المتعلمین ہر مادی حدیث عن یمن العرق فاکرم ہر مادی ہدایہ
 نکر امہ الانبیاء پس معلوم شد کہ مقل کسی است کہ صحبت علما را خود لازم گیرد
 و در مجلس ایقان تستہ می باشد زیرا کہ اشرف امت ایقان نامیدند بحال صوفیہ
 و در محل جواب حسن و ہواں الحوال الصومۃ یتکدرون العلماء ولا یجھرون
 فی محالہم لان قلوبہم مہیبہ صحتہ الاعیاء ولا یھربوا کلون طعام التوبہ
 من حوائجہم ولذا قال السری السقطی رحمہ اللہ ما رأیت سماءًا تلتلظظ
 المولی مثل صحتہ الاعیاء فان صحتہ الاعیاء و اهل الدہا تفتت القلوب
 فادامات قلب المؤمن بعود ہا بہ صابر حجاز و مدبر اقول ما نشاء
 و یفعل ما یتشاء ولا یالی واصل السلوک فی الطریقۃ حیوۃ القلب کذا فی
 سترۃ المقاص حکمی ان ابایوسف رحمہ اللہ لما ولی القصاء حاء حسن
 من ہادی ہرائر افتد اکرمہ المسائل فراءہ ما ہلا فقال با ابایوسف ان طعام
 الخلسۃ اسدد ہیک الہ فارجع الی طعامک بالکونہ لہرحم ذہیک
 الیک و قال علیہ السلام لا تأکرم محالۃ المونی قل ومن المونی یا رسول
 اللہ قال الاعیاء و فی القتیبری قال ابو عتبان المعری رحمہ اللہ من اسر
 صحتہ الاعیاء علی محالہ الفقراء امتلاہ اللہ تعالی بصوت القلب پس
 معلوم شد کہ اگر صحبت محال صوفیہ نکر می کند علما یہ حکام و امرا و اعیان را بر ایقان
 می شود مدارا را می حالت خود لایہ قال علیہ السلام ہر کل جلس یعمل الی جلسہ
 سہ کوتر یا کوتر بار بار کہد ہمیں یا ہمیں یروارہ و ار را می صحبت اغنیاء
 معرور می شود و عالمان را حقارت می کند و قال اللہ تعالی ولا تعزکم باللہ

الغرور و تخو و راعا بدیدانند و این کمال نقص است در حق ایشان و لذات آل
 الشیخ الشهاب الدین السهروردی قدس الله سره و العیوب کثیره اعظمها
 اعجاب البرء بما فعل من الطاعات و قال الله تعالی یا عیسی عظیم العلماء
 و اعرف فضلهم فانی فضلهم علی جمیع خلقی سواء کان عادلا او ظالما
 الا النبیین و المرسلین **لهو لوفیه** اغترت حصبة العلماء لانهم فضلهم
 الله علی الدنیا و ما فیه و قلت لنفسی عظیم العلماء لانهم شافون لیوم
 لا یریب فیه و فی شرح سورة الفاتحة من تصنیف مولانا معین و اعط
 نکر و رست که در حدیث آمده است که اول من یتشفی یوم القيمة الا نبیاء ثم العلماء
 ثم الشهداء **ثقل است** که عالمی ردای خود برای پیرون آوردن عاصیان در
 دوزخ اندازد و عاصیان بچنان از دحام نمایند که بهر رشته ازان مقدار ببقا و
 کس دست زنند و برکت آن عالم خلاص شوند و قال علیه السلام عظموا
 العلماء فانکم تحتاجون فی الدنیا و الآخرة الیهم قال علیه السلام فضل
 العالم علی العابد کفضل علی امتی کذا فی خلاصة السلوک و عن جابر بن
 اهل الجنة لیحتاجون الی العلماء فی الجنة و ذلک انهم یزورون الله
 عز و جل فی کل جمعة فیقول تَمَتُّوا عَلَیَّ تَمَتُّوا مَا شِئْتُمْ فیلتفتون
 الی العلماء فیقیلون ما ذا انتم فی علی ربنا فیقیلون کذا و کذا فهو
 یحتاجون الیهم فی الجنة کما یحتاجون الیهم فی الدنیا کذا فی الفرق و
 قال ابو الاسود لیس شیء اعظم من العلم لان الملوك حکما علی الناس
 و العلماء حکما علی الملوك ثم اختلفوا فی النیات التي یحتاج العبد الیها
 فی الذهاب الی مجلس العالم فقال الفقیه اسمعیل المستهلی انه سئل
 ابو عبد الله الخوارزمی رحمه الله بائی نیت یدهب الی مجلس العالم
 فقال برغم المحدثین و اعلاء الدین و قال القاضی شریح رحمه الله هو
 مخیر بین ثبات ثلث اما ان ینوی ان بتعلم ما یشاء و لیجمل به او ینوی

انه يتعلم ويعلم الناس اويوي انه يسئل العالم مسئله يكون في ذلك مسعة
 للحاق وان لوى الياب التلب فهو اصل جون تواس حوام من علم وخصيلت
 علمائيدى ودرياقتى اكون مگوت هوت نشنو ودرياب گم مراد ار علم كه ام علم ست
 اى طالب صادق عمر خود را بر ما دد كه در حوام من مطلق وحكمت متعول تسوى كه
 تعلم المطلق حرام كثر الحمر كذا فى سدره مجمع الفتاوى بعصر من
 قال ٥ ار مطلق وحكمت مکتايد در متسو و ٥ ايها همه آلائس اما ر غشق هست
 و ما يد كه علم ابع متعول تسوى قال الله تعالى وما خلقنا الحس والانس الا ليعبدون
 اى ليعبدوا وسعرت خدا حاصل مى شود بکلام اسد و کلام رسول و کلام محمدان
 و کلام نزرگان ٥ مطلق وحكمت و لله دين قائله ٥ علم كثير آدم و سمرت تحيسه
 اسو صرورى ست بدو تعلل گيسر ٥ و علم سرورى كلام اسد و كلام رسول اسد و كلام
 محمدان و ما تى عدم و سواس شياطين ست كما قال امام الهما را ابو حنيفة
 رحمه الله كل العلوم سوى القرآن متعله الا الحديث والا الفقه فى الدين
 والعلم ما قال فيه حدنا و سائر العلوم و سواس الشياطين و فى الحر انة
 الروايات عن ابي اسود الدبلى مصيب الحوليس تبين اعز من العلم لان
 الملوك حكما على الناس والعلماء حكما على الملوك وقيل فى قوله تعالى
 اطعوا الله واطيعوا الرسول واولوا الامر منكم هم العلماء والفقهاء لا الملوك
 والامراء امروا ان يطيعوا بحكمهم و تنصوا حوايا مرهم ٥ علم ما استطع
 تكون امرا ولا تكن حاهلا شقى اسدا فان استقلت ح قائل يوم ترى
 الحمال كلهم حميرا كذا فى المصبرات و فى الحر انة الطر فى الفقه اصل
 من عبادة الله وتعليم الفقه اولى من تعليم تمام القرآن و فى كبر العباد
 طلب العلم من نصبه نقد ما يحتاج اليه من مالا يد منه من احكام الوصوء
 والصلوة و سائر الشرائع وما وراء ذلك ليس لغير من فان تعلموا فهو اصل
 وان تركها فلا اثم عليه وتعلم الفقه اولى من تعليم تمام القرآن لان تعلم

جميع القرآن فرض كفاية وتعلم ما لا بد من الفقه فرض عين و اشتغال
 بفرض العين ازولى پس ما لك را بايد كه اول علم لا بدى من الفقه ومن احديث
 بخواند بعد از آن عزلت اختيار كند اگر بسيار نهي تواند خواند بايد كه چهل حديث
 نبري بخواند و ديگرى را تعليم بكنند تا باين ثواب شرف شود كه عن ابى درداء
 رضى الله عنه قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما حد العلم الذى
 اذا بلغه الرجل كان فقيها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حفظ
 على أمتي أربعين حديثا فى امر دينها بعثه الله تعالى فقيها وكنت له يوم القيمة
 شافعا وشهيدا و اگر توفيقش رفيق شود بايد كه تمام عمر صرف كند در پي علم لقوله
 تعالى لنبيه عليه السلام و قل رب زدنى علما پس بغير از علم على بهتر نيست
 و فى القشيري قال الجليل من لم يحفظ القرآن ولم يكتب الحديث لا يقدر
 به فى هذا الامر لان علما بالكتاب والسنة و در سراجى مذكور است كه پيغمبر
 خداى صلى الله عليه وسلم گفت يوزن يوم القيمة مداد العلماء مع دم الشهداء
 فتدحى مداد العلماء على دم الشهداء و بايد دانست كه بعضى جهل صوفيه قائل اند
 كه عمل با علم منافات دارد و اينچنين نيست كه اگر منافات ميو و مجتهدان دين چنانچه
 حضرت امام اعظم و امام شافعى و امام مالك و امام احمد و غيرهم رحمهم الله جميعين
 هرگز تمام عمر خود صرف نهي كردند در پي علم و لذا قيل ما اتخذ الله وليا جا هلا
 وقال النبى صلى الله عليه وسلم تعلموا العلم فان تعلمه حسنة و مدارسه
 تسبيحة و البحث عبادة الحديث و فى الحديث قليل العمل مع العلم كثير و كثير
 العمل مع الجهل قليل و فى مشكوة المصابيح عن الحسن مرسل قال سئل
 رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رجلين كانا فى بنى اسرائيل احدهما
 كان عالما يصلى المكتوبة ثم يجلس فيعلم الناس الخير والاخر يصوم النهار
 و يقوم الليالى ايهما افضل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فضل هذا
 العالم الذى يصلى المكتوبة ثم يجلس فيعلم الناس الخير على العابد الذى

بصوم الياء ويقوم الليل كعمل على ادراكه والقرمدي جرس توار
 جوا من علم وفيلت علما واستي واقسام علم سيدي. ورايتي اكون ما يديست
 كماله را على كرون لازم ست واكر عمل بي كمد علم را سي او وراي ست لان العلم
 بلا عمل وتال وفي خلاصة السلوك قال اهل المعرفة ادا احصى في الرصل
 العلم والعمل والادب يسمى عاقلا وادا علم ولم يعمل او عمل لغير ادب او
 عمل بادب ولم يعلم لم يكن عاقلا وفي شمس الالاتقواء العلم علما علم القلب
 ودلث علم الماخر وعلم اللسان ودلث علم الصالح نعم من قال له علم اكر ررت
 ردي را سي لود علم اكر رد دل ردي را سي لود وروى في الاحبار انه كان
 مكتوب في التوقيه ما موسى فل لصاحب العلم الكثير حتى لا يعترف بعلمه
 فان اعترف فلعلموا به متى سميت كذا في التعنى وسرور عالم دعاهي كرويه كره
 اللهم انا استلث علما ما فعلا ورا اوز علم مانع علم ما سهل ست وقال السي
 عليه السلام من سئل ما علم ورا ته الله تعالى سلم ما لم يعلم وعن بعض الحكماء
 من استعمل بالسويات فلا بد له من الساء ومن استعمل بحكمة المال فلا بد له
 من المحرام ومن استعمل بالعبادات فلا بد له من العلم ومن استعمل بالعلوم فلا
 بد له من الورع وقد قيل العمل بعد علم سفيرو العلم بعد عمل عيقيم والعمل
 بالعلم صراط مستقيم كما قال الامام الهمام ابو حنيفة رحمه الله تعالى له
 العلم بلا عمل وتال والعمل بلا علم صلال العلم بلا عمل عقيم والعمل مع العلم مستقيم
 عن ابي هريرة رضي الله عنه العا لم والعلم والعمل في الحجة فاد المر يعمل العالم بما يعلم
 كان العلم والعمل في الحجة والعا لم في الباء وقيل من لم يرد بالعلم ورعا
 ورا هذا المر رد من الله الامعا وعدا وعن الامس صل العالم الذي بعد
 الناس بالحير وبني نفسه كعمل السراح نصيبي الناس ويحرق نفسه وفي حديث
 القدسي باس مريم حظ نفسك فان اقطعت عطف الناس والا فاستقيت براك
 وقال الله تعالى انا مرون الناس بالبر وتعون ايفسكم ولدا مال صاحب قسيمة

البردة هضمها لنفسه امرتک الخیر لکن ما اتقرت به وما استقمت فما قولی
 لک استقم ولهدا قال لقمان ائند وابعلم العلماء ولا تعند وابعلمهم ائند و
 بفعل الزهاد ولا تعند وابعلمهم مالک وینار گفتم که از حسن رضی الله عنه پرسیدم
 که عقوبت عالم چیست گفت مردن دل گفتم مردن دل چه باشد گفت حب دنیا
 کذا فی شواهد النوبة و فی زماننا اکثر العلماء یصیرون المخلات و یزورون
 علی ابواب السلاطین و الحکما مل طلب الدنیا و الحیاة و هم لا یعلمون و یبنون ما
 روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الذباب علی القذرة احسن
 من الفقهاء علی باب السلطان کذا فی ذخیرة الفقه و قال علیه السلام العلماء
 امناء الدین ما لم یجأ لطوا الامراء فاذا خالطوهم فاحذروهم فانهم نصوص
 الدین و یتفاخرون بالقضاء و الافتاء و لا یدرون ان الاما مالهم امر باحیفة
 رحمہ الله ما تحمل لنقید القضاء و ما خالط الظلمة و ما قبل منهم شیئا
 و لا یقبل القضاء و لو یقررون العلماء و لا یزورون علی ابواب السلاطین
 یزور السلاطین ابوابهم البتة لشرفهم ثم فی الجملة ینبغي ان یعلم ان
 للعالما بد من العمل آورند که حضرت امام محمد غزالی رحمه الله برای شاگردی
 نوشته اند که امی فرزند از اعمال مغلس و از احوال تنی و از معانی خالی مباش و
 بیقین دان که علم مجرد و دستگیری نکند و ترا این بمشالی معلوم شود که اگر کسی در یابی
 می رود و ده شمشیر بندی و سلاحهای نیکو با خود می برد و معینا اهل سلاح جنگ
 باشد ناگاه شیر می بوی در آید چه میگوئی آن سلاحهای دی بی آنکه کار کند شیر دفع
 کند یانی و تو دانی که نکند چمنین بعینه میدان که اگر کسی صد هزار مسله علمی بخواند و
 یکی بعمل نیارد از ان دانش او را فائده نخواهد بود مثالی دیگر اگر کسی رنجور باشد
 و رنج و بیماری وی مثلا از حرارت و صفر باشد و اندک علاج آن بیماری کشاکش
 و کنجین است و نخورد آن دانش وی دفع بیماری نکند یانی تو دانی که نکند چنانکه
 بزرگی فرمایند که می دوزد رطل پیمائی تمامی نخوری نباشد شیدا نی پد کوس رنج

پیوده رود و سعی سیانده کرد مدیکی آنکه مال اندوخت و بخورد و دیگری علم آوخت
 و عمل کرد و سعی علم حیدر که بیشتر خوانی و چون عمل در تو مست ماذانی و
 به محقق نود و التمسد و یاریائی روکتانی چند به آن تپی مغر را وجودی جز
 که بر ویرمست یا دفتر علم از هر دین بر و رودن است و از هر دین یا خوردن
 هر که بر ویرمست و هر دو حکم فروخت و حرمی گرد کرد و بایک سوخت و بین باید دست
 که ترف در رنگی آدم بخورد و بسیاری علم و تا گردان میت ریزد که علم علم ماعور و علم
 ست که گفته اند در مدرسه و می دوا رده هر از دوات حاضر می شد که از و علم
 می نوشتند آخر گفتند که ایماں سلامت سر و ده در قائله لوکان للعلم
 مدون التقی شرفا و لکان استرف الساس الیین و در رگان فرمود که علم
 بی عمل دیوانگی است و عمل بی علم گیجی و هر دو علم و عمل و در که مردم در خست از آتش
 و نوح بدین هر دو خلاصی یا بدین یکی که ترا امور را معاصی مار دارد و در طاعت
 یار و در از آتش و در مار دارد و در نیست نیار و اگر امر و ز عمل کمی و تدارک
 روزگار گریسته کمی و در ای قیامت وقت در مانگی گوئی فارحما بعمل صالحا
 یس ما تو گوید که احق از کما می آئی و قال ان السعاک طلعت العلم سین
 فتکرت نالیس فاسفیت عن العلم و طلعت المال سین فمکرت تقاربا
 فاستعنت عن المال و طلب الحلاوة سین فمکرت بعا و تقودا بتعبیر
 عن الحلاوة هیجات هیات لایرحم الا فی امر لم قلب حاشی و لسان داکر و
 بدن صابر و عین معتدله کدانی خلاصه الحقائق الیوم امر قافلا
 حاشا حاشا صابر عا و دنا صابرا و بعیا صا دقا و عنا ماکیه و لسانا
 داکرا و حاشا و علما ما فقا بر حصک ما ارحم الراحمین شرط شایز و هم
 آنکه پیوسته خاموش باشد از سخن و بیا به از سخن مطلقا بلکه سخن آخرت روا باشد
 قال الله تعالی ما یلفظ من قول الا لانه ردت عندین روا باشد مثل
 معروف و بی سکر لقلوله تعالی و امر بالمعروف و نه عن المنکر و لقلوله تعالی

لا خیر فی کثیر من شیء بهم الا من امر بصدقة او معروف او اصلاح بین الناس
 پس سخن روا باشد مثلاً امر معروف و نهی منکر سخنی که برای اوست همه نیکوست اگر
 متکلف متکلم کند باید که تکلم بخیر کند و مکروه است او را صمت زیرا که اعتکاف بصمت
 مکروه است در شریعت مگر آنکه کثرت الاوراد و فی مشکوة المصابیح عن ابن جریب
 قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل كلام اذن الله عليه لا له
 الا الاصر بمعروف او نهی عن منکر الحدیث و عن کعب الاحبار رسول الله
 عنه انه قال ليس فی الجنات جنة اعلی من الفردوس فیها الامرون بالمعروف
 و الناهون عن المنکر کذا فی خلاصة الحقائق و فی شرح الوقایة فی باب
 الاعتکاف لا یتکلم المعتکف الا بخیر پوشیده نماند که سخنها می ضروری نیز روا باشد
 لقوله تعالى لا یکلف الله نفسا الا وسعها پس اگر شخصی پیش متکلف برای زیارت
 نمی آید باید که او را التفات کند و جهالت نکند که او را تفاقل می کند تا دل او شکسته
 نشود فی تفسیر بحر المواجه قال علیه السلام من کسر قلبه مؤمن فقد هدم
 الکعبة و قال علیه السلام المؤمن مرأت المؤمن و فی شرعة الاسلام قال
 علیه السلام المؤمن من المؤمن کمثل الروح من الجسد سئل عبد الله بن
 عمر رضی الله عنهما یا رسول الله این الله فی الارض قال علیه السلام فی
 قلوب عباده المؤمنین پس جهالت نباید که و چنانچه بعضی صوفیان متجمل جهالت
 میکنند که پیش ایشان مردمان عامی می آیند که تا ما را امر معروف کنند و ایشان سخن
 نمی کنند و الله در قائله ۱ کونتم که ارکان گفتار هست ۲ بگو ای برادر لطیف
 و خوشی ۳ که فردا چو پیک اجل در رسد ۴ بحکم ضرورت زبان در گشتی ۵ پیش متکلف
 را باید که بابرادر مؤمن التفات تمام کند چنانچه آن سرور علیه السلام می کردند
 و اذا التفت التفت جميعاً و بسیار سخن هم نباید که و تا در اوقات خلل نشود
 و الله در قائله ۱ خمس بودن نگو باشد ولیکن ۲ نچندان فی که گویند که گنگی ۳
 چنان باید که در صف بزرگان ۴ زدا نشهای خود چیزی بچنگی ۵ و لان خیر

الامور اوسطاً وقل كان نفس حاكم الى حبه رحمه الله قل انخروا ولا فاسكو
 من سلق آدمي نهرت ار دو آب و دو آب ار تو بهر گره ای صواب و چون سخن
 کردن ضروری تنیدی و در یافتی اکنون گوئی بوقت نشو و در باب که در سکوت
 فوائد بسیارست که قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قلت كل مائة
 كثرت در حاکم و قلب سبانه چنانچه گفتند که لو كان الكلام كالفصه لكان
 السكوت كالذهب و قال علي رضي الله عنه ما بدم من سك و قال انصبا
 رضي الله عنه سلامه الا بيا في حسن اللسان و رايان ريد كه نهی نشيتم بكم
 بهر كسيكه ما تدر است ان در حكم نقل است كه علي اس اني طالب رضي الله عنه
 رقتي امير المؤمنين ابو بكر صديق را رضي الله عنه در واقعه ديدم كه عدي در دست و پا
 بود و دو سطر را ن نوشته بود آن دو سطر بر حوا دم چون بیدارت دم يك سطر فرما
 ما بآن دين مضمون بود كه يا ليتني كنت احسن الامم قول لا اله الا الله
 مستقودارين تقرير است كه حاموشى شعار خود ساري و در همه امور اين حديث
 جامع كه ارسطو صلى الله عليه وسلم قال عليه السلام من حسن اسلام المرء تركه
 ما لا يحبه يتيه خود ساري و قال امير المؤمنين علي رضي الله عنه من كثرت
 كلامه كثرت خطاه و من كثرت خطاه قل حياء و من قل حياء مات عليه و
 من مات فله دخل المأر و قل لعيسى على نبيا و عليه الصلوة والسلام
 دنا على عمل يد حلى الحجة قال لا تسكروا انما قالوا لا تستظم بذلك قال
 فلا تظفوا الا احذر جايجه بر رگاں گشته اند هر كه چيل و در سخن بگويد سبحان الله
 گردد و هر چه خواهد بياد و عن انس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول
 الله صلى الله عليه وسلم لا يستقيم ايمان عبد حتى يستقيم قلبه ولا يستقيم
 قلبه حتى يستقيم لسانه و اتفق المسأله على ان العادة على عشرة اخزاء
 تسعة منها في السكوت و واحد منها في الحزن في الحكمة بايد كه در طوالت حاوشى
 احتيا ركشى و ل رير گفتن مير و در بدن و گر چه گفتار حق بود و در عذر

سنن بسیار و انی اندکی گوئی یکی را بعد گوید را یکی گوئی و صحبت نرین
 سلامه فاذا نطقت فلا تكن مكثرا و قال على رضى الله عنه اذا نقر عقل المان
 لفص كلامه ولذا قبل اذا رايت رجلا يكثر الكلام فتيقن ببخونه و قال
 ايضا اذا نقر عقل المرء قل كلامه وابقن بحقوق المرء ان كان مكثرا
 و في شرعة الاسلام و كان النبي صلى الله عليه وسلم بطيل الصوت فاذا
 اراد ان يتكلم وقف ساعة فان كان لكلامه ثواب نطق و الا صمت
 فهذا ادب صاحب الانقياد والبصراء وقيل من حفظ لسانه فقد نصر على نفسه
 جميع عيوبه و في اخلاص الخالصة قال بعض الحكماء اللسان فيمة الانسان
 فحسن قوه سة نراه قيمة و عن سجد بن جبير رضى الله عنه عن النبي صلى الله
 عليه وسلم انه قال اذا اصبر ابن ادم اصبحت الاعضاء كلها يكفران اللسان
 اى تقول اتق الله فينا فانك ان استقيمت استقمنا و ان اعوججت اعوججنا
 و حكى ان ابراهيم بن ادهم رحمه الله اضاف ناسا قلما تصدوا على الطعام
 اخذوا النية فقال ان اقواما قبلنا كانوا ياكلون الخبز قبل الصبر و انهم
 تاكلون الصبر قبل الخبز و روى قبل لو احد من الصالحين اذك تحمظ لسانك
 من الغيبة فقال لو كنت اغتبت احد الا غبت اشى فانها اولى ان تكون
 حسنا فى لها و روى ان سليمان عليه السلام كان لا ينكلم و يكتفى فى
 حاجته بالايما كراهة ان يشتغل عن الذكر و روى انه كان ابر بكر
 الصديق رضى الله عنه بضع حجرا فى فيه و يمنع بفيه عن الكلام و كان
 يشير الى لسانه و يقول هذا او رد فى الموارد و فى رواية اخرى وضع ابوبكر
 رضى الله عنه حجرا فى فيه سنين و كان لا يخرج الا عند الاكل والصلوة
 خشية ما لا يئنيه كذا فى خلاصة الحقائق و فى عين العلم قال عليه السلام
 ان اكثر خطايا ابن آدم فى لسانه ففى الصمت الوقار واجتماع الهمة والفرار
 للعبادة والسلامة من افات الدارين فان البلاء موكل بالمنطق و زافات

الكلام ما لا يعنى وهو ما لا اتفق ولا يوافق فيه تصمم الوقت ومسألة
 السلب ووحش المدن وتأخذ الرهرى وايداء الحفظة وارسال
 كتاب من اللعول لله تعالى وقراءته من يديه تعالى يوم القيمة على
 رؤس الائمة لثقل است كحسرت تبيع خاموش جيل بال خاموشى اختيار
 كرده بود درين مدت ما بين كس سمن گفت سه لب فرو برد كه خاموشى سه دل
 تنى كس كه خاموشى سه بهر كه گويامى تو خاموشى سه بهر حيه ياد تو خاموشى سه
 سه ناس خاموشى تا در ميوشى سه تيراب معرفت بهر كه سوشى سه وحكى ان حكما
 من الحكماء راى حكماً آخر فعال كه وحدت عيوب الناس قال وحدت
 فيهم الف عيب لكن وحدت في العبد حصة لو حفظها تسرح جميع العيوب
 عليه وهو حفظ اللسان وفي ما وى الصومعة عن بعض السلف رحمه الله
 قال هذا ما من السكوت ولروم البيوت والقاعة بالقوة والاستعانة بالحى
 الذى لا يموت تكايت الوكر وراق رحمه الله سى سال آرر و مد صحت حسرت
 حصر بود هر روز دين ميت در گورستان رفتى و وقت رفتن و آمدن نقرآن
 خواندن تناول لودى و مقصود و ملاقات اود دوستى روزى حضرت حصر عليه السلام
 ما در مصاحف تدريك احكاميت كنهان در گورستان رفتن چو ن بازگشتد حسرت
 حصر فرمود كه به تى آرر و مد صحت حسرت لودى امور بايتى و نقرآن خواندن باز
 مادمى و ايرتوابع محروم گشتى آرى جابى كه صحت حصر جين ما شجيه صحت ديگر
 چه جوابه شد ار لود اقال امير المؤمنين على رضى الله عنه سمع
 لقاء الصحابة ليس بعد من شدا سوى الهدى بان من قيل وقال به لا يصح
 مع الانسان الا لا احل اعلم او اصلاح حال به وى ميتكولا المصاحف عن
 معاد من حل رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 الا احراركم ملاك ذلك كله قلت بلى يا سى الله فاحد نلسا به وقال كف
 صلاتك هذا قلب يا سى الله وانا لواحدون بما تتكلم به قال تتكلمك املك

بامعاذ و هل يكب الناس في النار على وجوههم او على متآخريهم الا حصاء
 السنهم رواه احمد والترمذي وابن ماجه ولا يخفى ان للصمت فوائد
 غير متناهية لا يحتمل هذا المختصر ضبطها والله اعلم بالصواب بشرط تقديم
 آنكه آنجا كه بنشيند از آنجا بيرون آمدن بغير از حاجت انساني روايتش يعني
 از براي بول و غائط بيرون آمدن روايت و اگر بغير از حاجت بيرون آيد عكاش
 تباه شود و عن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 اذا اعتكف ادنى الى راسه هو في المسجد فأمر بجله وكان لا يدخل البيت
 الا لحاجة الانسان متفق عليه پس اگر بغير از احتياج بيرون آيد اعتكافش تباه
 شود و كما في المختصر فان خرج ساعة بلا عذر فسد اي اعتكافه عند ابى حنيفة
 وهو القياس لوجود المنافي وقال لا يفسد حتى يكون اكثر من نصف يوم
 لان في القليل ضرورة ولا ضرورة في الكثير ولو خرج لا نجاء غريق او حريق
 اولاد او شهادة او مجاورة فسد اعتكافه ولو خرج لا نهضام المسجد او تفرق
 اهله بحيث بطلت الجماعة منه او الخوف على نفسه او ما له من المكايدين
 لا يفسد ولو اعتكف المرأة في مسجد الجماعة فطلقت فلها ان ترجع الى
 مسجد بيتها و بقی على اعتكافها و في كذا الا و را ه اگر متكف بيرون آيد براي
 نماز جمعه نزد يك علمای ما رحمهم الله عتكاف تباه نشود و نزدیک شافعی تباه شود
 زیرا که خبر خروج ضد کثرت هر آینه تباه شود و چون او را ممکن هست که در مسجد جامع
 بتكف شود پس چه ضرورت او را درین خروج و چون نماز جمعه بیرون آید باید که بعد
 زوال بیرون آید تا خطبه و جماعتش فوت نشود و باید که در مسجد جامع چهار رکعت
 سنت بگذارد قبل الاذان و بروایت حسن رحم شش رکعت نماز بگذارد و در رکعت
 تیمت مسجد و چهار رکعت سنت پیش از جمعه و بعد از خطبه درنگی کند و چهار رکعت نماز
 بگذارد یا شش رکعت بجهت اختلاف علماء در سنت جمعه و پیش ازین درنگی نکند و اگر
 بیرون آید از مسجد ساعتی بغير عذر عتكاف او تباه شود و نزدیک ابو حنیفه رحمه الله

رايك ابو يوسف رحمه الله ورحمة الله عليه ان يتسفل بالصلاة وقراءة القرآن وان
 ابراهيم بن سيرين آتاهما حقتن وحرورن واثاميدن اوراد مسي روا
 مرد واماك مسو رحس للمعتك ان يتسفل بالصلاة وقراءة القرآن وان
 استقل بامر الدنيا لا يسطل وان كان حرة وانه قال ابو حنيفة واحمد بن
 حنبل قال لما لك من كذاي كذا العباد وديكر معك را ما يكره يرون مسي من سيا
 كمي و اگر كيب و سمن كبر و هت لقول عائشة رضي الله عنها كان رسول
 الله صلى الله عليه وسلم يعود المريض وهو معك فيخرج كما هو ولا يعرج
 يسأل عنه رواه ابو داود كذا في مسكوة المصابيح تيس اگر سمن سرور مي
 مات عن كذا اما ستر اين ست كه سمن كمي مگر با يا ريرا كه احوط ست سمن مكرن
 لان الصوفي لا مدد له الا ما هو الا حوط تدا كه بر رگان گفته اند كه كسي
 له ت حلو ت ياقه ماشه يرون حيا ن حلاوت مي ياد كه در مدله رلدا فتان
 ابو عثمان بن ان العياض لولا الجمعة لدخلت بيبي ولم اخرج حتى الموت
 وقال بعض اهل المعرفة اعظم الوحدة فابيا من اديك وراجه ليدك
 وكي ايسا حلسا لميك فابيه اول امس وقال العباس الدامعي اوصاني
 التسلي و قال الدرر الوحدة واهم اسمك عن القوم واستقل الحداد
 حتى يموت و حكي ان عمر بن العبد العربر رحمه الله كان لا يخرج من مدرله
 الا بصلاة الجمعة والجماعة وعبادة المرض وكان يقول الناس سراق
 العقول او قطاع الطريق وقال رجل لا يكر الوراق وحدث حنبل الدنيا والآخرة
 في القلة والحلوة وحدث تروالدنيا والآخرة في الكثرة والاحتلاط كذا في حلاوة
 السلوك وقال بعض اهل التحقيق العزلة بعد عن ارباب الدول بترك الطعام
 من آمال النفس وشهواتها بل ورم الورع وعن ابن ممالك رضي الله عنه عن النبي
 سلمه السلام انه قال السلامة في الوحدة والآفة بين الناس الحديد كذا في احسن
 الحائضه و حكي ان مالك بن انس رضي الله عنه لم تشهد الجماعة حمسا وعشرين

سنة و مثل نما یصنعت عن الخرد و هر قال صحافه ان امری منکر افاجاج الی ان
اغیرة و له اقدر کن ان فی منحصه الحقائق و اهد اعلم بالصواب بشرط یسیرتم
آنکه نشرش و عقیقی باشد و نظر نگردد نیامی و درون را کما قال الله تعالى من کان یرید حرث
الآخرة نرذلہ فی حرثه و من کان یرید حرث الدنیا فقلہ منها و ما لہ فی الآخرة من
نصيب و فی حدیث القدسی لوصلی العبد صلوة اهل السماء و الارض و صام و صوم
اهل السماء و الارض و طوی الطحاح مثل الملائكة حتی لا یاتل شیئا و لبس لباس
العسری ثم رای فی قلبه من قال ذررة من حبة الدنیا او سمعها او محمدتها
او ربها ستھلک بسکن فی جوارہی و لا ظلمن قلبه حتی ینسا فی ولا اذ یغھ حلاوة
محبتی سے اسی طالبی کہ دعوی عشق خدا کنی و در غیر او نظر بہ محبت چرا کنی و از حجتی
خلق تو بیگانه شو اگر و نواہی کہ دل بجزعت حق آشنا کنی و عن یحیی بن ساعد
رضی الله عنه انه قال من لم یدرک الدنیا محمود اترک کنہ الدنیا منعد و ما کدا
قال امیر المؤمنین علی رضی الله عنه اذا جاءت الدنیا علیک فخذ بربا علی الخلق
طرا قبل ان تنقلب فلا تجود یصدھا اذا ضا اقبلت و لا البخل یسقیھا اذا هی
یدھب و فی خلاصة الحقائق عن معاذ رضی الله عنه انه قال الدنیا سم القاتلہ
لعباد الله فخذوا منها علی مقدار ما یجوز السم فی الابد و ینہ لعلکم تسلمون
نزد مردان حب دنیا نہ ہر قافل آمد دہست و زہر خوردن ای جوان جز کار حق کی پڑ
و عن محمد بن الفضل البلخی رحمہ الله انه قال رابت الشقیق فی المناہر فقلت
یا معلّم الخیر ارشدنی الی الخیر قال الخیر کل فی ذکر مولک و الشکر لک و حب
دنیا کما قال علیہ السلام حب الدنیا راس کل خطیئة سے ترک دنیا سر عبادت
حب دنیا سر خطاست و آن بہال نازنین بی ترک دنیا کی بود و قبل الدنیا دار
مفر و الآخرة دار مقیر و انما سمیت الدنیا دینا لدنوها الی الغناء و قال النبی
صلی الله علیہ و آلہ وسلم من احب دیناہ اضرب باخرته و من احب آخرته اضرب دیناہ
فانہ و اما یبقی علی ما یقنی و قال علیہ السلام الدنیا دار من لا دار لہ و مال من لا

مال له ولها محمد بن الحسن له قال ذهب من ماله من الله ان رجلا ساء الى ان
 الداء جاءه من الله عه قال ان لا تأتسمنى وطمسنى فقال له ان كنت صادقا
 فلا تمر بك الايام حتى يماقه الله تعالى فمر الايام فدخل على الامراء عطاء عشرة
 الاف درهم فقال اني الداء الذي لرجل صدق ما سئمت منه الله تعالى عفوة
 عظمه قال ما انا الداء الذي اود لك عفوه قال والله لو جلد على طهارة عشرة
 الاف سوط كنت امرضى له من حاترة عشرة الاف درهم كما قال الله تعالى ولولا
 ان يكون الناس امة واحدة لفسدوا لكن بكم بالرحمن لسوئهم نسقا من قصه
 الا انه اى طالب صادق ويا راى استخوان کردن مردمان آفریده شد چنانچه باروت و
 باروت که میگفتند که اما منى فتنة فلا بكم بيا بكم بر رگي از اين حرميد هر سه
 را ديا هي گويد تنب و رور به که ان از صحتهم يرسير يرسير به دره خود را بر يار و
 و لو لم به که هست اين صده من گريه آسير و حكي انه مثل الواريد ما دالمب
 ما ملت قال بلاثى نصى ترك الدنيا فلب القرية والولاية حواصا كاسات
 و خلاصة موجودات عليه اصل الصلوة را يرسيدند که در حق ديا حرميد و ما يرسيدند
 حيه گويم و در حيرت که به محنت دست آرند و تنقست نگاه دارند و محسرت بگذارند
 ديا همس تخم ستان ربه به حصيت که در حمر نشاند و دهر به سر کن که اردو
 گرفت امر و نصيب و دروا را قول حق نذر و دهر به دوى القسدى قال
 القصيل لوان الدما بحد اذها عرصت على سرطان الا احاسبها الكيب
 انعدرها كما يتقدر احدكم الحصة ادا مربها ان نصيب ثوبه وقال عوف بن
 عذابة مثل الدما والاخرة ككفتى المبر ان بقدرها ترشح احد بهما حصة الاخرى
 قال حذريل لموم عليه السلام ما اطول الابداء عمر اكيف وحدت الدما
 قال كذا امرها ما ان دخل من احد بهما و سرح من الاخرى و روايت آند
 ست که عيسى بيضا بربطيه السلام عامدى را و يد که بسيار سالها عادت کرده بود بخدا
 تعالى ويراگيت که در آخر الزمان بيضا سرى بود و مرا و را امتى ست عمر اى ايتان

اندک باشد از شست تا بهشت و غایت عمر کی صد بود و زمان بخوابد و فرزندان بزرگند
 و عمارت بنا کنند آن عابد و تعجب بماند و گفت در این چنین عمر سلی مشغول شوند برین
 چیز با اگر عمر من برین مقدار باشد در دو رکعت نماز صرف کنم کذا فی مقام الحسان
 و قال حکیم الدنیا ما شغلک عن الله تعالی چیست دنیا از خدا غافل شدن
 فی قماش و نقره و فرزند و زن و قال ابراهیم بن ادلمر رحمه الله سالت راهبا
 من الرهبان فقلت له ما الدنیا قال خلق کخلق المرحات راسها الکبر و روحها
 الفرح و عینها العجب و لسانها القذرة و اذانها النسیان و نفسها الشهوات
 و قلبها الطمع و بطنها الحوص و جلدھا الحرام و عنقھا الخوف و ظهورھا الیاس
 من الله تعالی و یرینھا الشهوات فھذه صورة الدنیا یتفخرون بها فاحذروا
 و حکى عن بعض الامراء قال لبعض الصالحین سالتی حاجتک قال او مثلی فقتال
 لی عبدان هما سیداک قال و من هما قال الحوص و الهواء قد غلبتھما و غلباک
 و ملکتهما و ملکاک سے از حرص و ہوا و دہندہ دارم و برہر و ہمیشہ بادشاہم
 تو بندہ بندگان مائی و از بندہ بندگان چه خواہسم و آورده اند کہ بادشاہ
 در شکم داشت و قریب ہلاک شد گفت ہر کہ مرا ازین بارماند تمام ملک خود بوی ببرم
 شخصی از اولیاء رسید شنید آمد و دست بر شکم وی مالید بادی گندہ از شکم وی بیرون
 آمد فی الحال صحت یافت بادشاہ گفت ای خداوندگار بر خیز و بر تخت نشین کہ من
 خود را مغرول ساختم آن بزرگہ گفت ما را حاجت نیست بتاعی کہ قیمت آن بادی
 گندہ باشد ولیکن تو نپندگیر ازین کہ تا این زمان غرور و بزرگی تو بجزیری بودہ کہ قیمت
 آن این بود کہ ریدی و قال ایہ السلام و سی الله تعالی الی داود علیہ السلام
 یا داود مثل الدنیا کمثل جبنۃ اجبت لہا الکلاب کسرونها اقتصب ان تكون
 کلبا مثلھم فبخر معھم و شیخ زانی غزنوی قدس سرہ در ہمین معنی قطعہ فرمودہ
 این جہان بر مثال مردار است کہ گرسنان اند و ہزار ہزار این مرآن ہستی ہند
 مغلب و ان مرا این را ہی رند منقارہ آخر الامر بگذرند ہمہ و زہمہ باز ما زین مرد

من كلام المساكين محمد بن الحسين الكاشي که میفانند که آخرت بهار دنیاست و دین را بدینا
بهر و سبب حکما قال صاحب قصيدة المردة من ميع آجلا منه لعاجل دین
له المدي في مع و في صلح و گفته اند که رحمت بیادک چون ره تسائی برق است
بی ثبات و محقق بسیار چون تاریکی امرونی لغا - راقش الفت مایه گرفت و از تبار
امرو مایه رود نقل است که یکی از بزرگان متقدمین در بصره در افرموده که برای من چیزی
نار که تا بهر آن مرایا دآید و سرور و حلاوت و بهجت میفراید و در پیر برای او انگشتی
ساخت و آن نقش لایه ام کرد و در بادتا سر من کرد و مادتا در او را دست و دست
پس هرگاه که مراد تاه عروزی و سروری حاصل شدی نقش لایه دم را آن حسا تم
و حوا من گزینی مثل گوشت موتق او مروه اندی که چون دوام بخوابد بود برای حید
ر و در بملکت فانی حیراتنا ما و عشا که مایه شد و در حال مادتا ه گوتق تصرع مگر رفتی
و آن در پیر را بیتی نام بود پس شاعری لایه دم بیتی را سلم کرد و به اد احاء السرو
او الصوم و قد کمر تولی حین لایه دم و قال الله تعالی و ملک الایا مریدا و لایا
دین الناس و گفته اند که سرجه دید مایه لشکی را ستاید و را که هر چیزی که آن مایه
مست و به که دل سد و در دل و بهیت و در رگی مروه که مثال در مدگانی
اهل یا بهیاست که با زانی که در ریس بار و و آن در بین ستر شود و الوان کلها در وی
سکفته شود و جمعی از احمقان بی کیا ست ماں سری فریفته شود و بدان شادی
کند و ماں مایهات و در رگی مایه بعد از روری جی آن و در وحشک گردد و ماد و
آرا را ریح مرکب و خاک کند و از این گل و ریحاں شانی مایه در این امتنا را بر خاک
حسرت نشا ماعملوا انما الحیوة الدنیاء لعب و لسلو و ما ینة الالة نعم من قال و
حال دنیا را بپریم من از در را و گفته اند یا حوالی ست یا مادی ست یا افسانه
ما رگه تم حال آنکس گو که دل در وی نیست و گفته اند یا عولی ست یا دیوی ست یا دیوانه
ای عزیز حرص دنیا مایه که دوت ایما ت و مایه و آرزوی این و آن حاست را
شتر تلخ اصل بختیاد و تلخ کام از دار دنیا مایه عقی روات کند و بعد از آمدی

مبتلا گرداند و پشیمانی بیج سود کند **س** حسب دنیا و ذوق ایمانست برود و آرزوی این آن جانبند
 در اخبار آمده است که اوحی الله تعالی الی داؤد علیه السلام یا داؤد ترنم انک تعبینی
 فان کنت صادقا اخری محبة الدینا فان حبی و حبها لا یجتمعان فی قلب واحد **س**
 قلب مؤمن حرم خانه و دخل غیرش شد حرام **+** یک زنی را باد و شوهر عقد یکجا کی بود
 یک ولایت چون دو سلطان با و شاه می کشیدند **+** در ولایت دامن آجز شور و غوغا نمی بود
 این محالست این خیالست این جنون **+** هم خداخواهی و هم دنیاسی دون **+**
 و قال الله تعالی ما جعل الله تعالی لرجل من قلبین فی جوفه و لهذا
 قیل ضدان لا یجتمعان **س** مارا خواهی خطی بعالم درکش **+** کاندز یک دل و دوست
 ناید خوش **+** آبی طالب صادق بدان که دنیا بغوض خدای تعالیست و آنچه بغوض
 محبوب باشد محب را باید که او را دشمن دارد و چنانچه عارف کبار حضرت خواجہ محمد یار سا
 ازین خبر میداد **س** هست دنیا قهرمان کردگار **+** قهرمین چون قهر کردی اختیار
 قیل لهما دعا سلیمان علیه السلام بقوله رب هب لی ملکاً نزل جبریل علیه السلام
 و قال له لم تطلب منصبه و مرتبة النبوة اعلی من ملک الدینا و ما فیها و لکن
 اجاب الله دعوتک و قال جزاء هذا السؤال ان تكون فی الجنة مناخراً عن الانبياء
 عليهم السلام خمس مائة سنة فندم و قال لا ینبغی لاحد من بعدی ای لا ینبغی
 لاحد هذا السؤال من بعدی و مروی فی الخبر ان الفقراء یوم القيمة بذهبون
 ان بدخلوا الجنة قبل الحساب فیقال لهما انتم ندخلون الجنة قبل ان تحاسبوا
 فیقولون بماذا نحاسب و لم یکن لنا تسبی خوش گفت آنکه گفت **س** ما بیج نداریم
 و غم بیج نداریم **+** دستار نداریم و غم بیج نداریم **+** و مروی ان موسی علیه السلام
 سافر مع رجل فاستقبلهما طریقان احدهما مخوف و الآخر آمن فقال موسی
 لذلك الرجل یا یه ما نسلک فقال بالطریق الامن و کان مع ذلك الرجل
 مال فقال له موسی ادفع ما لک الی فذفعه فتصدق موسی ذلك علی الفقراء
 نعم قال یا یه ما نسلک فقال یا یه ما شئت لان خوفي انما کان لاجل المال و الا ان

ليس لي مال فاستوى عدى الطريقان الامن والعوي ولبدا قبل المقتر
 سراحة لانه امن من ملاء الدماء وسداس الآخرة كداني كعابه التسقى
 تنى كيسة كارسا شدي عني + كير كيسة است است همى + نطق است كراتس رط
 افتاد مالك ويار رحمة الله صفا وعلين برد است وبرا لاتد وطار ميكرد ووز مار
 ديكه در ربح افتاده بعضى ميوقت ومنتى مى چستد وبعصى رحت خرد اى كشيذند
 و مالك گفت سخي المحضون و هلك المتسلون نعم من قال سه آراد از تعلق چو
 سخي در حران باس + چو پروه نذاري كس يرده در ساسه + آزا تا تو امد ار
 تياتي بر آيد + دريوست گر ساسد در پيرس بر آيد + ار كا و كا و گر يكي
 ما بد حوني + ترسم كه تير امدار پيرس بر آيد + وني سترج المسكوة لمولا
 على العامري ان الكافر المقدر عداه احب من الكافر العبي في السار فاد
 نعم المقدر المقدر الكافر في تلك الدار فكيف لا سمع الحق من الصبا
 ندا كه ديار با طيبت سر بر ادي قيا مت نها و و نرليت دريان ارل و امد
 كسيرة تا سا فران حصر صمدت نقرارگاه صحر اى قيا مت سفر كند و درن سرل
 فرود آيد و ارنجار اوسفر آجست ردازند كه ان الله استوى من المؤمنين
 الصالحين و اموالهم با ن هو الحجة به بد يا تواني كه عقي حري + بحر جان ما
 و ريه حسرت برى + وني الحديا ابن آدم من احب سنا فطله و من حاف
 عن شتي هرب عنه فان احسب الآخرة اطلتها وان كرهت الدنيا فاهرب
 منها فانها حادامة ثغر يا ابن آدم الدنيا بحر عميق و دعوى فيها ما من كثر
 فاحذر فاحذر ان تغرق فيها لمولاه يا بص احذر الدنيا فهي بحر عميق +
 احسب عن ميلها لا ماله الا حجب + اسي غرير دلكه دنيا سراسي ضرور است
 شترستان ضرور و با طيبت في اقامت و بيا طيبت في استقامت و رجم
 نيتي مريم است طلاق و ادة ابراهيم اتم است حانه محبت و بي دادى سب
 رانده جنيده اداوى است حمره ناسور ما كام تلحي است بيت و ادة تقيق تلحي است

و آرخفت و بدنامی است و ملعون نظر باین بدستای است خود پرستان دون
 هست را دیر است مرد و دابو سعید ابو اخیر است بگذشته اتقیاست برداشته
 اشقیاست و هر جا که طالب او ذلیل و زبان خد را وکیل و اهل عبرت را این است
 دلیل قل متاع الدنيا قليل ولذا قيل من اعتصم بالخلق ذل ومن اعتصم
 بالمال قل ومن اعتصم بالله جل سے مر جا قوی که داد بندگی را داده اند
 ترک دنیا کرده اند و از همه آزاده اند ان الله عبداً قانطاً طلقوا الدنيا و خافوا
 الفتن نظر و اینها فلما علموا انها ليست لحي و طناً بصلواها كبحر نجاة و اتخذوا
 صالح الاعمال فيها سقناً عارفی خواب رفت و ز فکری دید دنیا بصورت
 بگری که دازوی سوال کاسی دلبر بگر چونی باین همه شوهر گفت یک حرف
 با تو گویم راست که مرا هر که بودم و نخو است بهر که نامر بود و خواست مرا
 زان بکارت همی بجاست مرا بد آنکه دنیا را تشبیه بسیل دادند و طالب دنیا را
 تشبیه بگین هر گاه که بر عسل گس نشینید هرگز بر نمی خیزد چنانچه بزرگان گفته اند
 دنیا که دلفریب و دلاویز و دلرباست در حسن او تو انگر و در ویش مبتلاست
 دنیا چو شهردان و طلبگار آن گس در شهید هر گس که در افتاد بر نخواست
 و اندا اهل دنیا را گسی گویند به دنیا دل نه بندد هر که مرد است
 که دنیا سر پیرانده و در دست بر و بگذر بگورستان نظر کن
 که این دنیا حریفان را چه کرد دست نوز و بزم آنکه از راحت و نعمت فانی
 دور بودن قال الله تعالی ما عندک هم یفقد و ما عند الله باق و قال ابن
 مسعود رضی الله عنه ما من یوم الا و ملک ینادی تحت العرش یا ابن آدم
 قليل یکفیک خیر من کثیر بطیفک و لله در من قال سرورک فی الدنيا
 غرور و مخفلة و عیشک فی الدنيا محال و باطل و ایضا قال الله تعالی
 الهنکم التکاثر حتی نمر تم المقابر کلا سوف و حکى ان حاتم مع تلامیذ
 فتوسه رجل فی الطريق فلم یجبه فلامه تلامیذ فقالوا نحن مذکر فی اکل

الحذر بالناس فلم لا يحبه مع رسول الى الذي تومنه الى قد احسنت
 بشرط وهو ان اذ امرنا من الطعام لا تحلى سفلنا حتى نسئل كل واحد منا
 اكلا من الطعام قال احمل كرامة ودخلوا بيته وقدم اليهم الماء فدا
 قدم المرفوعة الاولى قال حاتم لصاحب البيت ما هذا قال ملبس باكل جام
 منه ثم قدم الثانية والثالثة والرابعة فلم ياكل من ذلك شاة ولعل
 فلما كان عند الخروج قال لصاحب البيت احفظ الشرط الذي شرطت
 لك فودعت الرجل على ياله فلما خرج حاتم قال له ما اكلت في بيتي وقال
 الملبس فحلى سبله ثم سئل كل واحد من اصحابه عن جسمه ما اكلوا فلم
 يعرف احدا هم تلك الاطعمة سعوا صا الى وقت الغداء فلما امسوا احياء
 والى حاتم وقالوا له ما صعب معك قال لهم انكم لا تطعمون حساب يوم
 واحد فكيف تطعمون حساب جسم العر كذا في كتابه السعي كما قال الله تعالى
 ثم لم يسئل يومئذ عن العبيد ورسيت ان رسول صبيته السلام كم كفي ارا صبا را
 كفت سيجوا هي كه ديا واهل ديا تو سائيم كفت علي يا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 دست او كرت و نظري بيرون شد تا متقاي كه گلهاي آدمي افتاده بود در بيان
 كرايس ياره هاي بحس و استخوانهاي بوسيد و حيوانات و كاستهاي آدمي فرمود كه
 اين گلهاي اهل دنياست كه حرص و حسد و كرايه دروي حاي داده بود در و اين
 كرايس ياره هاي نخس ايتاست كه مي پوستيد در و اين سادات مي كردند و اين
 استخوانهاي مركبات ايتاست كه سوار مي شدند و ديگران تما حرت مي كرد
 و كاستهاي ايتاست كه عمر عير و حصول آن سا و دادند عارفي روي
 راهي ميگشتند و والد و مد هوش چون سيجو ارگان و ديگر گورستان و سرگين
 دان هم و ما لك بر رد گشت كاي عجمو ارگان و نعمت ديا و نعمت حواري و
 ايتست نعمت ايتست نعمت حواري كان و روي في الاحايران الدن السمن
 اداد من پوست الدندان بعضهم بعضا و بقولون استقلت لها صبا و

کذا فی کفایة الشعبی و فی الحدیث القدسی یا احمد یا حذر ان تكون مثل الصبی
 اذا نظر الى الاخضر ولا صفرا حبه فاذا اعطی بشی من الحلو والحامض
 اغذبه فقال یا رب دلنی علی شیء اتقر به الیک قال اجعل لیسک نهارا
 واجعل نهارک لیلا قال کیف ذالک یا رب قال اجعل لنومک صلوة
 واجعل طعامک الجوع ای عزیز و نیا با همه نعمت از رنگ و بوی بیش نیست
 و رنگ و بوی فریقه شدن خاصیت زنان است پس هر که این خاصیت بروی
 غالب است بحقیقت زن است اگر چه بصورت مردست **ملولفه** قد یعشق
 الدنیا من كان الهوى له غالب فهو فی الحقیقت مؤث ولو كان فی الصورة مذکرا
 وحكى انه دخل شقیق مقبرة وجعله يضرب کل قبر بیده ويقول یا کذبة یا کذبة
 فقیل له هذا کلام عظیم لم تقول قال لانهم يقولون فی حیوة الدنیا املا کنا
 وضیا عنا و حدایقنا و بسا تیننا و اموالنا و مواشیننا لو كان لهم هذه الاستیاء
 یدهبون معهم و کذا قال الشیخ السعدی رحمه الله **سه** هر که آمد عمارت نوشت
 رفت و منزل بدیگری پرداخت **هـ** و ان دگر نخت پیمان **هوی** و این عمارت بسر بر
 کسی **و** بدان ای درویش که چه نعمتهای عجیبه و طعامهای غریبه در وجود تو نجس
 میشوند و توازین تفاخر میکنی بزرگی برای بادشاهی نوشت **سه** خوان زر
 و صحنک سیمین تو **و** پتره زده کاسه چوبین ما **و** خوردن تو مرغ سسمی و می **و**
 بستر از ان نانک **و** چوبین ما **و** پوشش تو اطلس و دیبا حریر **و** بنجیه زده خرقه شین
 قائم و سنجاب ترا **و** کیمه گاه **و** خار و خشک بستر و بالین ما **و** نیک بهمین است که می بگذر
 راحت تو **و** محنت دشین ما **و** باش که تا طبل قیامت زند **و** آن تو نیک آید و یا این ما
 شرط بستیم آنکه خاطر خود را از فتولات خالی کند قال الله تعالی الدین الله بکاف
 عیده و فی الخبر یا احمد عجبت لبعده قوت یوم من الخشیش او غیره و هو نعم
 لند روی فی الاخبار ان الله تعالی خلق الخلق الف صنف نصف منهم
 لایا کلون و هم الملائکة و نصف منهم یاکلون تم من هذه الالف منهم

[illegible]

صلى الله عليه وآله وسلم دخل على بلال وعنده صبرة من ثمرة فقال ما هذا
 يا بلال قال شيء آذخركه لغد فقال اما تخشى ان ترى له غدا نجساً
 في نارجته خبر يوم القيمة اتفق يوم القيمة انفق يا بلال ولا تخش من ذى
 العرش اقلا ولا وعن عائشة رضی الله عنها انهم ذموا شاة فقال النبي صلى
 الله عليه وآله وسلم ما بقى منها فقلت ما بقى منها الا كتفها قال بقى كلها
 غير كتفها رواه الترمذی وصححه كما قال الله تعالى ما عندكم ينقد وما
 عند الله باق **ثقل ست** که ابراهیم ادهم گفت وقتی در بادیه متوکل بودم و می‌ترسم
 سه روز چیزی نیافتم ابلیس گفت پادشاهی بگذشتی تا گرسنه می‌روی با این
 چندین رنج که تو داری نتوان رفت و گفت این سخن از شنیدم بر بالائی رفتم
 و گفتم آبی دشمن را بر دوست می‌گماری تا او را بشو رانند این بادیه را بهر تو قطع
 توانم کرد آوازی بگو شستم رسید که ای ابراهیم آنچه در جیب داری بپند از تا آنچه در
 غیب هست ظاهر گردانم دست اندر جیب کردم چهار دانگ نقره فراموش شده بود
 چون بیدار شدم ابلیس بر میدو و قوتی در من پیدا آمد از غیب تا بادیه قطع کردم حکایت
 وقتی مسافری در سفری رفت و با او یک قرص نان بود و هر بار که گرسنه شدی خواستی
 که آن قرص نان بخورد و باز گفتی که احتمال دارد که درین بیابان طعامی نرسد و
 من از گرسنگی بمیرم فرشته رزق که بر و متوکل بود آن فرشته را فرمان شد تا او آن
 قرص نان نخورد و او را طعامی دیگر نرساند عاقبت الامر او آن قرص نخورد تا از
 گرسنگی بمرد و لذا قيل طوبى لمن كان عيشه كعيش الكلب ففي الكلب عشرة
 خصال يجب على المؤمن اولها ليس له مقدار بين المخلوق والثاني ان يكون
 فقيرا ليس له مال والثالث الارض كلها له بساط والمرابع اكثر اوقاته ارج
 ان يكون جائعا والخامس اذا ضربته صاحبه مائة مرة لا يترك بابها والسادس
 يحفظ صاحبه وصديقه وياخذ اللص والسابع اكثر اوقاته السكوت والثامن
 ان يكون في الليل حيا والتاسع ان يكون راضيا بما يدفعه صاحبه والعاشر

ادامات لریس له میرات و فی تمائل لا تقواء رکوۃ رسد نوع است
 رکوۃ ستریت اردوست درم پنج درم دهد رکوۃ طریقت اردوست درم پنج درم
 مدارد ماتی مدین و رکوۃ حقیقت حیرری نگاه مدارد و تمام مدهد و حکمی آن چنان
 قال لهما نعم من اس تاكل فقال والله حرائق السموات والارض ولكن المأفوق
 لا يعقوبان کدانی خلاصه السلوك و در تذکره الاولیاء آورده که اسراهم ادبم گفت
 راهی متوکل را دیدم پرسیدم که اگر کایمخوری گفت این علم رو یک مسیت از روی
 دهنده یس مرا ما این مصولی چه کارست و فی عن العلم فی الصدده -

اقسام السابق كالصديق رضى الله عنه حلت ما اتقى تشا والمقتصد
 كالعارف رضى الله عنه حب اتقى المصنف والقاهر هو المقتصد على الواحد
 ولاولى فی الصدده الوسطه اد حد الامور اوسطها وقال الله تعالى ولا تفضل
 يدك معلولة الى عقبك ولا تسطها كل السط مع عدم ملوما محسورا مدانه
 مصولی ست مستدی است که ریاده ار قوه یکسال نگاه دارد حیایه سرور عالم
 علیه السلام برای اهل خانه خود قوت یک سال نگاه میداشتند و ست به متوسل ریاضی
 ار قوت یک روز نگاه دارد و ست کامل ریاده ار قوت یک وقت نگاه دارد اما
 بهتر است در حق کامل که هیچ حیرری را نگاه دارد تا یرتیاں خاطر نشود حیایه
 حضرت خواص حس نصری را رحمه الله یرسیده بود که عنی تا کر مترست یا فقیر
 صابر گفت که فقیر صابر یر که عنی تا کر نظر بر کسیه دارد و فقیر صابر نظر بر خالق
 و اگر حسری امیر مایه که جمع کند و این هم مد حیایه ریاضی گوید سه ای دل هوا مال که طبع کن
 بی دل و سوال ایچ رسد کن به طبع بود خواری و در مع ریاضه این دو گداری می رسد کن که کامل
 علیه السلام لا مرد ولا کن یس انیم حضرت امیر المومنین امی مکر صدیق رضى الله
 عنه در مساحات می گفت که اللهم اسطلی فی الدما و مره دنی منها یعی و سیا
 ر من کتاده گردان آگاه مرا ار آفت او نگاه دارد یعنی و یباده تا شکر آن کنم و توفیق
 دوتا را برای تو دست از ان مار را دم و روی از ان مگر دانه تا هم در حه شکر و اتفاق

یافته با شتم و هم تقاصر صبر در استیجار فرزندیت یعنی تا اندر فقر مضطر نباشم و فقر مرا
 با اختیار بود چنانچه سرور کائنات علیه افضل الصلوة پناه دیگر فقرا فقر الله صحر
 انی اعوذ بک من الفقر این فقر اضطرار است و ایضا قال علیه السلام الفقر
 سواد الوجه فی الدارین و الا فقر را مبالغت میکردند که الفقر فخری این فقر
 اختیار است شرط بست و یکم آنست که زاهد بود و از جمله دنیا قال الله تعالی
 و الذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبیلنا و قال الله تعالی و جاهدوا فی سبیل الله
 حق جهاده و قال النبی صلی الله علیه و اله و سلم الزاهدون فی الدنیا الراغبون
 فی الآخرة و هم الامنون یوم القيمة و فی مطالب المؤمنین قبل لرسول الله صلی
 الله علیه و اله و سلم ما لزاهد فی الدنیا قال ان تحب ما یحب خالقک و ان
 تبغض ما یبغض خالقک و ان تخرج من حلال الدنیا کما تخرج من حرامها فان
 حلالها حساب و حرامها عذاب و ان ترحم جمیع المسلمین کما ترحم لنفسک و ان
 تخرج من الکلام فیما لا یعنیک کما تخرج من المیتة التي قد اشدت نقتها و ان
 تخرج من احکام الدنیا و نزینتها کما تخرج من النار فهذا هو الزاهد فی الدنیا
 و فی رسالة المکی قال ابراهیم بن ادهم رحمه الله الزهد فرض و فضل و مکرمة
 فالفرض فی المحرم و الفضل فی الحلال و المکرمة فی الشبهات و قال ابوسلیمان
 الدارانی رحمه الله الزهد ترک ما یشتغلک عن الله تعالی و قال النبی صلی الله
 علیه و اله و سلم کن زاهد و انزهد عن الدنیا یحبک الله و انزهد فیها یدی
 الناس یحبک الناس و حکى ان ابراهیم بن ادهم رحمه الله الزهد ثلثة احرف
 زراء و هاء و دال فالزاء ترک الزینة و الهاء ترک الهوا و الدال ترک الدنیا
 کذا فی اخلص الخالصه در کیمیا سعادت آورده که رسول الله علیه السلام گفت
 هر که اندر دنیا زاهد بود حق تعالی در حکمت بروی بکشد و زبان وی را بران گوید
 گرداند و از دنیا بلا تش بدر السلام برد و این معبود رضی الله عنه گفت که دو کس
 نماز زاهد فاضل تر است اندر دنیا از عبادت همه مجتهدان تا با آخر عمر و حکى عن السری رحمه الله

انه مال جس من احلاق الرهاه التكر على الحلال والصبر عن الحرام ولا يالى
 من اياه المعمر ولا يالى من اصابته البلايا ويكون القعير والعبي عدة
 سواء وثى عين العلم قال عليه السلام ركعتان من خالصة اهدى حذر من عبادة
 المتعبدن الى آخر الدهر وقيل الراهد صمد الحق في الدنيا والعارف صمد الحق
 في الآخرة وثى رحمه القنطرة ربه تبارك وتعالى ما منك حور سدرودن وار
 خلق دور لودن ومعهه حالي داتش وقول حوامه الوصور ديا گداقتش رهد
 نص است وعنتي گداقتش رهد دل ترک حود گقتش رهد جان عارف هر شه و ترک
 کردون رساله تبسم حال الدين ما سوى الراهد تارک الدنيا للعقبي العارف
 تارک العقبي للمولى وثى الحديا احمد هل يعرف ما للراهدين عدي في
 الآخرة قال لا تارک قال سعت الخلق ويماستون في الحساب وهم من ذلك الممنون
 ان ادنى ما يبطى الراهدون في الآخرة ان اعطيهم معاتم الحساں كلها حتى
 ينقصوا اى باب ساوا ولا تحب وجهي عنهم ولا سمعتهم بالوان التلدد
 من كلامهم ولا حستهم في دار الدساۃ افتح لهم اربعة ابواب باب يدخل عليهم
 الهدايا لكره وعسا من عدى وباب يبطرون منه الى كف سائرا بالاصوبه
 وباب يلدعون منه الى النار يبطرون الى الطامس كف يعدون وباب
 تدخل عليهم الوطائف والخور العن قال يارب من هؤلاء والراهدون
 الذين وصفتهم قال الراهد الذي ليس له يب محرب فمعلم محرابه ولا له
 ولد سموت يمحرون بموته ولا له مال يذهب يمحرون بدهاياه ولا يعرفه
 انسان يتعلمه عن الله تعالى طريقه العن ولا له فصل طعام فيسئل عنه
 ولا له قوب لدن اگر کسی وصیت کرده باشد که دختر آکس را بعد از مردن ما قتل کند
 قاصی چه داند که ما قتل کیست گفته اند که تراهدی عده یعنی کسی را که تارک دنیا مات
 تا وصیت او را سما آورد و ما تدرین ازین مسئله معلوم شد که هر که دعوی سلم و عقل و مهم
 کند و او را حب دنیا غالب رحب آخرت ما تدار حماقت حالی نیست که انی حواش

الثمينة للشيخ على المتقى وقال وهب للجنة ثمانية ابواب **ادام** **ادام** **ادام**
 الجنة اليها يقول البوابون وعزة الله لا يدخلها احد قبل الزاهد في الدنيا
 وحكي انه قيل لابراهيم بن ادهم يرمي وجدته الزهد قال بثلاثة اشياء رايت
 القبر بين يدي وليس لي مونس ورايت الطريق بعيدا وليس لي زاد ورايت الجبار
 قاضيا وليس لي حجة وعن الحسن رضي الله عنه انه قال رسول الله صلى الله
 عليه واله وسلم الزهد زهدان زهد عن الحلال وزهد عن الحرام واصل من
 ذلك الزهد عن الحلال وقال بعض الحكماء الزهد زهدان زهد النافلة وزهد
 الفريضة فالفريضة ان يترك الفخر والرياء والعلو والتزين للناس واما النافلة
 فهو ان تترك ما احل الله لك وقال يحيى بن معاذ الزاهد الذي قوته ما وجدته
 ومسكنه حيث ادركه ولباسه ما ستره والدنيا بمنه والقبر مضجعه والشیطان
 مفتره والقرآن حديثه والله انيسه والذكر رفيقه والاخرة نعمته والصمت غنيته
 والحكمة كلامه والصبر وسادته والتراب فراشه والنصيحة نهيقه والصبر
 اخوانه والعقل دليله والتوكل كسبه والبكاء مذهبه والجموع ادامة والاوام
 معينه والعمل رأيضه والعبادة حرفته والتقوى زاده والتوفيق معلمه والله
 اعلم بالصواب **شرط لبست** ووم أنك همیشه در یاد حق باشد قال الله تعالى الذين
 يذكرون الله قیاماً وقعوداً وعلی جنوبهم لا یلهیهم قال الثوری لكل شیء عقوبة
 وعقوبة العارف انقطاعه عن الذکر کذا فی الخلاصة الذکر علی الدوام فی کل
 حال وفي كل وقت فرض علی الطالبین کفرض الصلوات الخمس لقوله تعالى فاذا ذکر
 الله ذکر اکثیر اذ فی شرح الامالی حکایت وقتی فریبن لب امام شافعی ارجمه الله
 ربست میگرد و اولب می جنبانید چند جامی لب او بریده شد فرین گفت ای امام
 یک لحظه لب برهم نه تا بریده نشود شافعی رحمه الله گفت من بریدن لب خود اولی
 وانم از خاموش بودن و ذکر و دست محققان گویند که اگر سالک یک لحظه از یاد حق
 سبانه غافل شود آوازه مرگ او در همه ملکوت افتد که آن فلان ببرد که از یاد حق

سماء تعالی عاقل شد چنانچه گفتد بیت بر آن کو غافل از حق یک زبان است
 در آن دم که مرست اما همان است نقل است که وقتی دو صوفی از شهر قصد
 دیدن الواحس لوری کردند چون مدوار شهر را رسیدند یکی از ایشان از آنها
 بود که زبان حیوانات دانستی ناگهان دو گربه را دیدند که با هم سخن میگویند چون این
 صوفی سخن گریستند گفت انا لله را انا لله را حقون صوفی دوم گفت حیرت مند
 گفت این گربه مر آن گربه دیگر را میگوید که الواحس لوری امروز مر دیون در روزه
 او رسیدند و حواحه الواحس بیرون آمد صوفیاں در حیرت افتادند پس حواحه الواحس
 پرسیدند که سبب حیرت شما چیست گفتند ما درین شهر رسیدیم گربه مر گربه دیگر را گفت
 که الواحس امروز مر دیون الواحس گریست و گفت که گربه مر است گفت گفتند که اگر گربه
 مر است گفت تو چگونه رفته گفت امروز یک لحظه از یاد حق عاقل شده بودم آواز ده
 مرگس در میان آماں انگند در حسرت که هر روز که آفتاب طلوع میکند جو فرشته
 سادی میبندد آواز بلند یکی میگوید ای کاشکے این عاقل آفریده است بی دیگری
 میگوید ای کاشکے چون آفریده شد بی مر است بی که برای چه آفریده شد بی
 وقال الله تعالی وما خلقت الحس والحسن الا ليعبدون نقل است از ابو سلیمان رازی
 رحمه الله که وی میفرمود اگر عاقل در تقیت عمر خود بزیج حیرت جو مکه داری برنگی
 که به غفلت گشته است سر او را بر است که ماتم این نصیحت تال گوید و در کیف
 حال کسی که مانقی عمر بجهوایم گشته در جهل و غفلت گذرد چنانچه بر رگی فریاد
 عزیر است این دور و دور در کانی به غفلت گذران دیگر تو دانی

سيد الطائفة ابو التاسم حميد قدس سره میفرماید که لواقفل صدیق علی الله تعالی
 الف الف سنة ما عرض عنه لحظة مما فاته اكثر مما قاله فرمود که اگر ساکنی
 هزار سال در راه حق قدم زندی یک لحظه از آن حشرت مافل ماند آن مقدار سعادت
 که در آن لحظه از وی فوت شود بیشتر از آن بود که در آن هزار سال حاصل کرده باشد
 شرط بستی و سویم آنکه تلاوت قرآن کردن قال الله تعالی ان هذا القرآن

یهدی للتی هی اقوام الایة وقال الله تعالی انه لقرا ان کریم فی کتاب مکتون وقال
 الله تعالی ان فی ذلک لذكری لمن کان له قلب الایة وعن عبد الله بن عمرو
 ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال الصیام والقرا ان یشغبا للعبد
 یقول الصیام ای رب انی منعتہ الطعام والشهوات بالنهار فتشغنی فیه و
 یقول القرا ان عنی منعتہ النوم باللیل وشغنی فیه فیشتغبا ان رواه البیهقی
 فی شعب الایمان وعن عثمان رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه
 واله وسلم خیرکم من تعلّم القرآن وعلمه رواه البخاری وعن ابن عمر رضی الله عنه
 قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم لا حد الا علی اثینین رجل اتاه الله
 القرآن فهو یقویہ اثناء اللیل واناؤه النهار ورجل اتاه الله مالا فهو ینفق منه
 اثناء اللیل واناؤه النهار متفق علیه وعن ابن عباس رضی الله عنه قال قال رسول
 الله صلی الله علیه واله وسلم ان الذی لیس فی جوفه شیء من القرآن کالیمت
 الحزب رواه الترمذی والداری وقال الترمذی هذا حدیث صحیح وعن ابن عمر
 رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ان هذا القلب یصدأ
 کما یصدأ الحدید اذا صاح به الماء قبل یا رسول الله صلی الله علیه واله وسلم
 وما جلاءها قال کثرة ذکر الموت وتلاوت القرآن رواه البیهقی فی شعب
 الایمان وعن معاذ الجهنی قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم من
 قراء القرآن وعمل بما فیه البس والداة تاجاً یوما لقیمه ضوءه احسن من ضوء
 الشمس فی بیوت الدنیا لو کان فیکم فیکم فما ظنکم بالذی عمل بهذا رواه احمد
 وابوداؤد کذا فی مشکوٰۃ المصابیح نقل است که امام احمد بنی خدای اجل جلاله
 بخواب دید سوال کرد که التی مقربان درگاه تو بجهت قرب یابند فرمان شد که بتلاوت
 کلام من بگفتم اگر معنی ندانند فرمان شد اگر معنی دانند باندانند در تذکرة الاولیاء
 مذکور است که امام عبدالرحمن را پرسیدند کسی که قرآن خواند و معنی آن نداند آن را
 اثری بود گفت آری کسی که دار و خور و نام آن نداند اثر میکند در دایم

قرآن اتر چون کند مکه اتر یکسده ملک اگر کسی داد ایجه میجو اتر آن بسیارست و قال
 علی رضی الله عنه کلام الله دواء القلب فی العبدية عن عمر رضی الله عنه
 انه کان یاخذ المصحف کل عداة ویفعل ویقول عهدی فی و مسویر فی
 وحضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه هر بار که مصحف خواندی بر سینه خود مصحف مانند
 و در بازوی خود هم کردی و گفتی آئی من این بهت ادم خود را در پناه کلام تو می اندازم
 هستی در جواب بدستید که چون تو خود را در پناه کلام ما را هستی ترا از آتش خلاص گردانید
 بقول الله سبحانه و تعالی من تعله القرآن عن ذکره و مسئلتی اعطیت و
 افضل ما أعطی السائلین و فصل کلام الله علی سائر الکلام کفصل الله علی حلقه
 کذا فی حصن الحصین یس ای طالب صادق باید که قرآن بسیار خوانی و اگر در کاری
 متعول باشی باید که دو بست آیه بخوانی تا حاجت گاه بر تو ده شک در بر عرق یابی و
 بعضی علماء گویند که قاری قرآن در چهل روز حتم کند تا حق قرآن ادا کرده است و باید
 که هیچ روزی از قرآن خواندن ناخیر نکند و ایجه میتواند خواند که فاقروا ما یسرن القرآن
 و قال مکحول کان ترا اصحاب رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم یقرءون القرآن فی سائر
 یوم و قال بعض العلماء یکره تأخیر حمله الاکرم من اربعین یوماً لاعداء الله علیه
 احمد و فی کذا العباد و قال بعض المتقدمین من لم یقرء القرآن فی کل یوم و لیلۃ
 ما نسی الله من القرآن لم یؤد حق القرآن و فی المستکونۃ عن الحسن مرسلان اللی
 صلی الله علیه و آله و سلم قال من قرأ فی لیلۃ مائة آیه لم یحاحه القرآن ثلاث
 اللیلۃ و من قرأ فی لیلۃ مائتی آیه کمل قوت و من قرأ فی لیلۃ خمس مائة آیه
 الی الالف اصهر و لاه قطار من الاحر و الواو اما القطار قال اتی عترة العار و اة
 الدار رضی و عن عبد الله بن عمر رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه و آله
 و سلم قال من لم یفقه من قرأ القرآن فی اقل من ثلث مرارۃ الترمذی و ابوداؤد
 و الدارمی و بعضی اراکان ردین مستول است که در ماه رمضان المبارک تصمت و یکبار
 حتم قرآن بیکردی یکی در روز و یکی در شب و یکی در تراویح و بعضی گفته اند که حتم قرآن سه

چهار نوع است یکی آنکه در شب روز ختم کردن دوم آنکه در ماهی یک ختم کند که هر روز جزو
باشد سویم آنکه در هفته یک ختم کند چارم آنکه در هفته دو ختم کند و چون دو ختم کند در هفته
اولی آنست که یکی در روز دوشنبه تمام کند بعد از دو رکعت سنت نماز با باد و یکی
در شب جمعه تمام کند بعد از دو رکعت سنت مغرب پس اگر قاری از عابدان باشد در هفته
ختم کند و اگر از اهل مراقبه و مکاشفه باشد یا از اهل علم که بتعلیم مسلمانان اشتغال داشته
باشد در هفته یک ختم کند و اگر از ان قبيله باشد که خواهد که در میان آیات تدبر و تفکر
کند در ماه یک ختم کند کذا فی در النظم من تصنیف مولانا بروجندی و فی شریعة
الاسلام و یختتم القرآن فی کل اربعین وهو المختب و کان النبی صلی الله علیه و آله
و سلم یختم القرآن فی کل عام مرة و یختم فی العام الذی قبض فیہ مرتین و اگر ختم
احزاب میکنند اولی ست و جاء فی الحدیث الاحزاب سبعة الاول ثلث سو مرتون خمس
ثم سبعة ثم تسع ثم احدى عشرة ثم ثلث عشرة ثم الباقی و کان عثمان رضی الله عنه
ببدء ليلة الجمعة و ینعم المائدة ثم هو و ثم مرثیو ثم طسم ثم صل ثم الرحمن ثم الباقی
کذا فی عین العلم و بزرگی بطریق نظم آورده بخط مولوی یعقوب چرخي که بود آن ثانی
معروف کرخی که بدیدم نسخه از ختم احزاب که خطش نقل کردم بهر احباب که ولی آن افسار
باری که خط حافظ الدین البخاری که گرفته نقل این وایت که سند دارم از ان صاحب ایت
که پیغمبر بجا ختم قرآن که بدین ترتیب خواندی ای بخندان که برو جمعه خواندی الف لام
رساندی ختم خود را تا بانعام که بشنبه را اول انعام خواندی که ولی تا آخر توبه رساندی
که بشنبه زیونس جلالت که رساندی تا سر طه تلاوت که بدوشنبه که طه کردی آغاز
قصص این خواندی آن فرا که بشنبه عنکبوت او کرد و بنیاد رساندی ختم را تا آخر صا و
بروز چهارشنبه از ر مخواند که طریق ختم این نوع داند که بر روز پنجشنبه شاه دوران
بخواند الواقعة تا ختم قرآن که بدین ترتیب دانی ختم احزاب که روشن شد پیغمبر باصحاب
باین ترتیب قرآن را هر اسر که بر نیت که خوانی ای برادر که بر آید حاجت و دل شاد گردد
ز قید درد و غم آزاد گردد که محمد انبسیل از بهر حاجات که موفق شد باین ولت بکرات

هر سبت که ما این ختم مسافت : مراد حقیق را آن بر ما یافت : در در لطیف مولانا رحمدی
 ختم احزاب باین طریق آورده است که در ور اول از فاتحه تا آخر سوره آل عمران بخواند و
 در دوم از سوره قاف تا آخر سوره نجات و در سوم از سوره یونس تا آخر سوره نحل
 و در چهارم از سوره نحل تا آخر سوره قاف و در پنجم از سوره قاف تا آخر سوره
 یونس و در ششم از سوره الصافات تا آخر سوره الاحزاب و در هفتم از سوره قاف تا
 آخر قرآن و در ایام العلوم بر این طریق ضبط احزاب باین حروف ترتیب یافته است که
 قی یسقی قی فاحسرت و لون ار صا و یا اریونس و ما اری اسرائیل
 و تین ار شعرا و واو ار و الصافات و قاف ارق و یسقی نیر در کتاب
 تحفه المسترشدین آورده است باین طریق و گفت که ترتیب قرآت ختم احزاب در ایام
 هفته برین وجه است و خلاف این مدعت و بعضی سوره مانده بجای سوره ساد
 آورده و ترکیب حروف به کورجین کرده که قی یسقی قی یس میم محای لون آورده
 و بعضی گفته که شب جمعه اقتراح کند تا آخر سوره مانده بخواند و شب شنبه از اول سوره
 النام تا آخر سوره نجات بخواند و شب یکشنبه از اول سوره یونس تا آخر سوره مریم بخواند
 و شب دوشنبه از اول سوره طه تا آخر سوره قصص بخواند و شب سه شنبه از اول
 سوره عنکبوت تا آخر سوره صافات بخواند و شب چهارشنبه از اول سوره زمر تا سوره
 رحمن بخواند و شب پنجشنبه از اول سوره واقعه تا آخر قرآن بخواند و بعضی گفته اند در این
 لوح باین طریق که شب جمعه از اول فاتحه تا آخر مانده شب شنبه از اول النام تا آخر سوره
 بود و شب یکشنبه از اول سوره یوسف تا آخر سوره مریم و باقی همان طریق که مذکور
 شد بخواند و مقول است از بعضی بزرگان که گفته اند که قاری را باید که چون ختم احزاب
 تمام کند سر سجده مد و سجده مارگوید **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ** و من رب الملائکة و الرروح و سر بر سر
 آیه الکبریٰ یکبار بخواند و باز سجده رود و همین تسبیح حج مارگوید پس سر بردارد و هر
 حاجت که دارد بخواند آن حاجت ادا شود و ان شاء الله تعالی چون تو اب خواندن ختم
 قرآن و ختم احزاب تنبیدی و در ایامی اکنون آداب تلاوت قرآن بگوئیم بهیئت تسبیح

و در باب و لیستب الوضوء لقراءة القرآن والسواك وبتلیس ویتربین لها ویطیب
 ویستقبل القبلة ولا یقرأ متکئا أو مستقبلا الی شیء ولا ما شیدا ولیکن طاهرا
 عن الحدث لقوله تعالى لا یمسه الا المطهرون ویکفی فی القرآن لقوله علیه السلام ابکوا فی القرآن
 فان لم تبکوا فبناکم وان یقرأ فی مکان تنظیف ویتعوذ فی ابتداء القرآن جهرا ورتیل والتدبیر
 تحسین الصوت بالقراءة وانهجوا ذالمخفیة بأء والقراءة فی المصحف لان النظر فی عبادۃ والا یشکل
 فی اثناء القراءة مع احد ولا یضحک ولا یبعث ولا ینظر الی ما یلهی وبعضی جائز
 وداشتند که تکیه کرده بر پہلو قرآن خواند لیکن باید که یا نهرا دراز نکند و بعضی فقها گفته اند
 خواندن قرآن بر پہلو تکیه کرده وقتی جائز است که سراز جامه خواب بیرون کرده باشد
 و بعضی جائز و داشتند قراۃ مصحف بی وضو اما باید که دست با وراق مصحف نرساند
 و بر چوب یا بکار و تقلیب او راق کند اما جنب را قرات قرآن جائز نیست اصلا و بعضی
 علما مکروه و داشتند خواندن قرآن بوقت راه رفتن و نزد اکثر علما جائز است چو آن
 مواضع متعده از برای نجاست نبود و در حمام و در بازار بلند خواندن قرآن مکروه است
 و پست خواندن مکروه نیست و بعضی از علما بر آنند که مطلقا مکروه نیست بشرطی که ستر
 صورت باشد و آن موضع پاک بود و در مقابل خواندن نزد بعضی علما جائز است و نزد بعضی
 علما مکروه کذا فی در المنظیم و افضل الاوقات بعد صلوۃ صبح و بین المغرب و
 العشاء و من الايام الجمعة و الاثنين و الخميس و عرفة و من الاعیام العشر الاخیر
 من رمضان و الاول من ذی الحجة و من الشهور رمضان و شعبان و لا یبدأ به لیلة
 الجمعة و یختمه لیلة الخميس و افضل الختم اول النهار فی الصیف و اول اللیل
 فی الشتاء و فی عین العلم و الا فضل فی اللیل فالقلب فیہ افراغ و ین صوم یوم الختم
 و ان یحضرة اهل و اصدقائه لان الرحمة تنزل عنده و التکید من الضی الی آخر القرآن
 فیقول عند ختم کل سورة لا اله الا الله و الله اکبر تشبیها له بصوم رمضان اذا اتم
 عدته یکبر و دعاء فم کل ختمه دعوة مسجنا به و کان النبی علیه السلام اذا ختم
 فقراء قل أعوذ برب الناس افتتم من الحمد ثم قراء من البقرة الی اول آتک هم

المفلحون ثم دعا مدعاء المحتم ويسبح ان لمراء في آخر الفاححة آمن ويريد
 في البقرة اللهم ربنا ولك الحمد عتروا في الآخر لا اقيم بيو القمه بل وفي آخر
 المرسلات أمس بالله وفي اول سحر اسمر ربك الاعلى سبحانه في الاعلى وفي
 آخر سورة والين بل واما على ذلك من الساعد في وفي ما في الاء من كما
 نكد بان ولا تتيخ من نعمك ربنا نكذب ولك الحمد وعبد ونفس فما سؤلها
 اللهم ان تصي تقويها وركها انت خير من ركيها امت ولها من ركيها ومولها
 وعبد اداسا لك عبادي عني فاني قريب الاية اللهم امره بالدعاء وتكفل بالحاجة
 ليك اللهم ليك لاسيك لك لك ان الحمد والجمعة لك لاسريك الذي
 اسهدك رب في فردا احدا صمد العريلد وليريد وليريك له كفوا احد واشهد
 ان وعدك حق ولقاءك حق والحمد حق والمآرخ والساعة ائتة لاسريك
 وابك سعب من في القصور وعبد شهد الله الاية وانا شهد بها شهد الله لاسريك
 الله هذه الشهادة وهي لي وديعة عبد الله وادعرا وقال اليهود عرب من اسه الاية
 وقالت اليهود يد الله معلولة حفص بها صوته كذا في الوطن لاسريك حلال الله
 سيوطي وفي شرعة الاسلام وعني على رضى الله عنه انه قراء اخر ايتيم ما ميموني
 عا بعد تحلفوه امرخ الحلقون وقال بل بل يا رب بلا تا وكن لك في قوا
 لعالي امرخ الرارعون امرخ المبرلون وبلا ان عمر رضى الله عنهما فو
 تعالى العيان للدين الاية حتى علمه السكا قال بل يا رب وفي الحديث ان
 الله صلى الله عليه وآله وسلم بلا هذه الاية نا انها الاسان ما غرك ربك
 الكرير الذي قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم جهلة وقرا ان لدا انكالا
 وحمما وطعا ماد اعصه وعدا نا اليها نصغي وسمع عمر رضى الله عنه رجلا
 يقرأ على الاسان حين من الدهر الاية فقال اي وعرتك جعلت
 سمعا نصدا سميا وميدا ويسحب للما ري اذا اتى على قوله افا من اها
 القرى ان يا سهر ياسا يا تا وهم بائعون ان رفع بها صوته وكن اسرهم

لقوله تعالى سبحانه بل له ما في السموات والارض كل له فانتون وبقوله وما
 ينبغى للرحمن ان يتخذ ولدا ان كل من في السموات والارض الا اتي الرحمن عبدا فهذه
 آداب في القراءة القرآن مسكلمه وبكر بعضی از آداب که از معاصی اجتناب کردن
 آن قدر که ممکن باشد زیرا که رسول علیه السلام فرمود که فاسقان قرآن خوان را بد و هزار
 سال پیش از بت پرستان بد و زرخ برند و این بحجت ترک حرمت قرآن است کذا
 فهدى النظر و قال عليه السلام رب تالى القرآن والقرآن يلعبه بدانکه بعضی جمال
 صوفیه تلاوت قرآن نمی کنند و میگویند که ما حفظ قرآن نداریم ازین جهت تلاوت نمیکنیم
 و باید دانست که قرأت قرآن بمصحف دو چندان ثواب است از غیر مصحف کما قال
 صاحب المشكوة نقلا عن عثمان بن عبد الله بن اوس السقفي عن جده قال
 قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قراءة الرجل القرآن في غير المصحف
 الف درجة و قرأته في المصحف يضعف على ذلك الى الف درجة و في
 شرعة الاسلام و من السنة القراءة في المصحف فانه حفظ العين من العبادة
 و انه افضل العبادة و في عين العلم القراءة في المصحف فهو يضعف لاجل الاعمال
 الجوارح اى لاجل عمل اللسان و عمل القلب و العين و اليد و غير ذلك و بعضی
 گفته اند که یک ختم از مصحف برابر هفت ختم است که از مصحف نباشد کذا فی در النظم
 و فی کنز العباد و حفظ جميع القرآن فرض على سبيل الكفاية على امته حتى
 لو حفظ واحد من المشرق الى المغرب خرج الكل عن العهد و في فتاوى الصوفية
 و قبض رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن عشرين الف صحابي رضى الله عنهم
 اجمعين و لم يحفظ القرآن كل الاستة و في عين العلم و كان الصحابة رضى الله عنهم
 و لم يحفظ القرآن الا بضعة عشرين معلوم شد که حفظ قرآن لازم نیست و هر چند
 که بر قاری قرأت کردن شاق شود از جهت کمی زبان یا از جهت کندی ذهن یا ثواب
 دو چندان یا بدلمای روى فی المشكوة عن عائشة رضى الله عنها قالت قال رسول
 الله صلى الله عليه وآله (الما هربا بالقرآن مع السفرة الكرام البررة) و الذى يقرأ

القرآن وسمعتهم به وهو عليه تأن له احوال متفق عليه ليس به حال لمول
 ما يستدار قراءة قرآن لان المعنى تحم وتكره ما فيه الثواب لقوله تعالى عسى
 ان تکرهوا شيئا وهو خير لكم وعسى ان تحبوا شيئا وهو سر لكم - ايضا
 بعض حال صوفيه قائل انه كقراءة قرآن عقلت بهت راى صاحب ذكره وفكره صاحب
 مراقبه اين حال مطلقه بهت لان الشيطان يمنعهم من وراء القرآن وهم
 يظنون نحن نسعرون بالعكر والمراقبة ولكن في المراتب لغاوت وحال
 المعصن الاستعراق ابدان لكن ايضا يسعى ان لا يترك القرآن ونقروا القرآن
 ولو بالاحد كما ذكر في هذا الباب يسعى ان لا يترك احد مرأه القرآن لان
 فيه درجة عظيمة وفي الذكر ما قال عليه السلام لا تقوم الساعة والرحمة
 لعراء من كتاب الله عز وجل آية وفي التاسع قال عليه السلام من اراد
 ان يتكلم مع ربه فليقرأ القرآن ومن اراد ان يباحي ربه فليقرأ القرآن
 في الصلوة وفي المسارعة قال عليه السلام من قراء القرآن حتى يحسوطا هرا واطرا
 ولم يترك بالله عمر الله له الله الله الله الله ومن التمس قال
 عليه السلام من استظهر القرآن حفف عن اوبه العذاب وان كانا كافرين
 ويغفر الله له السلام فرمود هر کس که قرآن يا دیگر و خداستالی اورا در دست برد
 و ده کس ابراهیم است وی که مستوجب دوزخ ماتد نوی بختند و ایضا فرمود
 که چون حامل قرآن فوت شود خداستالی فرمايد زمین را که گوشت و می آشوبد
 و کدانی در المطهر من دعا تر السما ثم قال عليه السلام افضل امتی من
 تلاء القرآن فی العوارف قال عليه السلام من استظهر القرآن درج الله
 من حسیه الا انه لا یوحى الله فی الکتاب وقال علیه السلام بلته فی
 ظل العرش يوم لا یتلا الا طله اما معادل وموعدن حافظ وفا سرى
 القرآن کل يوم ما نسی الله ومن الذکر ما قال علیه السلام من صم الله عز وجل
 لمن وراء القرآن لا یصله فی الدماء ولا یسقیه فی الآخرة وایضا قال علیه السلام

طوبی لمن یقرأ القرآن ویعمله بما فیہ ویستقیم علی طاعة الله حتی یأتی الموت
 وهو علی ذلک ثم قراء واعبد ربک حتی یأتیک الیقین وقال علی رضی الله عنه
 من اراد معنیاً فالله یکفیه ومن اراد مؤناً فالقرآن یکفیه ومن اراد واعظاً
 فالمرآت یکفیه ومن لم تکنه هذه فالنار یکفیه وفي الله حل ان عابد کان فی
 عز لیس بعد الله فقیل له هل هنا احد تستأمن به فمد یدیه الی مصحفه فقال
 هذا انیسى چون ثواب تلاوت قرآن و آداب آن شنیدی و دریافتی اکنون اختلاف
 سجده تلاوت بشنو و دریاب بدانکه سجده تلاوت واجبست نزدیک علماء ما شافعی
 میگوید که سنت مؤکده است و واجب شود سجده تلاوت در چهار موضع از آیات قرآن
 اول در آخر اعراف دوم در رعد سوم در نخل چهارم در بنی اسرائیل پنجم در مریم ششم
 در اول حج هفتم در فرقان هشتم در نخل نهم در الم تنزيل دهم در صافات یازدهم در سوره
 واز دهم در البقره سیزدهم در اذ الحمار اثنت عشر چهاردهم در اقرآن مالک میگوید
 که در سبع آخر سجده نیست و در سوره حج یک سجده است نزدیک علماء ما نزدیک شافعی
 دو سجده است جواب علماء ما آنست که آن سجده دوم سجده نماز است و در سوره حم
 نزدیک علماء ما عند و هم لا یسمون است این مذہب ابن عباس است رضی الله عنه
 و نزدیک شافعی ان کمتر ایاة تعبدون است این مذہب علی است کرم الله وجهه
 و احتیاط در آنست که ما کنیم و چون سجده کند نزدیک یعبدون از عہده بیرون نیاید
 اگر چه سجده آنجا بود و جاز است تاخیر سجده و اگر سجده کند نزدیک لا یسمون از عہده
 بیرون آمد زیرا که تمام معانی نزدیک این کلمه است آن سجده که در سوره ص است
 نزدیک ما سجده تلاوت است و نزدیک شافعی شکرست و سجده تلاوت واجب شود
 بر آنکسی که بخواند آنرا اگر چه او را قصد سماع نباشد کذا فی اکثر الاوراد و فی محیط
 ولو سمعها من کافر او صبی عاقل او حائض او نفساء او جنباء او محدث و جنب
 ولو سمعها من جنون او ناسر لا یجب لان التلاوة صدقة من غیر معرفه و تقدیر
 و ان قراءها سکران و حبت علیه و علی من سمعها منه لان عقله اعتبر ذلک

القرآن ويتتبعه حتى وفي قناتى الصغرى لا يملكه ولا يصح اداهاى قوما يصعدون
ما يشاء من اية يحملهان بحمد الله لم يسمع ولم يقرأ كذا فى قناتى قناتى وفى الحديث
ان تكلموا بحمد الملائكة يحمد الله بين تكلمين واحد بعد الاخرى واهرى عدد
الرفع لتروى الصلوة بلا ردى رتبه وسلام سلمه ما انكم اختلفا كروى روى
تسبح سجد تلاوت بعضى گفته اند كه سبحان ربى الاعلى حواثر بعضى گفته اند كه ربانى
طلعت بعضى فاعمل حواثر بعضى گفته اند كه سبحان ربى ما ان كان وعد ربى
بعضى گفته اند كه سجدة للرحمن وانصت بالقراء فاعمل دلى فانه
بالآيات يا الله يا رحمن رحمتك يا ارحم الراحمين سجدة

وهى للذى خلقه وصورة حتى سمعه وبصره بحوله وقوته مراراً
فتبارك الله احسن الحائسين اللهم اكتب لى عندك بها احرام عسى
بها وبرها واجعلها لى عندك ثم خرا وتقبلها منى كما تقبلتها من عبدك داوود
او ما يد تأخير سجدة كسدر تلاوت تا ملاستود وبقصر لقوله عليه السلام من آخر السجدة
تت التلاوة اتلاها الله تعالى فاعلم كذا فى تحفة العقاب والله اعلم بالصواب
شرط البست و چهارم آنكه در حير و شير راضى بودن و حود را تقصير و رست
سیردن بش آنكه راضى بودن در میر عارت ارشاد كرون هست و راضى بودن در
شر عارت ارشاد كرون ست و در هر يكى توان و اخر بسیار هست و سمعت بنى ستمار
لقوله تعالى لن سكر نعلم انكم ولقوله تعالى ولسر الصابرين الذين اذا اصابهم
مصيبة الى قوله اولئك سليلهم صلوة من يوم و رحمة و اولئك هم المتهقدون
وفى الحديث قال الله تعالى العمة منى والتكره منك اللاء منى والصبر منك
التصاء منى والرهاء منك وفى حين العلم قال عليه السلام لمر اعد والله الهاء
فان لم تستطع منى الصبر على ما تكلمه حير كذا راضى بودن در حير و شير اين
معنى دارد كه آنكه ايم الله تعالى در روى رلى بوسته ست الله خواهد رسيد خواه يك
خواهد بد آن را بهيچ تغييرى و تدبلى نيست كه و لقد رحيمه و سره من الله تعالى

لقوله تعالى قل كل من عند الله وليكن بايد دانست که نيکی در رضا اوست و بدی
 راضی نیست لقوله تعالى ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك من سيئة
 فمن نفسك الآية و لقوله تعالى ولا يرضى لعبادة الكفر بل انك حقيقته ضاير و ن
 آمدن ست از رضا خود بدخول در رضا حق تعالى چنانچه بزرگ و اين مقام عظيم مقامات
 است و لقد صدق من قال **س** تا ترک مراد خود نکوئی صد بار و یکبار مراد در
 کنارت ناید و پس ساکب را بايد که در رسیدن بلا صبر کند لان فعل الحکيم لا يخلو
 عن الحكمة و لقوله تعالى عسى ان تکرهوا شيئا وهو خير لکم و روى انه کان قتل نکره با عليه السلام
 في يوم الثلاثاء و ذلك ان نکره يا عليه السلام هرب من اليهود فقبوا اثره فلما و نوا منه اثني عشر رجلا فقال
 لها يا شجرة اکتصني فياخذ فان شقت الشجرة فدخل فيها ثمر التامت عليه الثمرة
 فجاءوا فلم يجدوه فقال لهم ابلين انه قد اكل في هذه الشجرة فالتقوا بمشاة شقوا
 هذه الشجرة بنصفين حتى يموت ففعلوا كما قال ابلين فلما بلغ المنشأ را مر
 فصاح و قال اها فوقت الزلزلة في السموات فنزل جبرئيل عليه السلام من
 ساعة فقال يا ذكر يا ان الله تعالى يقول لو قلت مرة اخرى اها اصحوا اسمعوا من يوا
 الانبياء فعرض ذكر يا شفيعه حتى شقوة بنصفين ليعلموا المعون انشد
 البلاء على الانبياء ثمر على الاولياء ثمر لا مثل فالأمثل كذا في السبعيات **س**
 و تسليم يسبح و اني حسيث **س** واره بر سر نهد و تسليم **س** و لذ اقل البلاء للعلاء
 كاللهب للذهب **س** هر که در بين بزم مقرب تر است **س** جام بلا بیشترش میدهند
 و انکه زول بر نظر خاص افت **س** و اخ غنا بر جگرش می نهند **س** و قال ابراهيم خليل الله عليه
 السلام مدخن نفرح بالبلاء كما يفرح اهل الدنيا بالنعم زير که بلا صيقل است که آينه
 دل را از غبار هوا مصفا و از زنگ شهو و ماسوی اسد مجلی بگرداند **س** طریق عشق جانان
 جز بلا نیست **س** زمانی بی بلا بودن روانیست **س** اگر صد زخم از و بر جانم آید **س** چو تیر
 از شست او آید خطا نیست **س** و قال النبی علیه السلام ما اودى نبی مثل
 ما اوديت و روى ان ابراهيم لما التقى في النار جاءه جبرئيل عليه السلام فقال

الكساحه فقال اما اليك فلا قال فستل ربك المتعال قال جبي من سوالي
 علمه محالي كذا في حرر الرضين وكذا قال بعض صاحب الحال في وكتبت
 الى المحبوب امري كله فان شاء احيا في وان شاء اهلكا وفي ذكره الاولياء
 قول حواحه حسن نصري ليس صادق في دعواه من لم يصدر على صرب مولاه
 وفي روح الارواح قول حواحه حسن نصري اگر ملا ومحت وعم سودي دره لذات
 رست يا فتدي محتر آدم كدت رست بيات ارا كه ملائي بر يد وود قال النبي
 صلى الله عليه واله وسلم لا صحابه ما صحابي ادا مرصتم ولا تظلموا العامة فان
 المرص هديه الله تعالى على عباده المؤمنين كذا في فتاوى بيدرويه ساخي
 التكمب ارسلت بر ايجا الى الصحا ان اصر به صربا وحفا فقال لها في ذلك
 فقالت اني متساقه الى صوتيه ولا سبيل لي اليه فاد اصر صاحب فاسمع صوتيه
 فكد لك الله تعالى يصرب عبده سده عبده في سخن الدياكي يدعوه يتصبر
 فيسمع بحويه چه حوتن گفت آنكه گفت چه حوتن آمد ترا مايدن من وراكس
 تا سالم بر دوت رار و في رساله طوالع آورده كه الرضا تنحرفه فخر صاحبها الى الخ
 وتقول محقق رست ومن الرضا لا يقول العبد هدا يوم تشديد الحز والسرور
 حيا سحر ررگي گفت كه اين باران چه حوتن مي بار دوات آوار داد كه نا حوتن
 كي باريده است وحكي ان نوحا عليه السلام را مي نوماكلما كره به اللقاء فيهم
 الا عصباء محز في لسانه فلا قصد هدا فيهم فعوت عليه و نوحى يا نوح انه
 قد خلقتك هكذا قبل ان تخلق حيرامه ما ح نوح عليه السلام الف سنه
 الاحسين عاما فتاب عليه انه هو التواب الرحيم صهي به نوحا لكره
 يا حه فللعبد ان محز بالسر بر من الناقص والعاصم كلها كذا في سر
 الامالى وقال بعض اهل المعريه الرضاء هوا به لو جعل حمير على نبيسه
 لم يستل ان يحولها الى سامره نقل است كه در وقتي در لطر حضرت خواجۀ العارف
 محمد واني ميگفت اگر خداوند تعالى مرا ميرگردايد ميان رست و در روح و فزج عتيا

گفتم چه از همه عمر بر او نفس خود رفته ام و در اینجا بشت مرا و نفس من بود و دوزخ مرا از
حق سبحانه تعالی خواهم این سخن را رد کردند و فرمودند بنده را با اختیار چه کار هر کجا گوید
روید و رویم و هر کجا گوید باشد باشیم بندگی انیت نه آنکه تو سیگویی که از فی فضل الخطاب
سه از رضای دوست رنج و راحتی * هر چه آید بر سر ما یا نصیب * منتقل است
که ابراهیم از هم رحمه الله گفت وقتی غلامی خریدم گفتم چه نام داری گفت آنچه خودانی گفتم
چه میخوری گفت آنچه خورانی گفتم چه می پوشی گفت آنچه پوشانی گفتم چه کنی گفت تا چه فرمائی
گفتم چه خواهی گفت بنده را با خواش چه کار کنم من قال * ما یم گوی سیدان چو گان
درست یا درست * اومی بر دهر سو مارا چه اختیار است * گل را چه مجال است که گوید
بکلال * که بر چه سازی و چرا میشکنی * رسته در گردنم آگنده دوست * می بر دهر جا
که خاطر خواه اوست * وعن ابن عباس رضی الله عنهما انه قال قال رسول الله صلی
الله علیه و آله وسلم اول شیی کتب الله تعالی فی اللوح المحفوظ انی انا الله لا اله الا
انا محمد رسولی من استسلم بقضائی و صبر علی بلائی و شکر لنعمائی کتبته صدیقاً
و بعثته مع الصدیقین و من لم یستسلم بقضائی و لم یصبر علی بلائی و لم یشکر
لنعمائی فلیضربن الیها غیری و قال علیه السلام لا یکمل للعبد الایمان حتی یکون فیه
خمس خصال التوکل علی الله و التفویض الی الله و التسلیم لامر الله و الرضاء بقضاء
الله تعالی و الصبر علی بلاء الله تعالی و قد جاء فی الخبر مرفوعاً لیزال بین الخلاق
فی کل عصر و زمان ثلاثة مائة وست و خمسون رجلاً من اولیاء الله تعالی و یکون
قیام العالم و نیکامه بهم و نزل الرحمة من السماء من برکتهم فسئل ما وصفهم
فقال الزاهدون فی الدنیا و الراغبون فی الآخرة و الراضون بقضاء الله تعالی فدر
که انی شرح الامالی و من ابی بکر الرازی انه قال سمعت ابا علی القریشی انه یقول الرضاء علی ثلاثة اوجه
رجل رضی بقضاء الله قبل نزول القضاء و رجل رضی بقضاء الله تعالی بعد نزول القضاء و رجل رضی
بقضاء الله عند نزول القضاء و هذا من درجات السابق و المقصد الظاهر و سئل ابو بکر الواسطی أحد
الرضا قال هو ان یقول العبد اللهم ان اعطیتنی قیلت ان منعتنی ضیبت و ان ترکنی عذبت و ان دعوتنی

أحدث كذا في خلاصه الحقائق وعني اني هزيمة مرضي الله عنه عن السي عليه
السلام انه قال دروة الايمان امر مع حصول الصدر للحكم والرضا بالقدر
والاخلاص في التوكل والاستسلام للموت وحكي ان رجلاً نظر الى قرحة في حمار
محمد بن واسع فقال اني لا رجلك من هذه القرحة قال اني لا شكر لها مسد
حرجت ههنا اذ لم تحرج في عني قال بعض اهل المعرفة الرضاء هو انه لو جعل
جهنم على يمينه لو سال ان يحولها الى يساره وعني اني هزيمة مرضي الله

عن السي عليه السلام رحمه الله امرأء يعرف نفسه وحفظ لسانه وان يكون
مراسياً بقضاء الله تعالى تآكر العمايه وصبراً على بلايته وحكي اني سئل
مراديه من يكون العدو مراسياً قال اذا سر به المعصية كما سر به العسر
كذا في احلص الحالكه وقال عليه السلام اوحى الله تعالى الى موسى عليه
السلام انك ان تقرب فتبي احب الى من الرضاء فقضائي وسئل على مرضي الله
عنه بما دايال العدو رضاء الله تعالى قال متلثة استياء تقهر النفس وعد
الملاء من الله تعالى دواء وعد الملع من الله تعالى عطاء كذا في خلاصه السؤل
اعلم انه يدعي لطالب الحق ان يكون طالباً له تعالى محباً للوصال مستمناً
الى لقاءه في جميع الاحوال في السراء والصراء كما في الخبر اولى من يدعي الى الحق
يوم القيمة الذين يحمدون الله في السراء والصراء فان طلبه في كل حال
يدل على صدق محبة الله تعالى وقال عليه السلام اذ احب الله عبداً استلاه
فان صر احداً وان مرضى اصطفاة وقال عليه السلام لطائفه ما انشتر
قالوا مؤمنون فقال عليه السلام ما علامه ايما لكم قالوا بصبر على
الملاء وشكر على الرضاء ومرضى بموافق القضاء فقال انتم مؤمنون
ورب الكعبة هرور ركة تو لا في ارحق سبحانه وتعالى احفاني ارحق ما يريد
اسر اير سيدي ميگفتي آهي مان مرستادي ومان حورتن كو كذا في فصل
الخطاب ومرضى ان الله تعالى اوحى الى عيسى عليه السلام ان في موضع كذا

وكذا امرأة وهي رفيقك في الجنة فذهب عيسى عليه السلام الى ذلك الموضع
ليزورها فوجد امرأة ليس لها عينان ولا يداوان ولا رجلا وقال كيف تعيش
يا امة الله فقالت اعيش عيش الملوك فقال كيف وليس لك عينان ولا يداوان
ولا رجلا فقالت لو كانت لي عينان لاستغلت بالنظر الى الاحمر والاصفر
والا سود والابيض فاكون مأخوذة برباى ذلك ولو كانت لي يداوان لكنت
بسطتها الى الحلال والحرام فاكون مأخوذة برباى ذلك ولو كانت لي رجلا لمشيت
الى ما لا ينبغي فاكون مأخوذة برباى ذلك فقال لها هل لك حاجة قالت
لا الا واحدة وهي ان لي ابنا يطعمني ويسقيني ويحولني الى القبلة ويقوم بآبائي
وسأجتي الى الله تعالى ان يقبض روحه قبل موتي حتى اصيب من اجره فرجع عيسى
عليه السلام فرأى صبيا نائبا يكون فقال ما لكم تبكون فقالوا كنا نلعب ههنا
وكان معنا ابن عجوزة عمياء مقعدة فجاء ذئب فأكله فرجع عيسى عليه السلام
الى العجوزة وقال عظم الله اجره في ولدك فانه قد جاء الذئب اكله فقالت
الحمد لله الذي علم ضعفى ان لا اقدر على كفه واسباب دفته فرجع عيسى المؤمنة و
اعطاني الاجر والثواب بلا مؤنة كذا في كفاية الشعبى وقال سهل التستري
رحمه الله لو لا البلاء من الله تعالى لم يكن للعبد طريق الى الله تعالى وقال
ابو سعيد الخدري البلاء من الله تعالى الى المحبين تحفة وهدية وشكر يات
ما في ضمائرهم من المواصلة وقال في النون رحمه الله أصبر الناس لكم
البلاء وقال ابو يقوب النهرجوري العالم يستغيث من البلاء ويستل صريره
والعارف يستعذب البلاء ولا يستل كشفه وقال الجنيدي رحمه الله البلاء
سراج العارفين وبقطة المريرين وهلاك الغافلين وقال ابن عطاء رحمه الله
يتبين العبد من كذبه في اوقات البلاء والرخاء فمن سكت في ايام الرخاء
وجزع في ايام البلاء فهو من الكاذبين كذا في رسالة المكي حضرت يحيى بن
معاذ سيفر ما يدك چار هزار كتاب خوانده ام واين چار سخن از ان يادگر فتم هر سخن را

شکره میگردم و آن همان این است که اول اسی نفس من اگر طاعت خدا میبکشی کن و الا
 روزی او محروم دوم اسی نفس من ایچره او ابد اراں ره می و تا که راست والا خدا می دیگر
 طلب تا ترا می و ده سیویم اسی نفس من ایچره خدا می تعالی مع فرموده است اراں بارانی
 والا ار ملک او بیرون تو چهارم اسی نفس من اگر گناه خواهی کرد اول حاکمی میدار کن
 تا او ترا به میدار الا کن و قال علی رضی الله عنه دواء القلب الرهباء بالقبضاء
 و قال موسی علیه السلام الهی دلی علی عمل ادا عملیه رهصیت عی فقال انک
 لا تطیق ذلك فخر موسی علیه السلام سا حدا متصرعا فادی الله تعالی المسه
 یا ایاں عمران رهصائی فی رهصاک لغصائی قول حواحه عند انصار رهی نلا اردوست
 عطا است و ار عطا ماییدن حطاست آداب ملا آنست که شکایت و خزع مکند و التها
 بیز نماید و قال علیه السلام ایاں الله تعالی بحک کل قلب حریں حو حق تعالی
 سه و ما دوست و ارد خرنی در دل ما و یید آید در تفسیر مسطور است که هر عی که در دل حست
 رسالت یاه نو و صلی الله علیه و آله و سلم اگر جمیع دستان و دای قیامت جمع شود و گو
 اراں حریں تو اسد کشیده هر که درین رزم مقرب ترست به عام ملا متیترست
 میدهند و واکه در دل نظر خاص یاف و دایع سار حکرست می سه و و قول حو
 سیان تو رهی رحمه اسد اگر محرومی در ره می گوید حق تعالی بر آن زمین رحمت کند
 و قیل الدساد امر المرص و الناس یما عجا یین و للحمایین فی دایم المرص العسل
 و القصد و قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم ان الله تعالی عا دنی
 الارض فلو یومها و یوم من الشمس و فعلهم فعل الانساء و هم عند الله افضل من
 الشهداء لیس لهم فی الدنیا قلیل و لا کدر و هم را یبون نفسمة الله و الله عهده
 را خاص سه سد گاه حدا بود درین و دل ایقان رتس لورانی و یتس ایقان
 یکی است انک و یتس و یر حست و قسم حقانی و هم حدا ما شدت روح و خستود
 تا در آید تحت آسانی و آسی طالع صادق مایکه حو در اسد سیاری و یتس حکرستی
 فی فایده ره کسی تا تو فارغ یتس کما حاء فی الاحا اراں الله تعالی او حی الی موسی

علیه السلام یا موسیٰ ترید و اسرید و لا یکن الاما یرید فان رضیت بما اسرید
 کفینک بما ترید و ان امرض بما اسرید اتیتک بما ترید کذا فی کفایت الشعبی
 نعم من قال **ه** تسلیم میشوی از ان غمگینی **ه** تسلیم بشو بر آنچه پیشت آید **ه** و لذا
 قال امیر المؤمنین علی رضی الله عنه عرفت ربی بفسخ العزائم منقول است از امیر
 صلی رضی الله عنه که چهار چیز بر چهار چیز می خندد و تضایر خود را تقدیر بر تدبیر قیمت بر کوشش
 اجل بر اهل بد آنکه چهار سخن از چهار کتاب حق سبحانه و تعالی گزیند برای کار بستن
 است از تورات من قنم شعبه و از انجیل من اعتزل سلم و از زبور من صمت نجما
 و از قرآن و من یتق کل علی الله فهو حسبه ای درویش باید که توکل کنی بر خدا استغالی
 و از مخلوق نا امید شوی که نهایت رضا توکل است و عن ابی هریرة رضی الله عنه
 عن النبی علیه السلام انه سُئل جبرئیل علیه السلام عن التوکل فقلت الیاس
 الیاس عن الخلق و ان تعلم ان المخلوق لا یغفره و لا یمنع و لا یعطی و لا یمنع **ه**
 اگر گزندت رسد ز خلق مرنج **ه** که نه راحت رسد ز خلق نه مرنج **ه** و حکای
 عابد فی المناجیش فی ریاض الجنه جن ما فسئل عن حزنه فقال مرا بت
 در حاجات فی علین لاحصا بنا فقصدها ففصنت منها ففصلت عنها فقالوا لعلنا
 للمتوکلین علی الله تعالی حقیقت توکل آنست که در تو جنبش اسباب پیدا نیاید **ه**
 بنیاس بر روزی چه باید دید **ه** تو بشین که روزی خود آید **ه** و قال بعض مشوهر
 المتوکل کا الطفل لا یعرف شیئا ما و لی الیه الا نذی ائتم کذلک التوکل لا یهدی
 الا الی ربه عز وجل و حکای ان قیل رابعة قد غلا السحر بالبصرة فقالت لو کانت
 ویزن حبة من الطعام بمشقال ذهب ما بالینت فان علینا ان نعبد کما امره
 و علیه ان یرزقنا کما وعدنا و قال بعض اهل المعرفة افضل المقامات فی التوکل
 ان تشتغل بالله تعالی و لا تنظر لمرزقه لان العبد لو هرب من مرزقه لطلبه کما
 لو هرب من الموت لادراکه **ه** ای دل بقضای خود اراضی باش **ه** نه غم
 مستقبل و نه ماضی باش **ه** قسمت چو کی بود تو ده میطلبی **ه** و ان ده توکی دهند

و در خاص زاتش **ع** قال السی صلی الله علیه وآله وسلم من طلب الریق فالریق یلحمه
 ومن طلب الرأق فالرأق یطلعه وقال الله تعالی ما اريد منكم من ریق وما اريد
 ان یطمعون وقال ان جمیعة رجمه الله علیه احوال الناس فی الکسب علی خمسة مرات
 الاول من یری الریق من الکسب لا من الله تعالی فهو کافر والمأنی من یری الریق
 من الله ومن الکسب فهو مسرک والثالث من یری الریق من الله ویری الکسب
 شیعاً ویتک تأبه لولم یکسب اعطاه الله تعالی امره لا فهو تائب ومأنی والسادس
 من یری الریق من الله تعالی ویری الکسب شیعاً وعلیم انه لولم یکسب لا اعطاه الله
 تعالی الا لاجل الکسب ولا یودی حق الله تعالی فهو فاسق والحامس من یری الریق
 من الله تعالی وعلیم الکسب سناً وعلیم انه لولم یکسب لا اعطاه الله تعالی الا لاجل
 الکسب ولودی حق الله تعالی فهو مؤمن موحّد قال علیه السلام لولو توکلتم
 علی الله تعالی حق توکل له لریقتم کما یری الریق الطیور وقال الله تعالی ومن یتق کل
 علی الله فهو حسبه وقال علی الله فهو کلوا ان کثیر مؤمنین وورر سائله شیعیه
 توکل رجلاً قست قعره وقال واستوی الطرفین ومعلوب یقین انکم تیسر وایده
 که ایچ روزی است رسید میت قال السی صلی الله علیه وآله وسلم یری الریق الغوام
 فی یسمیهم ویری الریق الخواص فی یقیمهم وقال انکم متیر وایده ایچ روزی است
 رسیدی ست وایده کی داید که رسد واستوی الطرفین انکم دل در وجود و عسدم
 ررق بر ابراسته ومعلوب عکس عالم است کدای تماثل الاتقیاء وحکی ان مر حلاً
 قال یحاً نعم من این تأکل فعال وبلله حرائر السموات والارض ولكن المسافین
 لا یعمهون کدای حلاصه السلوک ودر ذکره الاولیا آورده است که حضرت ابراهیم
 ادم قدس سره گشت که راهی متوکل دیدم پرسیدم که ارکما حوری گفت این مسلم
 رد من نیست از روزی دهن ویرس مرا این مصولی چه کار حکی عن ابی یری لسطا
 رحمه الله علیه انه مر علی فأت محمد وکان المؤمن یقیم حد حل المسجد ویصلی
 فلما مرع من صلواته عرفه الامام فقال له یا ابرید من این تأکل فقال لورید

امهلتی ساعتی اعید الصلوة التي صليت خلفك ثوابتك فقال انما
 يجوز الصلوة خلف المؤمن فقال الست انا بعثت من فقال ابو يزيد لو كنت
 مؤمنا لعرفت سرائر في كذا في كفاية الشعبي ولذا قيل لو قال رجل الرزق من
 الله ولكن ازنيدهم حتى بايديهم لان الله تعالى ضمن الرزق بلا تعليق لقوله
 تعالى وما من دابة في الارض الا على الله رزقها الاية پس ساکت اباید که برای رزق
 غم نخور و لان الرزق يطلب العبد كما يطلبه ولذا قال الامام الشافعي رحمه الله
 انما الرزق الذي يطلبه شبه ظل مشي معك انت لا تدركه مستبحلا
 واذ اليت عنه تبعك روت وکل کن بجنان پا و دست رزق تو بر تو عاشق ترا
 گر تو ستانی یا پدید بردت و رتو شب تابی و در و دست و قال بعض الحارثین
 یا طابا فی الافاق بجهت هذا اقصر عنانك ان الرزق مقصور لا يخص علم الاستدراك
 ان المحرص على الامال محرق انچه بود رزق تو بیش نیایی کم خاطر خود جمع و هیچ چیز بشتر
 و حکى عن ابراهيم ادهم رحمه الله انه مر على مكتبة وفيها صبيان كثير مقدار
 ما تقي صبي فقال لو كان هؤلاء اولادي واشتغل قلبي بنفقهم مقدار راحة
 خردل لراكن مؤمننا حتى ان شقيق البلخي رحمه الله كان يقول لو كان اهل
 البلخ كلهم عيال لم يشتغل قلبي بنفقهم اللهم اجعلني متوكلا ولا تتجملني
 من المتكلكين والجحفيين فانك خير المستولين و ارحم الراحمين شرطت و سم
 آنکه سر پوشیدن بدانکه متکلف را باید که وقتی که بیرون آید برای حاجت انسانی یا
 برای نماز جمعه سر پوشد تا نظری بر دیگری نیفتد یا نظری بر وی نیفتد زیرا که
 متکلف بمنزله مستوره است مستوره را باید که از نا محراب خود را نگاه دارد و عن
 ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی الله علیه و آله وسلم اشد جلاء من العناء
 فی خدرها فاذا راى شیئا یکرهه عرفناه فی وجهها متفق علیه کذا فی
 مشکوة وعن ابی هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
 وآله وسلم ان الله تعالى كتب على ابن آدم حظا من الزنا ادرك ذلك لا حيلة

من باب العين الطرور يا اللسان المطلق والعن قمي وسفي والفرح يصعد
 ذلك وكذلك متعق عليه يس ساكت اما يدكر انظر باحرمان ترسد وقال الله
 تعالى قل للعق من بعض من انصارهم وحفظوا آية وحكى ان يريم من
 حتم بد او مد عن المصير من ان النساء على ما احدث لهذا الرجل الا انه اعني
 كذا ان احلص الحاصل له وحكى انه سئل حكيم من القاسم قال من لم يدع
 نصرة من انوار الناس وفي الاحبار ان الشيطان يقول ليس شيء اسود
 احدا من الطرور قال النبي صلى الله عليه واله وسلم الطرور سهم مسوم
 من سهام ابليس فمن مكره حوفا من الله انه الله تعالى ايما ما يحد حلاوته
 في قلبه وحكى ان واحدا من العلماء مات فري في المأمر وقد اسود وجهه
 فسئل عن ذلك فقال راي علام في موضع كذا اضطرت اليه فاحرقته وحكى
 في المأمر وفي الاحبار ان واحدا من السادراي في المأمر قد مات فقبل له
 ما نزل الله بك فقال كل ذب استعمر الله منها عمرى الابد ما تحت
 ان استعمر الله منها فعدت تلك الدب فقبل ما هي تال نظرت علاما
 شمس وفي الاحبار ان عبد الله بن عمر كان حاكما على باب حارة فراى
 حارسا جليما قد اقل من السكة قالوا ورجل عبد الله بن عمر هاربا واغلق
 بابا لمات ساعة قال هل ذهب هذه العتمة من السكة قالوا ذهب
 فخرج من الدار فقبل له يا ابا عبد الله فعلت هذا من عند نفسك ام سمعت
 شيئا من ذلك قال النبي صلى الله عليه واله وسلم فقال لا بل سمعت عن رسول الله
 عليه السلام قال سمعت عن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يقول
 الطرور يهرج امرؤ والكلام معهم حرام ومخالفهم حرام وقال القاسم
 شريح سمعت الامام ردول ان مع كل امرأة شطبا ما ومع كل علامة نمائية
 عشر شطبا ما وحكى ان رجلا كان مسعنا ما ستار الكعبة وهو يقول لا اهرج
 انى اعود بك من سهم القطعة وكان لا يريد على هذا فسئل عن ذلك فقال

حق دہستہ ماتہ تا ترس ماطی تو و حیا سچہ الالہ کو رستہ کہ نرنگی در کہ لود و رلی ویتہ
 صاحب سال اورا نگہ کرد تیزی ار ہوا آمد اورا رسید ویر این حسیہ را و رسی مرستہ
 خود حوا حس بچ حال اند عمر و حطہ عن آفات الدارین فرمودہ کہ دست بیا رید
 و دست من برگردن بہارک خود نہاد دیدم کہ اتربی ار رحم رسیدہ یریدم یا شیخ
 این رحم حیثیت فرمود کہ تسی در واقعہ دیدم کہ میلی مست می آید و من میگم حکیم در یک
 کویہ رسیدم دیواری لود و آن کویہ و آن دیوار سد راہ من شد حاضر شد کہ کویہ
 مایہ گر حیت میل عقب من آمد و گردن من گریہ و گفت تو کہ کن ار دیدن حس و از
 تسیدن سر و در ہمیں تا حاضر شد من حضرت مولانا شاہ محمد حق قیس سرہ حاضر شد میل را
 منع کرد و گفت کہ حوا حس ایچہ میگوید قول کن مگر ما شاہ تا قیامت رندہ می ماند کہ ترا
 حیات میکند چون ارجواب میدار شد دیدم کہ اتر رحم باقی ست ازان مار تو کہ کردم
 از جمیع نامشرو مات و ایچہ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ میفرماید **نظر کردن**
 بخو ماں دین سدی ست **معاذ اللہ** کسی ار دین گزد و **باین معنی** کہ ایشان در
 اوائل مقام محار و استند و استند کہ مال ترا زین مقامی نیست و حای دیگر ہم فرمودہ
نظر کردن بخو ماں گر حرام است **بگہ** گرا این لود طاعت کہ ام ست **و ہمز این**
 طاعتی بد استند و لہذا فرمودہ کہ ار دین خود در میگردد چوں ار محار انتقال کردہ
 و استند کہ این لہو و لعی مین شود و لہذا زان گفتہ **حلاف** یہیم کسی رو گزیدہ
 کہ سر گر عمر ل بخواد رسید **ببرنگی** دیگر میفرماید **ای دوست** ترا ہر دکان
 می حستم **از دیدن** تو باین و آن می حستم **دیدم** تو و حوین را تو خود من بودی **ب**
 حلت رندہ ام کہ تو نشان می حستم **بہرتم** نہا ستای گل آن ستم طرار **چوں** دید
 میان گشتم گفت سار **من** حلم و گلہای جان فرع من اند **اصل** چرا لہذا
 می مانی مار **بہ** اسوس کہ می تو رست این مدت عمر تو من لودی و من میدارم **ستم**
 الاتری انما قال اراہیم النبی علیہ السلام فلما احس علیہ اللیل برای کو کما
 قال ہذا من فلما اقل قال لا احب الا فلیں فلما برای القمر بارعاً قال ہذا

ربی فلما اقل قال لئن لم یهدنی ربی لاکون من القوم الضالین ما انا
 من المشرکین وقل علی هذا صاحب الجحان اذا رای امرأة جملة او صبیحا احسن
 الوجه یظن ظنا سوء کقولہ تعالی یظنون بالله غیر الحق فبن الجاحلیة ولما
 نجا ونزع عن هذه المقام علم انه لعمری ولعب کما قال بعض القفراء **سه** در سینه مان
 تو بود **دو** من غافل **چ** در دیده عیان تو بود **دو** من غافل **چ** عمری ز جهان علامت نمی بستم
 خود جمله جهان تو بود **دو** من غافل **چ** و حضرت عطار میفرماید **سه** عشق صورت نیست
 عشق معرفت **چ** هست شہوت بازی حیوان صفت **چ** و حضرت فخر الدین میفرماید
سه صورت پرست غافل معنی چه داندا آخر **چ** کو با جمال جانان پنهان چه کار دارد **چ**
 و آنچه بالاند کور شد که بعضی از فقره گفت که **سه** پیر اراز فرست نظر کامل بود **چ** که مرا
 نوبه از دیدن خوبان داده هست **چ** خواب میتوان گفت که مشایخ طیبیان حاذق
 اند بمقتضای معرفت ترکیب تریاق و معاین از ادویه مختلف کنند طبیب گاه بود که بزرگ
 مللاج می کند چنانچه نقل است **سه** شہو که ذوالنون مصری میدی داشت که چهل چله
 شسته و عبادت بسیار کرده و چهل سال خواب نکرده روزی پیش شیخ آمد و گفت
 بنین و چنین کردم هیچ نوع بمن مشاهده و فتح باب میسر نشود ذوالنون فرمود
 برو امشب سیر بخور و نماز خفتن کن و همه شب نجسیت تا باشد که دوست اگر لطیف نمی آید
 بجا می آید اگر بر حمت در تو نظر نمیکند بختی در تو نظر کند درویش برفت سیر بخورد و
 لبش یاری ندا و که نماز خفتن کند بگزارد و بخت **مصطفی** علیه السلام را بخواب دید
 رفت دوست سلام میرساند الی آخر القصة و لهذا عارف کامل سر مود **سه**
 می سجاده رنگین کن گرت پیر معانی گوید **چ** که سالک بخیر نبود ز راه درسم منزلها **چ**
 چون این طبیب حاذق دانست که مرید من هنوز در مجاز بگمان رسیده است
 منع نکرد از دیدن خوبان زیرا که مجاز خاصیتی دارد که از همه تعلقات جدا سازد
 و لهذا بعضی مشایخ در حق مبتدیان از جمله لوازمات میدادند و قال علیه السلام المرء یظن
 فی الوجه الحسن یزید النور فی البصر باین معنی که بوضع صلح واقف گردد چنانچه

حسرت حامی علیه الرحمه میزاید سه کتاب از محقق روگردان میاری است که آن هر حقیقت
 کار سازیت به لوح اربع الف تا تسخیری و قرآن در س حواصیل کی توانی
 وقال علیه السلام المحارم مطرة الحقة چون سالک در محارم کامل شود و هر چه قیود
 بر آید هیچ قیدی نماند مگر همین قید اربین قید خود انتقال کند و لهذا این طیب حادق
 مرید خود را سحر کرد و محارم دست از گفته من متاثر نشود تا خود را کمال برساند چنانچه
 نقل است مشهور که محمدرایدر خود گفت که به نام شده می باید که مکه معظمه با من بیاید
 تو نه کسی چون آنکار رسید محمدرایدر کرد و گفت اللهم انی اتوب الیک من کل ذنب
 لکن لا اتوب من هویة اللیلیه بیرون این چنین استیدار محمدرایدر گفت ترا عاقلی دردم
 که تا تو را غیبی تو نه کسی چون محمدرایدر مقید شود از گفته پیر تا ترست تا جمیع این رنگ هم
 مسح کرد مرید خود را گفت که چون کمال رسد خود اربین قید بر آید که ادا طلم الصبا
 احی عن المصباح چون سیب بخت تو احی شود و آید بهر حال سالک را باید که در محارم
 دیگرگاه نام والا حو حاتمه دارد و حسرت حامی علیه الرحمه میزاید سه می باید که در محارم
 حامی به اربین بی رود خود را نگه رانی و قول باید به سلامی بخت مرید باید که
 در بای ازل و اندوخت کند و هر لغو حل من مرید رده باشد هم قال بعض المتعلمین
 سه احمد عشق محارم را رو یاران حق ماست و هر کشتی و اگر اربین باری طفلان را
 آید می رسید که چون آب شود گدگنی پیدا کند و چون روان شود گدگنی سانسد جمیع
 چون سالک شد شود در کجا چمن کجا رود لان فی السلوک در جهات فوق در حیات محبت
 لا تنهی و لهذا قال علیه السلام من استوی یوما فیه معصون یرایضا قال علیه السلام
 انه یلعان منی قلبی و انی لا سمع الله فی الیوم مائة مرة و الا مسلم چون از مقام تقاضا
 دیگر طی بیکر در دست مقام و مقام اول دست می دست برای همین استغفار میخواند
 در همین معنی بر رنگ میزاید سه یرارم را ان کسه حدائی که تو داری و هر خطه مرا تازه
 حدائی گزست و هر دم اربین باع مری میزند و تازه تر از تازه تر می پیرد
 چون از تید تنق بر عاشق الناس شود چنانچه بر رنگ میزاید سه هر کجا نقش کوه منی

بر و عاشق مشو و نقش بند یار را کن عاشق نقاش باش و چون سالک عاشق نقاش
 شود داند که نقش دیگری نقاش و دیگر خالق و مخلوق را فرق کند و خود را در دریای خجالت
 غرق سازد و شب و روز همین گریه عقل از توجیه دریا پدید آید و صفت تواند شد و عقل
 نمیکونی در وصف نمی آئی و رفته رفته بجای خود رسد که مقام شریعت است که اول مقام
 سالک شریعت و آخر مقام هم شریعت که کل سببی بر جمیع اصول و در بیان عوارضات
 لواحق میشوند فاعلی باید که عوارضات را حذف کند که هذا صراط مستقیم فاتبعوه و لا تتبعوا
 السبل فتفرق بکون سببها و لهذا قال الجنید الطرق كلها مسدودة الا من اقتفى
 اثر محمد علیه السلام و چون سالک را کمال رسد در شریعت حیا پیدا کند که کمال شریعت
 حیاست نقل است که پیش پازیر بطامی یکی درآمد و از حیا سبک پرسید شیخ جواب داد
 آنکس آب شد مردی درآمد آب زردی دید ایستاد و گفت یا شیخ این چیست گفت
 یکی درآمد و از حیا سوال کرد و جواب دادم طاعت نداشت چنین آب شد از شرم و حکم آن
 و احدا من العباد و قمر بصره علی امرأة فغشها دقتا ثم ندتم فدخل بیتة و نزاع
 عینہ و قال لا یمنی ان یصحبنی ما یکون شیئا للمعصية فرضی الله عنه بذلك
 سه چشم را بر بند تا در دل نگنجد غیر دوست و گریه سجده بندی سبک بسجده و شود و
 و مردی عن زاهد من اهل مرو و تزوج امرأة فصکث معها مقدار عشرين سنة
 لم یظفر اليها ثم نظرت اليها يوما فقال لها انک بحیلة فقال اما علمت الى هذا الوقت
 فقال کنت اتخوف بالاحلال حتی یمکنی ان احفظ عینی من الحرام غایة ما فی الباب
 آنکه قال الله تعالی قل للمؤمنین یغضوا من ابصارهم و یس معلوم شد که سالک ناچار
 است از غرض بصر اما غرض بصر مبتدی را ممکن نیست تا آنکه سر نمپوشد پس باید که چون
 متکلف بر آید برای حاجت سر خود را بپوشد تا نظری بر دیگری نیفتد نکته شاید که سر
 پوشیدن از نجسیت باشد که تا حواس ظاهر پریشان نشود لکن نه ینفشر بتفریق النظر یا
 از جهت طریق بزرگان حتی گفته اند که بعضی بزرگان در تمام عمر سر پوشیده در راه میرفتند
 و از خانه بیرون نمی آمدند تا سرش پوشیده نماند آن زمان البین النظر والله اعلم بالصواب

شتر و بست و ششم آنکه ستر سترشیدن و موسی لب گرفت - اما تخلیق الراس
 فلما روى في ما روى الحمادى عن السى على الله عليه وآله وسلم انه قال لو سقى التفرقة
 حباته لمرصها الماء يعبده الله كذا او كذا في القيمة في الماسر وقال على رضى الله عنه
 من قرع حاديت سعري وكان يحرسه وعنه على رضى الله عنه قال قال رسول
 الله صلى الله عليه وآله وسلم من ترك موضع شعرة من حباته لم يغسلوا فعل لها
 كذا او كذا من الماسر وقال على رضى الله عنه من قرع حاديت راسى فمن قرع حاديت
 راسى ثلاثا رواه ابو داود واحمد والدارقنى الا انها لم يكن راسى قرع حاديت
 كذا انى شرح مشکوة المصابيح وقال الطيلى المدادومة على حلق الراس سنة كذا
 ن شرح المسكوة بين معتك راسى كذا هرگاه در اعتكاف موسى ستر ستر است
 واين گويد كه در اعتكاف تراشيدن حائريست كه قال الله تعالى محلقين رءوسكم
 ومقصرون لا تخافوا و اگر تراشيدن هم حائريست اما مايد كه بسيار احتياط كند با حائري
 آب رسد لا تحت كل شعرة حاديت و سرور عالم هم على الله عليه وآله وسلم كذا موسى
 سارك حورامى تراشيدند و كذا همى تراشيدند اما موسى ستر ستر است ستر ستر است
 كما روى في سمائل السوى عن انس بن مالك ان شعرا على الله عليه وآله
 وسلم كان الى انصاف اذ سمع اما الا حوط والخلوص في حق المعتكف و عدة ايضا
 حتى لا يتق ايضا الماء عليه لانه ستر ستر است المعتكف و عدة حتى ان هذا الفقير
 احتلم في بعض الاوقات في الحلاوة في ليلة واحدة تلب مراة و اسرعه مراة بل برد
 حتى نزل ان بعض العفراء جلس وقتا من الاوقات في الحلاوة و احتلم في ليله
 واحدة امر عين مرة في كل مرة يحدد العسل لان الشيطان لا يفسوس في قلب
 ليس به الايمان الا ترى السارق لا يدخل في بيت ليس فيه المال و لهذا قلنا الاولى
 الخلق في حق المعتكف حتى لا يتق ايضا الماء عليه وآله اعلم بالصواب و اما فق
 السار بلسوله صلى الله عليه وآله وسلم لا يلى بصورة حد من تشارك لوقرة حتى
 لتقانى كذا انى المشكوة في سرعة الاسلام و من السنة الراثة قصص التارب و حلول

العانة ونشف الابط لا يترك حانة فوق الاربعين ليلة وصلاة مسعودی آورده که
 موسی لبسیت داشتن سنت است و باز داشتن بدعت است که چون لب بر لب رسد
 طهارت درست نبود و نماز روانی رسول علیه السلام فرموده است هر که موسی لب دراز دار
 خدای تعالی ویرا بسیم خیر عقوبت فرماید از شفاعت من بی نصیب باشد و از حوض کوثر
 من آب نخورد و سنگ نکیر بروی گمارد بغضب کذا نقل من مصفحات الجنان شرط
 بست و مفتهم آنکه در پایی نعلین پوشیدن - فی الشمائل النبوی عن ابن عباس
 رضی الله عنهما قال کان نعل رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم صاعقاً لآل
 متنی شراکهما و قال ابن العربی النعل لباس الانبیاء و انما اتخذ الناس غیرها لما
 فی انحرافهم من الطین و قد یطلق النعل علی کل ما لقی القدم کذا فی شرح الشمائل
 الشیخ ابن الجوزی معلوم شد که لفظ نعلین عام است و در نعلین چوبین نفع بحد و جهت
 یکی آنکه اکثر بزرگان اختیار کردند بلکه بعضی بزرگان در تمام عمر بغیر نعلین چوبین در پایی
 پوشیدند و دوم آنکه تا از چرکینیت احتراز شود یعنی از بول و فحاشی سیوم در پوشیدن
 نعلین چوبین شقت بسیارست و محنت عظیم پس ثواب بوقت شقت باشد اگر چه چوب
 رضی الله عنهم پوشیدند لکن الصوفی لا مذ هب له بل مذ هبه ما هو الا حوط و ایضاً
 فی بلاد اصحاب رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم لا طین ولا نجاسة و لا رطوبة
 حتی کانوا یمشون حفاة فایة الطهر طهرهم کأنوا یا کلون القلیل و لا یا کلون
 السمن و الذیذ و ان الناس فی زمانهم لا یجلسون لمحاجة الانسان فی الطرق و
 لا یلوثون حتی بعضهم یمرون لمحاجة الانسان قدر بعد میل بخلاف دیار ما و زمانما
 ان الناس یجلسون لمحاجة الانسان فی الطرق لقله سبباً لهم و لا یطهرون الطرق
 لانهم یا کلون الكثير و الذیذ و لذلك یجلسون فی الطرق و ایضاً فی دیارهم
 ایضاً ذات الجمره و لذالاطین فیها اصلاً بخلاف دیار ما و لهذا یجوز لبس النعل
 المحطب فی بلادنا فان قیل ان الباس نعل الحطب بدعة لما اورد صاحب فتاوی
 الکحادی و غیره من الفقهاء ان اخذ نعل الخشب بدعة فقلت هی بدعة حسنة

کالادان فی الجمعة قبل السنة لانه احدث فی زمان عثمان رضی الله عنه
 وکما یحسب فی المساجد فی زمان ساد وکالتر اویجیم بالحاجة وقد فعل عمر
 رضی الله عنه وقال نعمت الدعاء هذه یعنی بانها محدثة لم یکن فی زمان
 النبی صلی الله علیه وآله وسلم ولذا دعا علی رضی الله عنه لعمر قال نور الله محمد
 عمر کما نور محمد ما فعل ان هذا الدعاء من هذا القدر والله اعلم بالصواب
 ثم اعلم انه کان العمل من الخطب ینزع فی وقت الصلوة ولا یصلی معه وان کان
 من الادمی یصلی معه لانه روى فی جامع الفتاوى الصلوة مع الخفاف والعمال
 الطاهرة اقرب الى حسن الادب ولقد اقال اراذلنا المحمدي بکرة خلع النعلین
 عن دخول المسجد وکان یروی الصلوة معها افضل حتی یفعل عن بعض العلماء انه
 کان لا یقرب الناس فی الصلاة بغير النعلین اصلاً وکان یحفظ النعلین للصلوة
 لاحد من المتابعة الذی علیه السلام شرط ثبوت ویشتم آکر طرف آسمان
 یدین - روى فی تمام تل السوی عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم وکان
 نظرة علیه السلام الى الارض اطول من نظره الى السماء فعلم من احوال السبعة
 صلی الله علیه وآله وسلم مع قرب حوارته عنان الخی سبحانہ فما سوی الخواصة
 ویقواند نوذکر این رای مصمم نفس است بریرا که شکر ان اکثر نظر طرف آسمان می کند
 نکتته تأید که ارحمت حیات مع یدین آسمان کما روى من مشاهیر العابدین
 روى فی الاحبار ان نوحاً علیه السلام لم یرفع راسه سلی السماء من الله عز وجل
 امر لعلین سنة ذی المتکوة عن ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی الله
 علیه وآله وسلم استد حیاء من العبداء فی حدیثها الحدیث وروى ابن السیثم
 کان مع ما اعطی من الملك لا یرفع راسه الى السماء تحتها وتواضعاً لله کذا فی
 شعاع قاصی عیاض ولقوله علیه السلام ان تمنا الله کانک تراه فان لم تکن تراه
 فانه یراک هرگاه که معبود می بیند ما را تا ید که نظر طرف دیگر کند حیاً بجه کسی در
 نظر ما را تا یا حاکم استاده شود یا دتا یا حاکم نبوی او عبیدار ادب و در است که نظر

بطرف دیگر کند هرگاه که اینچنین ادب پیش مخلوق است پیش خالق چگونه ادب باید نکته شاید
 منع بدیدن آسمان از نیجت باشد که در شرط اول مذکور شد که غسل به نیت مردن کند گویا
 از دنیا مرد است پس مرده امکان ندارد که هیچ طرف نظر کند تا محبت نداند و متابعت
 عوام نکند زیرا که اعتقاد عوام اینست که خدای به بالاست این نمیدانند که هوا قرب
 الیه من جبل الوهید ایضا قال الله تعالی ونحن اقرب الیه منکم ولکن لا تبصرون
 نحن اقرب گفت من جبل الوهید تو نگندی تیر فکرت را بعید ای کمان
 و تیر را پر ساخته صید نزدیک تو دور انداخته حکمی ان رجلا دخل علی الجحید
 فسله مسئلة فاشاء الجحید بعینه الی السماء فقال له الرجل یا ابا القاسم لو تشیر الیه فانه اقرب من
 ظلك فقال الجحید صدقت ظاهرا نست که حضرت جحید باو امتحان کرد و او فرست دشت برای من
 فرمود و صدقت فعم من قال ای سرود هوا آسمان جوئی خدا و ذوق بر بالشتن نیست صاحب
 نکته شاید که منع بدیدن آسمان از نیجت باشد پایشان اس نشوند زیرا که چون متکلف نظر با آسمان کند یا بطرف
 دیگر حضور نماند چه متکلف همیشه در مراقبه باشد در مراقبه بودن این معنی دارد که همیشه با حضور دل باشد لان
 المراقبة مشتق من الرقيب وهو الحافظ فالمرید مادام مشتغلا فی المراقبة یکون محفوظا بحضور
 القلب پس چون نظر بسوی آسمان کند یا بسوی چیزی دیگر حضور نماند و حواس پایشان نه شالی ظاهر
 و باهریکویم ترا اگر انصاف کنی چون کمالی بنید و مشغول شود برای گرفتن او اگر نظر کند بطرف آسمان یا
 بطرف دیگر یقین است که باهی از دست رود و چنین دردی میباشد که مشغول شود برای گرفتن شخصی که مال و
 ثمنی بسیار داشته باشد چون مشغول شود بطرف آسمان یا بطرف دیگر یقین است که از دست او رود و الا لیت
 صاحب رقبه اگر مشغول شود بطرف دیگر یقین است که حضورش نماند از مراقبه غافل شود و رنج میبرد و منکر حضرت
 مولانا سعد الدین کاشغری رحمه الله که حضرت جحید قدس سره استاد من مراقبه گیر به بود و قتی که به دیدم
 بر سر سوراخ موشی نشسته و چنان متوجه گشته که موی بر عضای می حرکت نیکه و عجیب وی نگرستم
 ناگاه ببرم ندانم که ای و ن همت من در مقصود تو کمتر از موشی نستم تو در طلب من کمتر از گربه
 مباش از آن روز باز در مراقبه افتادم و دانستم که مرا یار چه گفته ام و زه خجایی نگر و دید بدو
 و بعضی گفتند که مراقبه مشتق است از رقب یعنی الانتظار پس صاحب مراقبه همیشه در انتظار

باشد که کسی میری رمن کشف شود و اگر بطرف دیگر متحول شود و حسورتن مادم همی قال
 سه دوست هر لحظه بر تو نظر میکنند و چون تو از و عالمی ار تو گذر میکنند و دیدن آسمان
 و غیره مشاهده صبح است و متحول شدن بحرا قبه مطالعه صانع هست نقل است فصل
 ما حضرت رانده و حاره روت بیرون بیام حاد بر گفت ای سیده بیرون آی تا آمار
 صبح منی رانده گفت تو درون آی تا صانع را میی و فرمود شعلی مشاهده الصانع
 عن مطالعه الصمم اگر کسی سوال کند که نظر کردن بر آسمان عقلت نیست که قال الله
 تعالی ان فی ذلك لآیات لاولی الالباب جواب گوئیم که در حق متدی البته عقلت پیدا شود
 زیرا که حق تعالی قید کرده که لاولی الالباب و الاصلوت تستش هم لارم نیست سر
 اولو الالباب را چه خلوت در انجمن پس است مایان را و عزالت از مردم و ذکر و فکر و
 مراقبه در تار یکی تستش محض در حق متدی است نکته شاید که از حجت حرن و عم سح است
 مدین آسمان لایه قال بعض الفقهاء لا مدعی للمعتكف ان یطرأ الی السماء یحبه
 الحق والحق مع ساکنان ارا را مدو بر میدارد سر و می تواند بود که مع مدید
 آسمان در رور باشد نسبت تمام حالت حدیث شود لماردی فی المسکوة عن ابن عباس
 قال مت عند حالی مملوۃ لملۃ والسی صلی الله علیه و آله وسلم عندها فتحدب
 رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم مع اهله ساعة ثم ردد فلما کان ثلث اللیل
 الآخر و بعضه بقعد فطرأ الی السماء فقراء ان فی خلق السموات و الارض و اختلاف
 الليل و النهار لآیات لاولی الالباب حتی حتم السورة تعرقا الی العربیة و اطلق
 تنافها ثم صوب فی الحجة تعرقا و صوب حسا الحدیب یس معلوم شد که سست
 ست که چون کسی در شب از خواب بیدار شود باید که اول نظر بطرف آسمان کند و آیه که
 سجود بعد از آن طهارت کند پس ازین حدیث معلوم شد که مع نیست در شب مدین
 آسمان بلکه البته نظر کند می تواند بود که مطلق مع باشد از جهت طریق متاح لا یحرم
 لعلیون ما یدیه الصواب ولد اقال العاری بالله حافظ التدراری جهاد الله
 می سواد و رگین کن گرت یر مغان گوید که سالک بهر خود در راه درسم سر لمان

بدانکه ماتن رحمه الله مخصوص نفی بدیدن آسمان کرد زیرا که جتاسی دیگر ادنی اند و مندرج
 اند در نفی اعلی و اسد اعلم بالصواب و الیه المرجع والمآب بشرط بست و نعم آنکه خود
 را از علایق و عوائق که او را از حق باز دارد قطع کند کما قیل کل ما شغلک عن الحق
 فهو منک سه تعلق حجاب است و بیجا صلی و چو پیوند با بکسلی و صلی و در مسأله
 اللابدیه و ممالا بد منه لطالب الحق حذف العلیق و الشواغل فان بناء هذه
 الطریقه علی فراغ القلب و اذا امردت الخروج عن العلائق فاولها الخروج عن المال
 فان القلب به یبیل عن الحق و لم یوجد مرید دخل فی هذه الطریقه و معه علائقه
 الاجتره ملک العلاقة الی ما خرج منه فاذا خرجت من المال فعلیک الخروج عن
 الجاه و عن الالتفات الی قبول الخلاق و رد هم ایاک فانه ما لم یتو عن المرید
 القبول و الرد و المدح و الذم لا ینفرد له شیء بل اضر الاشیاء له ملاحظه الناس
 فسئل الجنید رحمه الله عن لم یبق علیه من الدنیا الا نصف فواء فقال المکاتب
 عبد ما بقی علیه درهم یعنی الرجل غیر حرما بقی علیه شیء من الدنیا
 من الاشیاء الموصوفه بان قل و قد قیل من احب الدنیا لا یتهدیه جمیع
 المرشدين و من ترکها لا یغویه جمیع المفسدين کذا فی شرح مشکوٰۃ لمولا فاما
 علی القاری آمی عزیز یکی از آداب این راه علوهست ست طالب آنست که جفیه
 دنیا پیش کافران اندازد و نعم عقی نزل مؤمنان بپازد و باداغ و در و هجران دین
 درگاه بگذارد و بخلعت بلا و محنت می نازد و در عشقت که دوا می دل شوریده است
 یکسر موی و راه و جهان ارز و بهاست و از صفای غم تو بی بصر از آنچه خبر است
 قدر این تحفه کسی راست که از اهل صفاست و آبی برادر عاشقی را در باید در و کو
 بر سر کوی محبت مرد باید مرد کو و چند ازین ذکر فرسوده چند ازین فکر درازند
 نغمه های آتشین و چهره های زرد کو و شرط سستی ارم آنکه عجب نکند در آن چاره
 بود بدانکه عجب کردن آدمی بر چند وجه است یکی آنکه عجب و طاعت و این ممنوع
 است لهما روی فی الارشاد قال شیخ الشیوخ شهاب الدین سهروردی

قدس الله سره العيوب كثيرة اعطوها اشجاب للرب بما فعل من الطاعات
 نقل است مروی چارصد سال بر سر کوهی حدادی تعالیٰ اعادت کرد و حق تعالیٰ
 در روز قیامت اورا متارت بهشت می دهد آن سده گوید من عادت بسیار کرده بودم
 اکنون عادت من حاضر کنید تا سه بار چیس گوید حق تعالیٰ فرماید که عادت او ستمها
 من ورن کنید چوں ورن کند ستم او ورن آید و شکر نعمت کم بین او را بدو روح
 برده عود بالله منها والله در قائله س یکدره عایت تو ای سده نوار بهتر
 هزار سال تسبیح و نماز به کما جاء فی الاحادیث ان الله تعالیٰ لو عامل عبادة بالعدل
 کما محمداً و لا یجیب من ذکر یا صلوٰة الله علیه و اجمعین و ستمی ان لا یصل احد
 من الطاعة و یا حی برده فی کل ساعة و لهد العصی بررگان گفته که سیر ارم را ان
 طاعتی که مرا تحب آر و حق عالم ار معصیتی که مرا سدر آر و جیا بجه بررگی می فرماید
 من میگویم که بودم سالها در راه تو به ستم آن کرده که اکنون رو بر او آورده ام
 یا الهی من بکردم طاعتی لا لائق درگاه تو یک ساعتی به دویم آنکه شکر کند یا
 ستمی که خود را ستر میداد ستم دیگران و این سیر ممنوع است حتی ان حد نه
 صلی بنقوم بلعالم قال المحسوا اما ما عیدی او صلو او حدنا یا فانی مرایت فی راه
 لیس فی نومی الفصل می فطو لوالع لولم یعرف نسبه حیدر من حیدرة و مراده العلم
 تو اصبع او فی فصل الخطاب من رحم نفسه علی فرعون و هو من المتکبرین و اد اقل
 المتکبر الذی یری نفسه حیدر من حیدرة و لقد صدق من قال س خواصه میدارد
 که دارد حاصلی به حاصلی خواصه سحر سید از نیست به سیوم آن که شکر کند و نسب خود
 و این نیز ممنوع است حتی ان افقر رحلا عن مومنی علیه السلام باللسب
 و الحسب فقال احد هما انا فلا ان فلا حتى عد تسعة اوسی الله تعالیٰ
 الیه قل له هم فی المنازات ما سترهم و ما احسن ما قال عبد الرحمن حاصی
 قدس سره السامی سه جید محبوب شبی گمان دگران به شیمه در کوی یقین زن
 که گمان چیزی نیست به سده عشق سدی ترک نسب کن جامی به که دیس راه فلان ان

فلان چیزی نیست و قبل لا اشرف نسباً من ابی جهل فلعله الله تعالی مع
 ذلك قد مات ودخل النار وقال علیه السلام لفاطمة یا فاطمة اتقی ربک
 ولا تتکی انک بنت محمد اعلمی عملاً صالحاً وقال علیه السلام من ابطاء عمله
 لم یسرع نسبه وایضاً قال علیه السلام مرخیر ولائی الی من تبعنی پس معلوم
 که آنچه مجال می گویند که حضرت خواجہ باباؤ الدین نقش بند می قدس سره العزیز فرمودند
 که معذور اند اولاً و من تاسی سال هر علی که میکنند من از عمده ایشان بر آیم این غلط
 عام است و اقراً محض و ایشان ایشان که قال الله تعالی فمن یعمل مثقال ذرة
 خیرا یراه و من یعمل مثقال ذرة شراً یراه حتی انه قال علیه السلام ان کان
 ولائی فی البلاء الفخر و ما اثر الناس من اتقی منه فلیس منی و ایضاً قال علیه
 السلام کل تقی و تقی آئی و قال الله تعالی فی قصه ابراهیم علیه السلام و اذا
 ابلی ابراهیم به بکلمات فاتمهن قال انی جاعلک للناس اماماً قال و من
 ذریتی قال لا ینال عهدک الظالمین و قال الله تعالی فی قصه نوح علیه السلام
 و نادى نوح ربه فقال رب ان ابنی من اهلی و ان وعدک الحق الی قوله تعالی
 فلا تسئلن ما لیس لک به علم فینبغی ان لا یجیب احد من نسبه و حسبہ لانه
 قال علیه السلام فی مناجاته - یا لیت رب محمد لم یخلق محمداً - حکایت
 وقتی بزرگی را پرسیدند که خردمند کیست و بزرگ کیست گفت بزرگ کسی است که خود
 را بزرگ نداند و خردمند کسی است که خود را خردمند نداند چهارم عجب کند در مال
 و متاع و این نیز ممنوع است لانه قلیل قال الله تعالی قل متاع الدنیا قلیل و قال
 الله تعالی الذین ینکزون الذهب و الفضة الی قوله ما کنتم تکلزون و ابیها
 قال الله تعالی و لو لا ان ینکون الناس امۃ واحدة لبعثنا من ینکف بالحق
 لیسو قهم مستقفاً من فضة الایة پنجم آنکه عجب کند در علم و در کثرت شاگردان
 و این نیز ممنوع است زیرا که علم بعلوم با عوار معلوم است که گفته اند که در مجلس و می و از و
 هزار دوات حاضر می شد که از و علم می نوشتند آخر گفته اند که ایمان بسلامت نبی و

شتم آنکه نم کند ترک دست و این پیر مسموع ست لایه قال علیه السلام
 لو لم تدعوا المحسنة عليكم ما هو اعظم من ذلك وهو الحب عيسى اگر ستما
 گناه نکند هر آئینه من ترسم رستم را چیریکه آن سرگ هست ارگناه و آن عجب است
 ولذا قال العرقاء و نه ترك الدماء ميت لطلب وعفو سجد توستا و
 توبه کردن ارگناه آمد گناه چه آتی طالتاق هرگز در دل خود گمان نکسی که من معصوم ام
 گناه وار من هیچ گناهی نیاید زیرا که گناه صغیر و ار دست هر کس می آید بقوله علیه
 السلام ان الله كتب على ابن ادم حظا من الربا ادرك ذلك الا شحاله فربا
 العين المطرور باللسان المطلق والنفس تحي رتحي والفرح يصدق ذلك
 او بكنه متفق عليه والمعتزلة وهو اعظمه الامناء مطلقا عن العصيان
 والكفر من الوحي وبعد لان العصيان عن بعض في العمد فلا يلحق به
 لا قتل الوحي ولا عده وهذا غير صحيح لان هذا صفة الملك والشر لا ينحلي
 عن المعصية من حيث التشرية فيجوز من الوحي لا بعدة كان في شرح الاما
 وقال عليه السلام ان تعمر الله تعمر حمة او اي عدل الشك المأمر واه الترمذي
 وقال هذا حديث حسن عريب صحيح كذا في المستكة المصاير وفي الخلاصة
 عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي عليه السلام الملاء والهوى والتحق
 معصية لطفه آدم من نم ساید که در من ترک گناه کردم حضرت حماد بن حنيد
 رحمه الله عليه گفت که بسیار جواب دادم و در پنج جبر مرا حیدان فائده بود که اندرین
 بیت است سه ادا قلت ما اذنت قلت محبة و وجودك دس لا یأس
 نهادم چه مهمتم آنکه نم در فقر و فاقه کد که نم رفیق و فاقه و محرقه یوستیدار
 مسموع است لسم محمد الدین کدی سه هر سیه که آئینه اسرار شود و
 از حلقه کائنات بیزار شود و تو عزمه محرقه از ورق خویش بسیار بود که محرقه
 را رستود و چون ترا صدت بود در زیر دلق که نامی حویث را صوفی مخلق
 روی الوه و روی الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ان الله

من الکبائر لبس الصوف لطلب الدنيا وادعاء من الصالحين وترك فعلهم
 وذلک لا غنیاء ولا اخذ منهم ورجل لا یرى الکسب ویاکل من کسب الناس کذا
 فی تفسیر الکاشفی و الله در قائله است پوشیده مرقع از خامی چند بگرفت
 بطامات الفلامی چند نارفته ره صدق و صفا گامی چند بدنام کننده
 نکو نامی چند و کان ابو حفص النیشابوری اذا دخل الی بیت یدلبس المرقعة
 و الصوف و غیر ذلک من ثیاب القوم فاذا خرج الی الناس خرج الیهم بزی اهل
 السوق کذا فی فصل الخطاب و حضرت خواجه باباؤ الدین نقشبندی قدس سره
 می فرمودند چون حق تعالی خواهد که بعضی از دوستان خود در تحت قبای عزت
 از نظر اغیار محبوب گرداند ظاهر حال ایشان بلباس اغیا پوشانند تا این ظاهر ایشان
 را از جمله اغیا پندارند و جمال حال ایشان از نظر نامحرمان پوشیده ماند نقل است
 که امام جعفر صادق راضی الله عنه دیدند خرمی گران بپوشیده گفتند یا ابن رسول
 الله لبس هذه من ذی اهل بدیته صلی الله علیه و آله و سلم دست آن کس بگرفت و در
 آستین کشید پلاسی پوشیده بود درشت که در دست می حلیه گفت هذا الخلق
 و هذا الخلق و ما احسن ما قال بعض الشعراء نباشد اهل باطن از پی
 آرایش ظاهر به نقاش احتیاجی نیست دیوار گستان را چون اقبال
 علیه السلام در ره من اعمال الباطن خیر من اعمال الظاهر نقل است
 که جنید جاسه برسم علما پوشیدی اصحاب گفتند ای پیر طریقت چه باشد که از برای
 خاطر مرقع پوشی گفت اگر بدانی که مرقع کاری برآمدی از آهن و آتش لباس
 ساختمی و در پوشیدی ولیکن هر ساعت در باطن ماندامی کنند ایسین الاعتبار
 بالحزقة انما الاعتبار بالحزقة مستقیم آنکه عجب کند در خوارق که عجب کردن در
 خوارق نیز ممنوع است شاید که در حق وی کمر باشد چنانچه حضرت شیخ علاؤ الدوله
 سنائی قدس سره فرمودند که من در بعضی از اسفار بجائی رسیدم که آنجا گوشه نشینی
 بود که نان افطار او از تمنا بود با و گفتم که چون لقمه تو بر وجه شرع نیست ریاضتها

تو بی فایده است گفت چرا میفایده است که من هر شب تحت زار میروم ای مایم و مالای
 آن تحت سید ریش مردی استسته یقین است که در آن صورت حق بر من متجلی
 است گفتم آن تحت املین است و در آن صورت املین بر تو ظاهر می شود و این
 نتیجه آن گفته است گفت حاشا و کلا چنین باشد گفتم هرگاه که این تحت زار می
 لا حول ولا قوة الا بالله العلی العلیطیر را سه بار بخوانی اگر آن تحت کمال خود
 باشد و بماند - میحتمل که سخن تو وحی و هسته باشد و اگر کمال خود بماند یقین
 حواهی کرد که آن شیطان است بعد از آن آن گوشه نشین در وقت ظهور آن تحت
 لا حول ولا قوة الا بالله سه بار بخواند و آن تحت زار مردی که مالای آن بود و سبک
 در رمل افتاد و در بر قدرت عرق شدی در جوارق و مشاهدات تعجب نکن
 و اگر در ص کسیم که در حق می مکر باشد بلکه صادق باشد باز باید که تعجب نکند و بیش
 کسی اظهار کند بلکه در وسوسه باید بود - لایه هیل ان من اصول الصوفية انهم
 ادا را ولا یفتیهما حایة دعوة حرثوا واسلوحوا و قالوا حد امکم و
 استدراج کذا فی فصل الخطاب و عن ابی عمر الدمشقی رحمه الله انه
 قال لما فرغ من الله سبحانه و تعالی علی الابداء اطهار الابدان و المعصرات
 و کذا لک علی الابداء کما ان الکرامات حتی لا یقن بها الخلق و قال الواسطی
 علامه الولی اما ان الاول ان یحفظ سر ائمة الی بدیه و بین الله سبحانه
 من المصائب فلا تتکوه و التانی ان یصومها کرامته فلا یخجل بها ربها
 و لا یفعل عنها حوا و اقلیل من اراد ان یسلم فی دهره لا یظلم الناس علی سره
 و قال امیر المؤمنین علی رضی الله عنه لا تقعد الشرا بعددی الکرم
 و السرعد کما امر الناس مکوم و السرعدی فی بید له خلق و مدح باع
 مفتاحه و الماک محقور و سه هر کس که شود عقل و دانستن متار و باشد
 همه کس را کرم محترم راز و چون آئینه با عیر حکایت کند و چون کوه بگوید
 سخن مردم باز و قال ابو بکر صدیق رضی الله عنه لا تحمل سرک مع

ملائکتا فقر بجا مرکه در درون سر عشق و ارمان چو صید حق خرنش
 راز و درین کار خویش سهل بگیر و سر خود پیش خلق فاش ساز و آبی در پیش
 باید که در خوارق و شایعات تعجب نکندی چون که خوف خاتمه است الازی ان
 بلعم با عوراء ما صنع الله به وهو کان فی حالة اذ هو سجد یری الملتح
 الثری و اذا نظر الی السماء یری الی العرش ثم صاها الی الحاکمة الی ذکر الله
 تعالی فی کتابه و اتل علیهم نبأ الذی اتیناها ایاتنا فانسلخ منها الایة
 فکیف یدعی بالخوارق من له اذ فی ملاحظة و فی زماننا ان الجبال الصویة
 یدعون بالخوارق و المشاهدات کالیلیق فی شأنهم لان الشیطان تصرف
 فیهم و یضبطهم من المس ذلک بانهم قالوا انما المعرفة و الولاية مقتصره
 فی شأننا و هم لا یعلمون انما الاعمال بالخواتیم و لکن گفتند که اهل دنیا
 خوف عظیم است نسبت بآهل دوزخ زیرا که ایشان فارغ شدند از اعمال آنچه کردند
 جز ایمی یا بند و اهل دنیا را خوف عمل است که تا هر خطه از دست آنها چه عمل آید چون
 چنین خوف خاتمه در پیش است چگونه کسی عجب کند در خوارق و در عبادات زیرا که
 هیچ کس عابد تر از شیطان نبود حتی روی فی بعض الاخبار انه قام فی رکعة
 واحدة تحت العرش سبعة الاف سنة مع ذلک سلب عنه الایمان
 کذا فی کفایة الشعبی چنانچه حضرت خاقانی بطریق نظم میفرماید
 گفت طاعت من بیکرانه بود و سیرغ وصل رادل و جان آشیانه بود و بودم
 محلی ملکوت اندر آسمان و طاعتم هزار هزاران خزانه بود و بودم
 زخیل ملائک سپاه بود و عرش مجید ذات مرا آشیانه بود و بهفصد
 هزار سال بطاعت گذاردم و امید من بخلد برین جاودانه بود و آدم ز
 خاک بود و من از نور پاک او و گفتم منم یگانه او خود یگانه بود و او خواست
 تا فاسانه لعنت کند مرا و کرد آنچه خواست آدم خاکی بهانه بود و در لوح
 بر نوشته که ملعون شود یکی و بروم گمان هر کس و بر خود گمان نبود و گویند

حسابان که کردی تو سجده کردی نزدیک اهل معرفت این هم بهانه بود
 خاقانیا ترکیه بطاغات خود کن کین سید بهر دست اهل زمانه بود
 و کید اقال حله السلامی مهاجرت یالت سرب محمد لهر میخلق محمد
 ردی فی الاحاراه لما التقی یوسف فی الحب اصبا به ما اصبا به فلما
 اراد واسعه و امر معصا فحاء حذر بل علیه السلام و قال ما لك حذت
 اراک معصا خیا فقال لیس حرنی ما اصبا سی من الشدة ولكن حرنی ان
 انی یعقوب علیه السلام اسرا یل الله ان اصحا و دبح الله او ابراهیم
 حلیل بالله و اما الآن انا فی سع من یرید حال له حذر بل علیه السلام ان یرى لهما اصابا کذا
 فقال لا فقال انک نظرت یوما فی المرأة فرایت صورک فحسب بحسک و جمالک صطرب
 الی الصورة و ما لم تنظر الی المصوب و لکن التری لک فان الله تعالی یجعل اهل مصرة
 مملو کین لک قال فحصر ما اصبا ک اصبا ته فحسب واحد تر فالی یوسف
 مع عظم المرتبة لهر یا من علی نسه و دعار به فقال سرب و انشینی
 من المملک و علمتی من تاویل الاحادیث الی و الحقی بالصابا کین لک
 حاف امر حاتم کد انی کها به الشعی و حکلی عن حکم انه قال من اصغر
 باهر تم استکی باهر تم من افتخر بالمد ما استکی عند طول الموب و افتخر
 بالقصر بالمیف استکی فی القدر الصبیق و من اصغر بالمال الکثر استکی
 عند ملاقات الحساب و من افتخر بالمد لوب و المعاصی استکی عند ملاقات
 المار آتی در دین بهر حال عجب کنی و در میان خوف و رحاماتی و بهر دم
 هزاران جان نزل راه سازی و در هر قدم بهر علم ارطاعت سراماری
 و در هر نفس آب ریاضت هزار طهارت کنی و هر برلی حمانی و هر طاعتی حتی
 و هر ریاضتی ز ماری دانی و بهر زاهد خلوت تین و یار سا بودم بسی
 ار همه یرام اکون بهر چه درانی شوم و حکایت ابو میره که از اکا ترا کین
 بود سی سال بیلو سر میں سها ده بود چون روز آمدی سر خود لوحه کردی

روزی مادرش گفت ای فرزند بلند از خور دی تا این وقت از تو هیچ جریمه
نیامد و همه عمر طاعت و ریاضت گذاشتی و حق جل و غلات را بشرف علم و سلام
مشرف ساخته چندی توجه وزاری چیرا میکنی گفت ای مادر چون توجه وزاری
نکنم که حق تعالی خبر داده است و آن منکم لا ورا دها و قیل بقی حسنان بن
سنان ستین سنة لا یأکل سحنا ولا یشرب ماء یأمره اولاینا مضجعا
فلما مات رای احد فی المنام فقیل له ما فعل الله بک فقال خیر الا انی
محبوس لاجل ابرة استعرتها ولم ارا دها حکایت درویشی بست و چند
حج کرده بود نفس او را بران نظر افتاد و روزی در بازار که درآمد و گفت که می خرد
کسی بست و چند حج بنانی عارفی بدین واقف شد دست در تقای او کرد و
گفت ای فضولی پدرت هشت بهشت بگنجد می فروخت تو بست و چند حج را
بنان می خواهی فروخت و حکای آن شقیقا و حاتم خلا علی ما موز الخلیفة
فما الا عن اعقل الناس وعن احمد فهو فقال اعقل الناس المحسن الخائف
واحق الناس المسی الا من کذا فی اخلاص النخلة ولقد صدق من قال
سه ما بال دینک ترضی وانت تدنسہ و ثوب نفسك مغسول من الدنس
ترجوا النجاة ولم تسلك مساکلها ان السفينة لا تجری علی الیسب
وعن ابی نصره ان رجلا من اصحاب النبی صلی الله علیه و آله و سلم
یقال له ابو عبد الله دخل علیه اصحابه یعودونه وهو یبکی فقلوا
له ما یبکیک المر یقل لك رسول الله صلی الله علیه و سلم خذ من شاربک
ثم اقره حتی تلقانی قال بلی ولكن سمعت رسول الله صلی الله علیه و سلم
یقول ان الله قبض یمینه قبضة و اخری بالید الاخری وقال هذه لہذه
ولا ابالی ولا ادری فی ای القبضتین انار و اہ احمد کذا فی المشکو
المصائبیم پس بہر حال در هیچ کار عجیب نباید کرد زیرا کہ موقوف بر عمل نیست بلکه
موقوف است بر خاتمه کہ انما الاعمال بالخوا تیم والله اعلم بالصواب

شرطی و کم آنکه خلوت برای سلاستی وین گیرند. ارجمت شهرت که در شهرت
 آفت است. قال أبو صالح القضاة حين سأله عبد الله الجعفي عن ترك الكسب
 فلا تدعى عبد الله الجعفي أم احب الي من ان تدعى عبد الله الراهد او عبد الله
 العارف نعم من قال له كثره تنوي شهرت را ساسی و در گوشت یسینی تو بهم
 ار و سواسی و آن که اگر حضر اگر ایاسی و کس تساسد ترا کس تناسی و بد آنکه
 ار برای شهرت تستی و رسمی ریاست و در هر عا و قی که ریایافته شود آن سادات
 قبول نیست. اما روی فی المسکوة المصابیح عن ابی هريرة قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم ان اول الناس يعصى عليه يوم القيامة رجل استسبد
 فاني به يعرفه نعمته يعرفها فقال فما علمت بها قال قاتلت ملكا حتى
 استشهدت قال كذبت ولكم لك قاتلت لان نقال حري فقد قيل ترا مر
 به فصحب علي وحه حتى القى في النار ورجل تعلم العلم وعلمه وبراء القرآن
 فأتى به يعرفه نعمته يعرفها قال فما علمت بها قال تعلمت العلم وعلمته
 وقرأت بيك القرآن قال كذبت ولكم لك تعلمت العلم وعلمته لي قال انك
 عالم وقرأت القرآن لي قال هو قاري فقد قيل ترا مر به فصحب علي وحه
 حتى القى في النار ورجل وسع الله عليه واعطاه من اصابه المال كله فأتى
 به يعرفه نعمته يعرفها قال فما علمت بها قال ما تركت من سبيل تصب
 ان يسقى فيها الا بعقت فيها لك قال كذبت ولكم لك بعقت لي قال هو حواد
 فقد قيل ترا مر به فصحب علي وحه تعال في النار رواه مسلم وقال
 بعض اهل المعرفة الرباء ما حبه رضاء الشيطان اكثر من رضاء الرحمن
 وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يعود واما الله
 من حب الحزن قالوا يا رسول الله وما حب الحزن قال واچه في جهنم تعود
 منه جهنم كل يوم مرارته مرة فلي يا رسول الله من بدحلهما قال الفراء
 المراءون ناعما لهم وعن يزيدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

من قراء القرآن لیتاکل به الناس جاء يوم القيمة ووجهه عظم ليس عليه لحم
 رواه البيهقي في شعب الايمان وحكى عن الاصمعي انه قال رايت اعرابيا
 اتت عليه مائة وعشرون سنة فقلت له ما طول عمرك قال تركت
 الرياء فبقيت وقال النبي صلى الله عليه وسلم من اطعم طعما مارياء وسمعة
 اطعمه الله تعالى من صد يد جهنم وجعل ذلك الطعام نارا في بطنه حتى
 يقضى بين الناس كذا في اخلص الخالصه ربا وعجب كوه آتشين است
 نيساني كه كوه دوزخ اين است برودل جمعداراي دوست امروز كه تا فردا
 نماني در تب وسوز وقال اهل الطريق الرياء مالا يقبله الحق ويحده الخلق
 وقيل الرياء ثمرة شجرة النفاق وقيل الرياء لا يدخل فيه النية ولا يحيط به
 الاخلاص وسئل مالك بن دينار ما علامة كمال النفاق قال ان البعد اذا
 استكمل النفاق ملك عينيه بكى بهما مق شاء وقال الفضيل المرائي من
 استوخش من الوحدة واستأنس بالجماعة نعم من قال شغوي كه گویای دروغ
 میزنی بر امیدی سكه ووغی میزنی خلق را گیرم كه بفریبی تمام
 در غلط اندازی تا هر خاص و عام كار را با خلق آری جمله راست
 با خدا تر ویر و حيله کی رواست كار با او راست باید داشتن
 رايت اخلاص وصدق افراشتن گریايد راست آن با مردمان
 دوست راضی شان کند از تو همان ای غلط کرده ز غفلت راه را
 بار نادانسته از ره چاه را بنده نفسی نه آن کردگار
 از تو نفس تو بر آورده و مار وسئل حکیم من المخلص ومن المرائي
 قال المخلص الذي يقل الكلام ويكثر العمل والمرائي الذي يكثر الكلام
 ويقل العمل كذا في خلاصة السلوك والله اعلم بالصواب واليه المرجعة
 والمآب شرط سي و دو هم آنكه بر تقدیر خدا اعتراض نكردن و فی الخیر
 قال الله تعالى من لم يرض بقضائي ولم يصبر على بلائي ولم يشكر على نعمائي

كما قال بعض العرفاء يكبت الى المحبوب امرى كله . فان شاء اجابني وان
شا اتلفنا . فاعلم ان العاقل لا يعترض بقضاء الله تعالى ولهذا قيل
كل راحة مجال ست كه كويد بجلال . كز بهر چه سازي و چرا ميشكني . شرط
سعي و سوسم آنكه دور كردن خطورات قال سهل بن عبد الله اسوء حدث
النفس الخواطر وليكن نفيها مشكلاً جداً فبالمواظبة ظبته على ذكر الله
تعالى واحضار صورة الشيخ يرجي ان ليسهل نفي الخواطر ودفع
الهواجس والوساوس وقيل نفي الخواطر هو ركن عظيم لان القلب كالرجل
من ذكر الغي لا يقو ثر ذكر الله فيه اصلاً قال الله تعالى واذا ذكر ربك اذا نسيت
اي نسيت الغير وقدر روى في الخبر ان الشيطان جاء ثم على قلب ابن آدم
فاذا ذكر الله تعالى خفس واذا غفل التقم قلبه بالحديث وقال الله تعالى
ان الذين اتقوا اذا مسهم طائف من الشيطان تذكروا والاية وقال تعالى
الشيطان يعدكم الفقر ويأمر وكم بالفحشاء والاية وقال الله تعالى الشيطان
سوء له واصلى له وقال الله تعالى عن يوسف وما ابرئ نفسي ان النفس
لامارة بالسوء وقال الله تعالى ولا اقسم بالنفس اللوامة وقال الله تعالى
ان الشياطين ليوحون الى اولياءهم وقال الله تعالى ومن يعيش عن ذكر
الرحمن تفتن له شيطاناً فهو له قرين وقال صلى الله عليه واله وسلم
ان للشيطان لمة با بن آدم وللملك لمة فاما لمة الشيطان فايعاد بالشر
وتكذيب بالحق واما لمة الملك فايعاد بالخير وتصديق بالحق ورسالة
الملك ويسئل الجني من الخطرات فقال الخطرات اربعة خطرة من الله
تعالى وخطرة من الملك وخطرة من النفس وخطرة من الشيطان
فالخطرة التي من الله تعالى ترشد الى الاشارة والخطرة التي من الملك
ترشد الى الطاعة والخطرة التي من النفس تجر الى الدنيا وتطلب غيرها
والخطرة التي من الشيطان تجر الى المعاصي ودعواته واورده استكمله

شیطان من و در حرکت آورد و لمه فرسته روح را در حرکت آورد چون لمه شیطان
 را جیر و تحرک نفس پیدا آورد و او هر نفس طلعتی پیدا آید اتر آن طلعت بدل رسد
 نظر شیطان بر دل افتد و اعوا و وسوسه عین آید و تحرک نفس بر هوا و دود و نفس
 غلت کند و طلب آن هوا و در حرکت شود و هوای نفس آنست که برای خود حطی
 طلبد و از سروی بخوبید و چون لمه فرسته را آید تحرک در روح افتد و او هر روح لوری
 ظاهر شود و از آن نور همتی عالی در دل پیدا آید و آن لمه از تنه سسی یکی لود یا ادای
 در نصیه که بدان ما مورست و یا طلب نصیلتی که مدد و ست و یا ساحی جوید که صلاح وی
 در آنست کدانی الکدر اکو و ادریس ای که رعایت کند و یک مید که این حطره حیرت
 یا ترفع ست یا سر و تی رعایت این شرط تفرد باطل حاصل نیاید و الله اعلم
 بالکلیات و الیه المرجع و المآب شرط سسی و چهارم آنکه پیوسته ما رجمه جواب
 لقوله علیه السلام ولا اعتكاف الا في المسجد الحرام یعنی بصلی منه جمعة
 و جماعه لانه واحد لا یصور للمعتكف ان یترك الواحد ان كان یجلس فی
 فی غیر مسجد الحرام یعنی لا بصلی فیه الجمعة فینعی ان یخرج الی الجمعة
 لانه قال الله تعالی اذ انودی للصلوة من لوم الجمعة الا ان فی شرح المسلم
 الجمعة من دروس الاعیان عدد الاكثر و ذهب بعضهم الی انها من دروس
 الكفاية و هي واحدة على كل من جمع الفعل والمفعول والخبرة والذکرة
 و الاقامه اذ الله مکی له عدد و فی حاشیه المصنوع و قال بعض المتأخرین انها
 من بصلیة علی اهل المصر و واحدة علی اهل اطرافه و سنة علی اهل القری
 الکثيرة المستجمعة بشرائطها کما فی المصنوعات و ذکر کثر الادرا و آورده است
 در قول باری تعالی اذ انودی للصلوة من لوم الجمعة فاسمعوا لی ذکر الله
 امر است و امر سسی سوی جیری ساسند الا رای و حوب آن جیر و امر ترک سب مساجد
 در وقت نماز جمعه میر دلیل است بر حوب او باید است که فریضه در اصل نماز
 طهر است اما اقامت جمعه در مقام او معصنات است شده است بخلاف قیاس

واجماع است که چون کسی را جمعه فوت شود ظهر را قضا کند نه جمعه زیرا که جمعه را قضا
 نیست و دیگر آنکه جمعه را وقتی علمه نیست اورا در وقت ظهر ادا میکنند پس معلوم شد
 که نماز جمعه فرضی علمه بنفس خویش نیست چون فرائض دیگر و اگر او بنفس خویش
 فرضیه بودی بایستی که اورا وقتی علمه بودی و چون فوت شدی اورا قضا بودی
 پس فصل اینست که در وقت نیت نماز جمعه لفظ فرض بر زبان نراند و لفظ ظهر هم
 نگوید زیرا که در اصل وضع جمعه برای اسقاط ظهر است و در موضعی که مصر جامع بود سقط
 ظهر است و الا سقط ظهر نیست و لیکن باینکه نیز چنین کند که نوبت آن اصلی الله
 تعالی رکعتین صلوة الجمعة متوجهاً الى جهة الكعبة الشريفة مقتدياً بالله اکبر
 و كان يوم الجمعة في الجاهلية يسمى عَرُوبَةً بفقر العين المهسلة و ضم الراء
 و بالباء الموحدة و اول من سماه يوم الجمعة كعب بن سؤى و لما قدم رسول
 الله صلى الله عليه وسلم المدينة اقام يوم الاثنين والثلاثاء والاربعاء والخميس
 في بني عمرو بن عوف كذا في التميمي و في روم الارواح خلق الله آدم في اخر ساعة
 من يوم الجمعة پس چون شوق کلمه باشوق آدم شد فرمان شد که این روز را
 جمعه نام نهند چون روز اجتماع شتا قانست کذا فی شمائل الانبياء و عن ابی هريرة
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير يوم طلعت عليه الشمس يوم
 الجمعة فيه خلق آدم وفيه ادخل الجنة وفيه اخرج منها ولا تقسم
 الساعة الا في يوم الجمعة رواه مسلم و عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه
 و اله وسلم قال من ترك الجمعة من غير ضرورة كتب منافق في كتابه لا يحيى
 ولا يبذل و عن ابی جعد الضميرى قال قال رسول الله صلى الله عليه و اله
 وسلم من ترك ثلاث جمع تها و نابها طعم الله على قلبه رواه ابو داود و الترمذی
 و النسائی و ابن ماجه و الدارمی و رواه مالك عن صفوان بن سليم و احمد
 عن ابی قتادة كذا في المشكوة و رفو الفوائد مسطور است اگر یک جمعه کسی نماز
 نرود یک نقطه سیاه بر دل او پیدا شود و اگر سه جمعه نرود تمام دل او سیاه شود

يعود بالله منها ارتفسير معنى امير المؤمنين علي كفت روى انه عنه هر كه ترب آرد
 يك جمعه انغير عدد و كفارت اين نيست تا رور قياست تيس متكف را بايد كه
 نماز جمعه ترك كنند چا سجد اكثر جمال صوفيه متكف ميشوند و نماز جمعه ترك ميكند
 اعلم انه لا خلاف في ان في الجمعة ساعة احابه الدعوى ولكن احتلوا آية
 ساعة هي قال بعضهم هي عند طلوع الشمس وقال بعضهم هي عند المروال
 وقيل هي عند غروب الشمس وقيل هي عند الادان وقيل هي آخر ساعة من
 يوم الجمعة وقال بعض العلماء ان هذه الساعة موهبة في يوم الجمعة
 لا يعلمها الا الله كما بها ليلة القدر في جميع شهر رمضان وكانها صلوة
 الوسطى في جميع صلوة الخمس وفي التمسى والصصم انها ما بين طلوع الامام
 على المنبر الى ان يسلم من الصلوة اما اكثرين ان ذلك آت سامت بعد اعراس غيب
 تنقبت لعماري في المستكوفة المصامع عن ابن قال قال رسول الله صلى الله
 عليه واله وسلم التمسوا الساعة التي ترحى في يوم الجمعة هذا العصى الى
 عيوب التسق رواية الترمذي يجران اختلاف ساعة جمعة سيدي و درياقي
 اكون كوقت هون تنو و درياك كه در رور جمعة غسل كرون غنت هت و فصلت
 سيار و در لعماري عن ابى هريرة عن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم
 قال من اغسل ثمراني الجمعة فصل ما قدر له ثمران هت حتى يفرغ الامام
 من خطبة ثمران صلى معه عمر له ما منه و بين جمعة الاخرى و فضل ثلاثه
 ايام و رواه مسلم و عن ابى سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه
 واله وسلم غسل يوم الجمعة واحد على كل محتلم متفق عليه كذا في المسكوة
 وقال الطيبي ذهب الفقهاء الى انه خير واحد و تناول الحديث على المعنى
 الترمذي كذا في شرح المستكوفة بدانكه اختلاف كرون و در غسل كرون و در جمعة
 كذا هم وقت بايد كرون اما متفق است كه بان غسل نماز جمعه بايد كرون و بعد از غسل
 اين و صاحبوا مد اللوح طهر في من الدلس و الاوداد و اعلى من الدلوس

الصغار والكبار برحمتك يا ارحم الراحمين شرط سي وخم انك همیشه
 استغفار خواند لقوله تعالى واستغفر الله ان الله غفور الرحيم وفي الخبر
 قال الله تعالى يا ابن آدم من ابغض الله واستغفره ومنى للمغفرة وفي شريعة الاسلام
 ومن سنة الاسلام الاستغفار على الدوام فانه يجعل الكبيرة صغيرة وعنه
 عبد الله بن يسير قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم طوبى لمن وجد
 في صحيفته استغفارا كثيرا رواه ابن ماجه وروى النسائي في عمل اليوم وليله
 وروى ان رجلا جاء ابن عباس رضي الله عنهما وشكى اليه قلة المال فامره
 بالاستغفار وجاء احد وشكى اليه لقلته الا ولاد فامره بالاستغفار فقبل اجبت
 عن المسئلتين فختلفين بجواب واحد فقال السمر تفرغ ون قوله تعالى
 واستغفر واربكم انه كان غفارا يرسل السماء عليكم مدرارا ويمددكم
 بأموال وبنين ويجعل لكم جنات ويجعل لكم انهارا فضعن الله تعالى
 بالاستغفار المطر والمال والولد والجنات والانهار والاستغفار استغفار
 واحد كذا في كفاية الشعبي وقال عليه السلام لكل داء دواء ودواء الذنوب
 الاستغفار كذا في فتاوى فيروز شاही قال بعض اهل الكلام الاستغفار طلب
 المغفرة بقدر رقبته للعصية والاعراض عن المعصية وعن الاخر المزني قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم انه ليخاف على قلبي واني لا استغفر الله في
 اليوم مائة مرة رواه مسلم وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
 عليه وآله وسلم والذي نفسي بيده لو لم تذنبوا لذهب الله بكم ولجاء
 بقوم يذنبون فيستغفرون الله فيغفر لهم ثم رواه مسلم وعن ابي بكر الصديق
 رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما استغفر
 وان عاد في اليوم سبعين مرة رواه الترمذي وابو داود وعن عائشة ان
 النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان يقول اللهم اجعلني من الذين اذا احسنوا
 استبشروا واذا اساءوا استغفروا رواه ابن ماجه والبيهقي في دعوت

الكبر كذا في المشكوة وفي الاحكام ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال ان الحسين
 يجتري ان يوم القيمة بين يدي الله تعالى فعول احدا يارب حد لي بطلعتي من
 احى يقول الله تعالى السب قد استعمرت له تمر تيد ان اعدته اليوم لا حلك
 يقول المختصر يارب لم استعمر له فيقول الله العز وجل بعد كل صلاة اللهم اعمر
 لي وللمؤمنين والمؤمنات الى اخره وهذا مؤمن فان تثبت استحدثت ماء كفا
 ما دخل كفا الحصة وان تثبت الصبغت منه واطالك محموق فيقول يارب استعمر
 دعائي وادخلها الحصة كذا في كفاة السعي وعن عمر بن الخطاب رضي الله عنه عن
 النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه قال احذر لي حذر ثيل مبالوة انه عليه قال الله تعالى
 لو ان عبادي عمادى احد السيف تمر حمل على جسم اخل الدنيا وقتلهم لم يطلب من
 التوبة كنت عليه ولغمرته ولا انالي وروى عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم
 ان حذر ثيل مبالوة انه عليه والسلاما تا بعد وفاته فقال يا محمد ان الله يعرف
 بك السلام و يقول من تاب قبل موته بمئة قلت لوته سال يا حذر ثيل سعة
 لا متى كثيرة وذهب حذر ثيل ورحم فقال ان ربك نقره بك السلام و يقول من
 تاب قبل موته بشهر قبل موته قال يا حذر ثيل شهر لا متى كثيرة وذهب ورحم
 قال الرب تعالى يقرأ بك السلام و يقول من تاب قبل موته بمجموعة قلت لوته
 قال يا حذر ثيل جمعة لا متى كثيرة وذهب ورحم حذر ثيل فقال ان ربك نقره
 بك السلام و يقول من تاب قبل موته يوم قبل التوبة فقال يا حذر ثيل
 يوم لا متى كثيرة وذهب ورحم فقال من تاب قبل موته ساعة قلت
 لوته فقال يا حذر ثيل ساعة لا متى كثيرة وذهب ورحم فقال ان الله تعالى
 نقره بك السلام و يقول ان كان هذة كثيرة فلو علم روحه الحق ولم يمك
 الا بعد ان يسأله فاستقيمي ودم بقلبه عقر له ولا انالي كذا في روضة
 العلماء وكذا قال العلماء رحمهم الله تعالى ايمان الناس غير مفصول ولوته
 الناس مقسولة عن حالي وحاء رحل الى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال

واذا نزل قال قل اللهم مغفرتك اوسع من ذنوبي ورحمتك ارحم عني
 من علي فقال لها ثم قال عد فعدا ثم قال عد فعدا فقال قم فقد غفر الله لك
مس ان الله يبسط يده بالليل مسترى النكار ويبسط يده بالنهار ليغفر
 مسترى الليل حتى تطلع الشمس من مغربها وجاء رجل فقال يا رسول الله صلعم
 احدا نايذنب قال يكتب عليه قال ثم يستغفر منه ويتوب قال صلى الله عليه
 واله وسلم يغفر له ويتاب عليه قال فيعود فيذنب قال يكتب عليه قال ثم
 يستغفر منه ويتوب قال صلى الله عليه واله وسلم يغفر له ويتاب عليه و
 لا يعمل الله حتى تملو **مس** ط ما من مسلم يعمل ذنبا الا وقف الملك الموكل
 باحصاء ذنوبه ثلاث ساعات فان استغفر الله من ذنبه ذلك في شيء من تلك
 الساعات لم يوفقه عليه ولم يعذب يوم القيمة **مس** ر ومن كان
 حذا اللسان فاحشة لا يزعم الاستغفار لم يجد شيئا شكوت الى رسول الله صلى الله
 عليه واله وسلم ذر رب لسا في فقال اين انت من الاستغفار اني لا استغفر الله
 في كل يوم مائة مرة **مس** ث وكفا مرة المجلس ان يقول قيل ان
 يقوم سجدا لك اللهم ومحمد لك اشهد ان لا اله الا انت استغفر لك و
 اتوب اليك ر في رواية ثلث مرات وفي رواية عملت سوء وظلمت نفسي
 فاغفر لي انه لا يغفر الذنوب الا انت كذا في حصن الحصين وعن شداد بن
 ادس قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم سيد الاستغفار ان يقول
 اللهم انت ربى لا اله الا انت خلقتنى انا عبدك وانا على عهدك ووعدك
 ما استطعت اعوذ بك من شر ما صنعت ابوء لك بنعمتك على وابوء بذنبي
 فاغفر لي فانه لا يغفر الذنوب الا انت قال ومن قالها من النهار موقفا بها
 فمات من يومه قبل ان يمسي فهو من اهل الجنة ومن قالها من الليل وهو
 موقفا بها فمات قبل ان يصبح فهو من اهل الجنة رواه البخاري كذا في المشكاة
مس ر من قال استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

عمر له وان كان قد مر من الرحمة فقلت تلك امرأة تاحب امرط
 حسن امرأة عمر له وان كان عليه قتل من الصبر وروى كها به الشيخ روى عن
 حارث انه سأل علي بن ابي طالب فقال اي الاعمال افضل قال الاستغفار قال
 فقلت استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم عفا ر الذنوب واقترب اليه
 فتسمر على رضى الله عنه فقلت له هل حرى على لساني خطاء فقال لا
 وليكن سالك رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فقلت اي الاعمال افضل
 فقال الاستغفار قال فقلت استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم
 عفا ر الذنوب واقترب اليه فتسمر على رضى الله عليه واله وسلم فقلت له
 يا رسول الله صلعم هل حرى على لساني خطاء فقال لا وليكن سالك حديث
 عليه السلام اي الاعمال افضل فقال الاستغفار فقلت استغفر الله
 الذي لا اله الا هو الحي القيوم عفا ر الذنوب واقترب اليه فتسمر حديث
 عليه السلام فقلت له هل حرى على لساني خطاء فقال لا وليكن سالت
 ميكائيل عليه السلام اي الاعمال افضل فقال الاستغفار فقلت استغفر
 الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم عفا ر الذنوب واقترب اليه فتسمر
 ميكائيل فقلت له هل حرى على لساني خطاء فقال لا وليكن سالت
 اسرافيل اي الاعمال افضل فقال الاستغفار فقلت استغفر الله الذي
 لا اله الا هو الحي القيوم عفا ر الذنوب واقترب اليه فتسمر اسرافيل فقلت
 له هل حرى على لساني خطاء فقال لا وليكن سالك رب العالمين حل حلاله
 اي الاعمال افضل فقال الاستغفار فقلت استغفر الله الذي لا اله الا هو
 الحي القيوم عفا ر الذنوب واقترب اليه ثم قال الله تعالى ما من عبد
 سدم نعله وهو يقول هذه الكلمة بلسانه الا عرفت له ولا انا الى قط
 روى خلاصه السالك روى ان النبي صلى الله عليه واله وسلم قال اراد الله
 اذا ادب د ما لم يكتب عليه حتى يدب د ما احرق فلم يكتب عليه حتى يدب

اذنبوا آخر فاذا اجتمعت عليه خمسة من الذنوب ثم اذاعل حسنة واحدة
 كتب الله له خمسة حسنات وجعل الخمسة بأزاء خمسة سيئات وقال اهل
 الاشارة التوبة على ثلث اضر ب توبة العام وتوبة الخاص وتوبة الاخص
 فاما توبة العام فمن الذنوب والسيئات وتوبة الخاص فمن الذلات والعقوبات
 وتوبة الاخص فمن رويته المحسنات ولا لتفات الى الطاعات وقال استاذ
 ابو على التوبة على ثلث اقسام اولها التوبة واسطها الانابة وآخرها الاوبة
 فحصل التوبة بداية والاوبة نهاية والانابة واسطها فمن تاب من خوف
 العقوبة فهو صاحب التوبة ومن تاب طمعا في الثواب فهو صاحب الانابة
 ومن تاب مراعات للامور لا للرغبة في الثواب ولا للرغبة من العقاب فهو
 صاحب الاوبة پس سالك را بايد كه همیشه توبه و استغفار كنند كه توبه بكون نشانه
 مؤنان است يقول بعض اهل التحقيق التوبة صفة المؤمنين وقال تعالى
 وتوبوا الى الله جميعا ايها المؤمنون لعلكم تفلحون عن ابي درداء رضي الله
 عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يقول ان لكل داء
 دواء وان دواء الذنوب الاستغفار وعن عائشة رضي الله عنها قالت
 جاء جبيب بن الحارث الى رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فقال يا رسول
 الله اني اتوب ثم اعود قال فكلما اذنبت فتب فقال يا رسول الله اذا يكثر
 ذنوبي قال عفو الله اكثر من ذنوبك يا جبيب بن الحارث حكى عن ابي عثمان
 المغربي انه قال الانابة اجل من التوبة لان الثائب اذا رجع الى ربه يفيض
 معصيته سمي تابيا ولا يسمى منيبا الا اذا رجع الى ربه بالكلية وفارق
 الخالفات اجمع وحكى انه سئل عن يحيى بن معاذ عن التوبة النصوح قال
 ان يكون لصاحبها عين سفوح وقلب عن المعاصي جوح فاذا كان كذلك
 كان امادات التوبة عليه قلوح وقال النبي صلى الله عليه واله وسلم اذا
 مات شاب تابا يرفع الله تعالى العذاب عن مقابر المسلمين اربعين عام

لكرامة على الله تعالى وحكي انه كان في سبب اسد ابل ثاب اطاع الله تعالى
 عشرين سنة نظروا ما في المرأة في ابي السبب عاكنا فقال ما رب عبدك
 عشرين سنة وعصيتك متلها فان رجب اليك اتقلى سمعها قفا
 يعول اطعنا فتكر باك وعصيتنا فامولناك فان رجعت اليها قلنا كذا
 رخص الحالفة وقال النبي صلى الله عليه واله وسلم اذا باب المؤمن كتب الله
 لكل يوم مر عليه في سعة عادة سنة واعطاه الله ثواب تهود ويؤمن لى م
 القيامة ألف تاجر وفقره وقدره باب من الحصة ويقوم يوم القيمة ملك عن
 ممسه وملك عن يساره وملك بين يديه وملك من حلقه يشرويه بالحصة
 وقال عليه السلام لو علمتم الخطأ أحى تعلم السماء تورد مترقات الله عليكم
 وقال د والى على كل حارحة توبة فتوبة القلب سه ترك المحطورات
 وتوبة العين العص عن المحارم وتوبة الصم ترك الاصغاء وتوبة المد ترك
 التناول ما ليس محل وتوبة الرجل ترك السعى الى الملاحى كذا في خلاصة الحقائق
 آتى طالب سادق چون تواب توبه واستغفار تبيدى ودر يابى اكون ما يكره ودر
 پيوسته مستغفر استغفار وتوبه باقى ودرخت راضيت داني جيا نجه عريى سيم
 سه ما فات مصى ما سياتيك فابى قم فاعتم الفرصة بين العدمين ومليت
 كمى در توبه واستغفار حكي ان ما لك من ديار مر على تاب وقد استعمل بالفسق
 مصصه ودعوله فقال له التاب دعيا يا مالك حتى يدن الدباد فامر بتوب
 فمر ما لك وركه فلما كان بعد ايام سمع بكاء من بنته فسئل عن ذلك فقيل
 له مات كذا التاب ودخل عليه وحل عنده ليستعمل له فسمعها قفا في حاجة
 السبب يقول وعه يا مالك حتى بد قصه وقال كذا في كفايه التعص وبابك
 كرى وزارى باقى ترمس دكى وليتاني حمايت خود ميارى جيا نجه صاحب قصيده بر
 مير مايدسه واستغفر الدمع من عين قد اعتلات من المحارم والرم
 حميه الندم وقل كان عداه بن عباس رضى الله عنه يقول بأصحاب

الذنب لا تنس ما لا ينسى ولا تنس ما يقرأ أعذا بين يديك في عوصات الفيامة
 يا صاحب الذنب انظر ما فعل الذنب بأدم صلوة الله عليه فإنه اذنب ذنباً
 واحداً ففتك الله سورة وابد السوءته واخرجه من الجنة ولم ينفعه القرب ويا
 صاحب الذنب ان اياك اذنب في الجنة واعتذر في الدنيا حتى عاد الى الجنة
 صاحب الكوفة من الذنب تذب بالغلظة في الدنيا وترجو ان تعتذر في
 الجنة كذا في كفاية الشعبي فهنا قد كشف لك الغطاء فاختر لنفسك ما بداخلك
 في كتاب الزهد عن لقمان عود لسألك اللهم اغفر لي فان لله ساعة لا يرد
 فيها سائلاً الى وفق وجميع المؤمنين والمومنات بالتوبة والاستغفار و
 الحسنات واقبل لي توبتي وجميع المسلمين والمسلمات لانك مجيب الدعوات
 ومكفر السيئات اللهم تبت عن كل المعاصي + باخلاص رجاء من خلص
 اخشئ يا غياث المستغيثين + بفضلك يوم يؤخذ بالنواصي + اللهم تبت عما كان مني +
 فكفر سيئاتي وارض عني + وكن يوم القيمة لي معيناً + واحسن لي كما احسنت
 شرط سي وشمم انك يادكر دن موت ومجت دشتن با واما التذكر فلما روى
 في المشكوة عن ابن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم
 ان هذه القلوب تصدأ كما تصدأ الحديد اذا اصابه الماء قيل يا رسول
 الله وما جلاءها قال كثرة ذكر الموت وفي عين العلم قال رسول الله صلى
 الله عليه واله وسلم نعم من يذكر الموت في اليوم واليلة عشرين مرة حين
 قيل هل تحشمهم الشهداء احد ولذا قيل لكل شيء اصل وفرع فان اصل
 الطاعات ذكر الموت والطاعة فرعها وان اصل المعاصي نسيان الموت
 والمعاصي فرعها فاجتد دشتن موت را برين معني كه حق تعالى اذ را وعده كرده
 است كه ميان ما و تو وقت تقابل بعد موت است چنانچه كلامي مشهور است كه الموت
 جسر يوصل الجيب الى الجيب پس محب دانما موت را منتظر مي باشد كه
 بيج وقتي از ياد وي خالي نرود وفي الغوثية قال الله تعالى يا غوث الاعظم

لو يعلم الانسان ما كان بعد موت فما تمهي الحسوة في الدنيا ويقول بين يد
 الله تعالى كل لمح وخطه وساعه يارب امضى امتى وروى ان ملك الموت
 جاء الى ابراهيم عليه السلام لنقص روحه فقال له ابراهيم عليه السلام
 لما داحن فقال لا نقص روحك فقال له ابراهيم عليه السلام بل رايب حلسا
 نقص روح حلسه فخرج ملك الموت ثم جاء اليه وقال يارب العرب يعرف ملك
 السلام بقولك حل رايب حلسا نكره رويه حلس فقال ابراهيم عليه السلام
 السلام يحل اقص روحى كذا في كفاية التعنى ما احسن ما قال بعض العارفين
 ما سجد وصالتي ميدهم حان وكره طاقته بحران كه وارو وعش السى
 صلى الله عليه واله وسلم الموت تحفه المؤمن والد ابراهيم والد نوح ربيع المسافة
 وابها رواة الى الناس وعنه عليه السلام الموت للمؤمن خير من الحيوة والعصر
 للمؤمن خسر من المعاء والدل للمؤمن خسر من العرو والرفعة وعنه عليه السلام
 الموت عييه والمعصية مصيبه والعصر راحة والعناء عقوبه كذا في حلاصة
 وقالت عائشة رضي الله عنها الموت حسنة المؤمن لا به لا يحلو اما ان يكون مفضعا
 او عاصيا فان كان عاصيا فالموت معظم عسيابه ولا ياتي منه ما تسحق العقوبة
 بعد ذلك وان كان مطعنا فانه يبال ثواب الطاعات وتستريح في العذر ولا يند
 للنفس من الموت كذا في كفاية التعنى ما اكرمكم دريا ذكر من موت فائده ايست
 تاكار باي وپيارا فراموش كن ارجت خوف موت وطلب اور دشن تود حينا نمر
 ما لا ذكررت قول رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان هذا القلب تصدء الحديد
 كه آدمي را بعد وفات احوال كور وسمائي ياد نامد وگمان آن دوسته باشد كه ايس همه
 مال و اسباب و سيال و اطمال و حوليت و اقربا همه همراه خواهد آمد و مرآ ما بخوانند
 كه است كه تار و پودت ايتان را يرو و روم چو ويرايتها در حاره و ميد و هيان او را
 رين كنند و مال و اسباب را همراه ندهند با اميد شود كه در ليا ايس همه ديدني نود
 ما حور دروني سه تار بود دست ايمه او را مال خود را كذا تقيم و ما بود دست انچه او را عمر

خود نپداشتم و چون جنازه او از خانه بیرون برند برای وداع او عورات نیز بیرون
 آیند میت طمع کند که انکه مادرم و خواهرم دعوس من برابر من روان شدند
 چون عورات را باز گردانند مرده بزبان حال گوید ای یاران گهرا نمیکذارید بکار
 مادرم را بگذارید که از همه مهربان تر هست و اگر مادرم را نمیکذارید باری خواهرم را
 بگذارید که بی برادر نمیتواند زیست و اگر خواهرم را نمیکذارید باری دعوس مرا همراه
 من کنید که بی شوهر مانند ست چندان عجز و زاری نماید که اگر زندگان آنرا بشنوند از
 بیبیت گیرند و هیچکس زنده نماند و چون جنازه را روان سازند خویشان و یاران
 و برادران همراه روند چون جنازه او بتجلی برسد بزبان حال گوید که ای یاران
 جنازه مرا آهسته برید که پدر من عصا در دست گرفته و سر برهنه کرده چگونه می آید و
 برادران بی برادر مانده اند فریاد و فغان میکنند و فرزندان بی پدر شده اند
 با باگویان چگونه می آیند اندکی صبر کنید و آهسته روید که من بعد جنازه من نخواهند
 دید پس فرشته از آسمان ندا کند که ای میت پیوده گلو و خیال خام از سر خود دور
 کن که قبر ترا میا ساخته اند و منکر و نکیر برای سوال تو و عقوبت تو انتظار می برند
 چون جنازه بر سر گور میرسانند هر کس که می آید تعجیل میکند و همین سخنی میگوید که زودتر
 فرود آرید و دو کس او را در لحد فرود آرند میت میداند که این دو کس با من نفقت
 خواهند کرد و ایشان از گور من جدا نخواهند شد چون یکی از ایشان بیرون می آید
 دیگری برای خشت زدن بماند برین یک تن دل می بندد و چون او نیز بیرون آید پس
 از همه کس دل بر کند و از همه نا امید شود و تکیه بر فضل و کرم باری تعالی خواهد کرد و اما
 باز امیدوار باشد که عزیزان بر سر گور من باشند تا من از حساب نکیر و منکر فارغ
 شوم چون بعد از دفن از سر گور دور میروند و هیچکس نماند منکر و نکیر فرود آیند
 و گویند من را بیک و من نبیک و ما دینک سه آن روز یاد کن که پرسند مرا ترا
 من را بیک اندزان شب تاریک اولین سه هر که آمد در جان پر ز شور و
 عاقبت میبایدش ز قتن بگور و در رو عشقت دنیا چون پلی بی بقا جانی و

ويراى سرى + دلى سه راين بلى برترس وسيم به برك سار و متوايحا شقيم
 رستى را و حقيقت سفته اند به عارفان اين ماه فاني گفته اند به رگر راز دوستى
 مال و جايه به را كه بالت هست مار و حاه جايه به قال عكرمة تمى اذم عليه
 السلام ان يرى ملك الموت فلما رآه صعق وعنتى عليه و حار ثيل عليه السلام
 و صم يده على رأسه و مكأ ثيل على صدره و اسراييل على قلبه و ملك الموت
 على رجليه و ما امان الا بعد تسعة ايام يدرم منه عرق اصفر و سوسى ان
 الله تعالى لما خلق الموت على الصورة التى خلق تما مره ان مريد صهوف
 الملائكة اعمى عليهم الفى عام فلما افاقوا قالوا يا رب ما هذا فقال هدا
 الموت قالوا قص يدوق فقال كل دى روح كذا فى كفايه السعى قيل وكان
 اسم ادرين الذى سلبه السلام لاحوص و سعى ادرين بكثره درسه كماله الله
 تعالى وكان يحيط كل يوم قصصا و كان كلما عر رارة نسج الله تعالى فلما ام
 القميس سلبه الى اصحابه و لم يطلب منه احرة و مع ذلك يحد الله عباده
 فى كل يوم و ليلة يحجرون الواصفون عن وصفها حتى اتفق اليه تلك الموت
 و سأل الله تعالى فادن فى ريارته فادن له فاق على صورة آدمى و سلم عليه
 و جلس عبده حتى تصعب منه اربعة انا و لم ادرى ادرين منه ما يعال
 طمع الادمين فقال له من انت قال انا ملك الموت قال انت عدى مسد
 اربعة انا و فقل قصص روح احد قال نعم قصصت اسروا حكا كسرة اسروا و الحلو
 عدى كالماء ثدنة امتا و لجا كما تناول احد اللقمة فقال ادرين يا ملك الموت
 احنت رائرا ام فاصها قال حنت رائرا فادن الله تعالى نعم قال ادرين عليه
 السلام يا ملك الموت حاشى ملك ان تقص بروحى نعم يحيى الله تعالى حشى
 اعند الله تعالى بعد ما دقت مرارة الموت فقال ملك الموت انى لا اقص
 روح احد الا ان يا مرنى الله تعالى فادوى الله تعالى ان اقص روح ادرين
 قصص من ساعه فصات ادرين عليه السلام فكى ملك الموت و لنهر ع الى

الله تعالى وسأئل ان يحيى صاحبه ادر يس عليه السلام فاحيا لا الله تعالى فأنقذه
 ملك الموت فقال يا اخي كيف وجدت مراة الموت فقال ان الحيوان اذا
 يسلم جلده حال حيوته فمراة الموت اشد منه الف مرة فقال ملك
 الموت الرفق الذي فعلت بك في قبض روحك ما فعلت بأحد قط الى
 آخر القصة وقصرت هذه القصة لاجل ضيق المقام في هذه المختصر ومن
 اراد ان يطالع هذه القصة فليطالع في السبعيات وعن وهب بن منبه
 رضى الله عنه قال لما دخل ملك الموت على مريم ومال في عمارتها فغشى عليها موته
 ثم افاقت فقالت من انت يا عبد الله اقشعر جعبي منك واضطربت منك
 جوارحي وطأ رجلي وتغير لوني وغشى علي فقال ملك الموت انك اراهم
 الصغير لصغيرة ولا اوقرا الكبير لكبرة ولا استاذن على الملوك ولا اهاب
 بحبا برة وانا مخرب الدور والقصور ومعمم القبور وانا المفرق بين الجماعات
 وانا ملاك الموت فا قبض الارواح فقالت لا تصبر ساعة حتى يرجع جدي وقرعة
 فوادى وقرعة عيني عيسى روح الله قال لمرأ ومريدك وانا عبد سامور والله
 عدل لا يجوز وقد امرني ان لا انزل قد ما ان قد مرحتى اقبض روحك فوصفك
 هذه ثم قبض روحها فرجع عيسى عليه السلام ونزل جبرئيل عليه السلام
 وميكائيل عليه السلام فد فوها فسام عيسى عليه السلام في الارض براء
 وبحرا وسهلا وبياكل الحشيش ويشرب الماء فمر بجبل يتجوى من تحته عينات
 ما لثان مسرتان فسأل الله تعالى يا ذن للجبل في الكلام معه وسأل الجبل
 فقال يا روح الله انى سمعت الله تنالى يقول وقودها الناس والجحارة عليها
 ملائكة خلاط شداد الاية فهذه دموعى ابكى فرأى من الله ان لا يجعلنى من
 تلك الجبال والجحارة وروى عن عيسى عليه السلام مر بقبر سامر بن ذريح
 فدعا الله تعالى فقال يا سامر قم بأذن الله فخرم ابيض الرأس والحية فقال عيسى
 عليه السلام يا سامر وقد مت اسود الرأس والحية فقال السامر ما حسبت

صوتك الاصيله يوم القيمة اسود الراس والحية وكلمه عيسى اتريد ان تيقن
قال لا لا منى مندر اكد اسمه من ولم يحرم منارة الموت من حلقى كذا في
خلاصه السلوك وفي دقائق الحقائق يقول الموت يا على صوب انا الموت
الذي افرق كل حب وافر من المنة والروح وانا الموت الذي افرق بين
الساكن والاموات وانا الموت الذي افرق بين الكائن والاموات وانا الموت الذي
افرق بين الاحياء والاحوات وانا الموت الذي اقهر العوى من بي ادم و
انا الموت الذي احرب الدور والقصور وانا الموت الذي اقتلهم ولو كنتم
في روح مستنده ولم تسحقوا الا بالدين وقى واد اترل الموت على احد قام
بين يديه على صورته تم يقول النفس من اس وما ريد يقول انا الموت
الذي احرقت من الدنيا واحل اولادك يسما وروحك ارملة وما لك
من رتا بين ورتك الذي لا تحق في حال حيوتك وانت لم تعد رحرا
لا حيرتك اليوم حيب الملك ولم يفعل حبرا من ندى فاد اسمع النفس
حقول وحية الى الحائط فراى الموت قائما بين يديه فحول وحية الحائط
الاخر فراى الموت قائما بين يديه فقول الموت المرفعى وانا الموت
الذي قصص روح والديك وانت سطر ولم سفعك اليوم احد من روحك
وانا الموت الذي اصعب العرون الماصيه اكرد وموتك لم يقول
له ملك الموت كف راسك الدسا يقول راسها مكاره عذارة تروى بان
كعب الاحبار ان الله تعالى خلق تمرة تحت العرش عليها اوراق تعدد
المخلات فاد انقطع اهل العبد ونهى له من عمرة اربعون يوما سبط
ورفته فتع على حجر عور اشل مطمع بذلك فامر يقص روح صاحبها
وبعد ذلك سمون له ميا في السماء وهو حي على الارض اربعون يوما في
الحدر اوقم العبد في الدرع سادى سادى دعه حتى يستريح وكل ذلك اذا
بلغ الركنين والسورة واد اتم الخلق جاء بداء دعه حتى يولد له الاعضاء

بعضها بعضاً فيودع العين فيقول السلام عليك الى يوم القيمة فكذلك الاذان
واليدان والرجلان وودع الروح نفسها فغوى بالله من وداع اللسان الايمان
ودواع المعرفة الخنا فبقى البدن بغير حركة والرجلان لا حركة لهما والحنقرة
لا نظرها والاذان لا سمع لهما واليدان لا بطش لهما ولا روح له ولو بقي لسان
بلايمان وقلب بلا معرفة فكيف حال الرجل في اللحد لا يرى احداً ولا اباً
ولا امماً ولا اولاداً ولا اخواناً ولا اصحاباً ولا فراشاً ولا حجاباً فلو لم يرهم رب كريم
فقد خسر خسرانا عظيماً زو فرزند ويارانت يكايك از تو بگزيرند نه فرزندت
بود مونس نه يارانت دهند يارى به أعلم ان حال الميت حال العطش واحتراق
الكبد ففي ذلك الوقت يبعد الشيطان فرصة من نزوع الايمان لان المؤمن من
يعطش في ذلك الوقت فيصيح عند راسه مع قدح من الماء فيخبر به فيقول
المؤمن اعطني من الماء ولا يدرى انه شيطان فيقول قل لا صانع للماء لم
اعطيتك فان لم يجبه يحجى الى موضع قدمه فيحرك فيقول المؤمن اعطني
الماء فيقول قل كذب الرسول حتى اعطيتك فمن ادركته الشفاوة فيجيب
ذلك لانه لا يهرب على العطش فيخبر عن الدنيا كما فرا ومن ادركته السعادة
يرد كلامه ويتفكر امامه كما حكي ان ابا ذكريا الزاهد لما حضرت الوفاة
فأتى صديقه وهو في سكرات الموت فلقنه لا اله الا الله محمد رسول الله فاستجاب
وجهه فلقنه ثانياً فاعرض عنه وقال له ثالثاً قال لا اقول فغشى عليه صديقه
فلما كان بعد ساعة راى ابو ذكريا الحبيب ففهم عينيه فقال هل قلت شيئاً
قالوا نعم عرضت عليك الشهادة ثلاثاً واعرضت مرتين وقلت ثالثاً لا اقول
فقال اتاني ابليس ومعه قدح من الماء وقف عن يميني ويحرك القدح فقال
لي تخرج الى الماء قلت بلى فقال لي كذلك وفي الثالثة قال قل لا اله الا انت
قلت لا اقول وضرب القدح على الارض وولى هارباً فرددت على ابليس لا
عليك فاشهد ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله وقال عليه السلام اذا ما

الإنسان يتم على جسمه أصنام الروح للملك الموت والملك للويرة واللحم
 للديان والعظم للتراب والعمل للحصان وترى عن ابن عباس ما لك رضى الله
 عنه أن السبي صلى الله عليه وآله وسلم كان يمتشي حلف حاضرة رجل من الأصنام
 فقال عليه السلام ما تدرون ما نقول حد الميت فقلنا لا تدري يا رسول
 الله وهل تشك الميب فقال ما من ميب إلا وهو قول تلب مراة إذا وضع على
 الحاضرة أحسن وأحلى لا تغربكم الدنيا كما عرتي ومسكن ابن آدم يحتتم
 عليه أربعة عاراب ملك الموت على روحه وعاراة الويرة على ماله و
 عاراة الديان على كحمه وعاراة الحصور على أعماله كذا في كفاية السعي
 وفي الحراية إذا وقع السدي في الدرع وجلس لسانه بدخل عليه أربع ملائكة
 فيقول الأول السلام عليك أما ملك موكل بأمر راحك طلعت في الأرض
 شرقاً وغرباً فحدث من راحك لقمة فرحتك الساعة ثم يدخل
 الثاني فيقول السلام عليك أما ملك موكل بشرايك من الماء وعذرة طلعت
 شرقاً وغرباً فحدث لك من ماء شيا فرحتك الساعة ثم يدخل
 الثالث فيقول السلام عليك أما ملك موكل بأفاسك طلب سرقاً وغرباً
 فحدث نفسك واحداً من أفاسك فرحتك الساعة ثم يدخل الرابع
 فيقول السلام عليك أما ملك موكل بأعمالك طلعت في الأرض
 شرقاً وغرباً فحدث لك عملاً واحداً فرحتك الساعة ثم يدخلان
 يعني كراماً كاتين فيقولان السلام عليك أما ملكان موكلان لسانك
 فيحركان صحيفه سوداء فيعرفان عليه فيقولان انظر بعد ذلك يسيئ
 عرقه ثم يسطر يميناً ويساراً من قراءة الصحيفة فيعدل الملك لخصمه عن
 الويسادة ثم يعدد الملك مدخل ملك الموت عن يمينه ملائكة الرحمان و
 عن يساره ملائكة العذاب وقيل إن القديس أدي كل يوم خمس مرارة بحسن
 كلمات يقول أنا لله الواحد فاحل لي مواساة لقراءة القرآن وأبديت مظلة

فندرتي بصلوة الليل وانا بيت التراب فاجعل لي الفراش وهو العمل الصالح
وانا بيت افاعي فاجعل لي التراب وهو اسم الله الرحمن الرحيم وانا بيت سوال
منكر ونكير فاكتر على ظهري قول لا اله الا الله محمد رسول الله والله اعلم بالصواب
شرط سعي ومفتهم آتكم از خدای تعالی ترسیدن وگریه کردن اما البكاء
فلقوله تعالى فليضكوا قليلا وليبكوا كثيرا ولقوله صلى الله عليه واله وسلم
ان في جهنم درجة لا ينجي منها الا البكاؤون من خشية الله تعالى وعن علي
رضي الله عنه بكاء المراء من خشية الله تعالى قررة عين وفي الاربعين قال
رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ما من مؤمن يبكي من خشية الله تعالى
الا غفر الله ذنوبه وان كان اكثر من نجوم السماء من يگر کس کند برای خدا
عفو سازد خدا گناه او را چو گریه باشد گناه آن کس را بیشتر از ستارگان سما
وفي خلاصة الحقائق عن ابي سعيد الخدري انه قال بكاء الاحزان يسمى
البص والبكاء الشوق يجلي البصر وعن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه
عن النبي صلى الله عليه واله وسلم انه قال ما من مؤمن
يخرج من عينيه دم وان كان مثل راس الذباب من خشية الله تعالى الا غفر
الله له وقال عليه السلام بكاء المؤمن من قلبه وبكاء المنافق من هامته و
في الخبر بان ادم اذا دمعت عيناه فلا تقسم الدموع بثوبك وليكن اسمها
بكاء فانها رحمة وفي فتاوى ظهري ما الحكمة في ان الولد اذا اخرج من
بطن امه يبكي الى سنة ولا يد مع عذناه قيل لانه لم يكن ذلك بكاء حقيقة
وانما كان تسبيحا لانه روي في الاخبار انه يقول اربعة اشهر لا اله الا الله
واربعة اشهر ان محمد رسول الله واربعة اشهر اللهم اغفر لي ولوالدي
فان قيل ولدا الكافر كيف يكون قيل يقول في اربعة اشهر لا اله الا الله
واربعة اشهر محمد رسول الله واربعة اشهر لعنت الله علي والدي واذا
لقت السنة تد مع عينا وفي اخبار الثمار قال عليه السلام من بكاء على

نفسه من حنة الله يدحل الحمة صا حكا وحكي بانه مسئل الحيد حل للعار حان
 سكي فعال العار حون يكون تنوقا الى لقاء المحبوب والمدمون يكون حوقا من
 الدوب وروى عن كعب الاحبار رضى الله عنه ان العبد لا يسكن حتى سمعت الله
 اليه ملكا فيجسم كنده يحا حيه فاداعل ذلك يسكن كذا الى الخلاصه قال صلى الله
 عليه واله وسلم ان من حيار امي قوما يعككون حورا من سعة رحمة ربهم ويكون
 سرا من خوف صدا به اندامهم في الارض وقلوبهم في السماء واربوا حورهم في
 الدنيا وعقولهم في الآخرة ليسون بالسكينة ويتقربون بالوسيلة كذا الى دحائر
 التماز وتال بعض اهل الكلام السماء سكب الدحور من حركة الكبد وروى ان داود
 عليه السلام قال الهى ما حراء من بكى من حنتك حتى ليسئل دموعه على وجهه
 قال حراء ان او هنة من مرق الا كدر ان احمر وجهه على الباء وبعه عليه السلام
 لان ادم دموعه من حنته الله تعالى احب الى من ان يصدق بالف ديار وحكي
 عن احمد انه قال راي في السماء حارة ما رات احسن منها يتلاءم وجهها
 وقلب لها بهم صوء وجهك فقالت بذكر الله تعالى الى الللة التي بليت احبت
 دمعك فمصب بها وحي فمعه صوء وحنى وحكي انه يتل لمحيط من عجلان حل يسكن
 المابق قال اما عبيد فتسكن واما قلبه فلا لان قلبه اشتد من الحمر الاسود واما
 الحور فلعوله تعالى واما من حاف مقام ربه بالآية ولقوله عليه السلام يقول
 الله تعالى يوم القيمة اخرجوا من الباء من ذكرى يوم ما او حافى في مقامى عند
 المعصية وتركها حوقا منى كذا روى عنه ايضا قال عليه السلام حصة الله تعالى
 راس كل حكمة من حاف الله تعالى حاف عنه كل شئ ومن حاف غير الله
 حاف من كل شئ وقال محمد مابرل مقام العارفين بسعة الحور الدائر و
 العم العال والمختية المقلدة وكثرة السماء والتصرع في الليل والنهار والهرب
 من مواطن الراحة ووحل القلب وتعض العفن وخوف الجماعة وروى ان
 ادم مملوكة الله عليه لما دحل في الدار الدنيا حاف على اولاده العذاب فلم يزل

يقول بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله اللهم سلم اولادى عن عذابك وقال اهل
 المعرفة الخوف ناسر تخون الوساوس والهواجس في القلب وقال اهل الاشارة
 الخوف على وجهين خوف من الخلق وخوف من الحق فالخوف من الخلق يورث
 التعذيب والخوف من الحق يورث التهذيب وقال عبد العزيز ان الله تعالى
 جعل الخوف عشرة اجزاء فحسب تسعة لا يطبق حملها احد وجعل الباقي
 في عشرة اجزاء تسعة للملائكة وجزء للسماء والارض والجبال والجن والانس
 والديور والدواب قيل كان لعمر رضى الله عنه صحيفة يكتب فيه بالعمل فيرض
 يوم الجمعة على نفسه فكل عمل بلغ سيئة يضرب الدرمة على نفسه فلما مات
 كان جنباة وسبما يضرب الدرمة باصطلاح نقشبندية قدس الله سرهم اين را محاسبه
 ميگويند يعنى سالک هر شب خود را حساب ميکند که کدام عمل از دست من آمد اگر عمل بيايد
 از دستغفار ميچواند و اگر نيك آيد حمد و شکر خداى تعالى بجا آرد و اين براى سالک
 نافع است بدانکه خوف حق تعالى بر چند وجه است يكى خوف خاتمه است سالک را بايد که
 همیشه لرزان ترسان باشد لما روى في المشکوة المصنوعة عن سهل بن سعيد
 قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ان العبد لي عمل على اهل النار وانه
 من اهل الجنة ويعمل على اهل الجنة وانه من اهل النار وانه لا اعمال بالخواتيم
 متفق عليه وعن عبد الله بن عمر رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله
 عليه واله وسلم ان قلوب بنى آدم كلها بين اصبعين من اصابع الرحمن كقلب واحد
 يصرفه كيف يشاء ثم قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اللهم مصرف القلوب
 صرف قلوبنا على طاعتك رواه مسلم و زريرة الرضاى مذکور است که چو مومنى از
 اولاد بنى آدم زائرند براى او ده شيطان بزرانند و او بميرد و ايشان نميرند تا وقت
 معلوم نقل است که چون اجل مومن نزديک شود و هفتاد هزار شيطان نزديک او
 آيند تا ايمانش را بنيد اگر آن مومن بر دين حق باشد خداى تعالى بقباله يك شيطان
 دوازده فرشته فرستد تا بايمان رود و گفته اند که از جمله ضلال شيطان انيست که شيخ بر صفيها

که ای تعالی را دوست سال سدی کردی ایان بر ما دادی و قال النبی
 بر همه الله علیه اکثر ما سلب الایمان من العبد وقت التورع و فی الحوائج علی التیطاد
 یصلن عند یاسره فیقول له اترك هذه الدین فقل الیمن اتین حتی تصور هذه
 السدة اذ کان كذلك فالحظرت ید علیک بالکفاء والتصرع و احیاء البلیة و
 کثرة الركوع والسجود حتی تحو عن الله تعالی سهیون حین کانت اذ برره ترا
 حواس حین می آید ای اله ترا اللهم اجعل خواصنا عیالنا صوابا و الحمة و دم
 حروف عذاب قمرت ساکب زما یدر که همیشه ترسان و لرزان باشد و اریقی تعالی بیا
 گیر و آگاه روی فی السکوة عن عاقبتی رهی الله عیال ان یعوده دحلب صلیها فذکر
 عذاب العذر فقال لها اعادک الله من عذاب القدر سألت عاقبتی رسول الله
 صلی الله علیه و اله و سلم عن عذاب العذر فقال نعم عذاب العذر حتی قالت عاقبتی
 معاً أنت بعد ما صلی صلوة الاقنود بالله من عذاب القدر معی علیه و حسن
 عثمان رضی الله عنه انه کان اذا وقف علی قدر یسکی حتی یصل بحیثه فقل لم تذکر
 الحمة و الدار بلا تنکی و سکی من هذا فقال ان رسول الله صلی الله علیه و اله و سلم
 قال ان القدر اول منزل من مآزل الاحرة فان بحامته فمأبده السیرمه
 و ان لم یجیم منه فمأبده اسد منه و قال رسول الله صلی الله علیه و اله و سلم
 ما رأیت مسطراً قط الا و القدر اعظم منه رواه الدرمذی و ان ما حه و قال الترمذی
 هذا حدیث عرب و فی مشکوٰۃ المصابیح عن السی صلی الله علیه و اله و سلم قال
 یست الله الدین اصوا بالقول الثابت بولت فی عذاب القدر یقال له من
 بولت فبقول من فی الله و بی بی محمد صلی الله علیه و اله آن روز یاد کن که هر چند
 مرترا + من رکب اندر ان شب تاریک اولین + و حکایان محو ستاحاء الی
 عمر رضی الله عنه و معه بولت برء و من فقال یا امیر المؤمنین ان صاحبکم
 کان یقول بی بی محمد صلی الله علیه و اله و سلم ان من حرج عن الدسا علی صدر
 دن الاسلام فانه یحرق فی النار و لکون فی حوض و غیره قوله تعالی النار

يعرضون عليها عند وادعشيا فقال عمر رضي الله عنه بلى فأخرج المجوسي الروس
 الثلاثة وقال ان هذا اس اس ابني وهذا اس اخي وهذا اس امي وكلهم خرجوا
 من الدنيا على دين المجوس وانا اضع يدي على هذه الروس فلا اري فيه اشر
 الحرف فقال عمر رضي الله عنه يا خلا ما دع ايا الحسن يعني عليا رضي الله عنه
 فقال عمر للمجوسي اعد السؤال فاعاد السؤال فقال ايتوني بمحجر وخذ يد
 فاوتي به فضع به فخرجت النار من بين يدي فقال للمجوسي من اين يخرج النار
 فقال من المحجر والحديد فقال علي رضي الله عنه ضع يدك على المحجر والحديد
 هل تجد فيها اثر الحو واثرا للناس فوضع يده فلم يجد فقال علي لا تنكر ان يكون في
 وسط هذه الروس نارا وانت لا تراه كما ان الله تعالى جعل النار في المحجر والحديد
 بقدرته بحيث انك لا تجد اثره كذا في كفاية الشهي وفي شمسائل الاقبياء
 بزرگی را پرسیدند هل في القبر عذاب فقال القبر كله عذاب نقل است که بزرگی
 گفت که روزی برای مرده گور می کا فتم شش جای کا فتم گورهای کنه بیرون می آمد
 باز می انباشتم چون هفتم جای کا فتم مرده نو در گور دیدم و بدم در گور می لرزید
 چون بیشتر شدم بجانب پایان میت نظر کردم بقیاس موش بزرگ که در می ایدیم
 هر بار که در پای میت میش میزند آن میت سترنا پای میله زید حیران شدیم و ما از هیبت
 آن نیز می لرزیدیم همراه ما قلندری بود دلیری کرد و شگی بجانب او انداخت و آن
 که درم بقدر از گور بیرون آمد و دنبال قلندر گرفت و قلندر بگریخت چون که درم نزدیک
 رسید قلندر خود را در میان آب انداخت و شناوری میکرد چون قلندر خود را با آن
 روی آب رسانید یک پای خود از آب بدر کشیده بود که که درم بوی رسیده و بدان
 پای دیگر چنان نیش زد که تمام آب دریا زرد آب شد و همان دم تا که آن قلندر گوشت
 و پوست بر بخت و استخوانها سبزه گشت در همان جای جان سپرد و بعد از آن دیدیم که
 آن که درم باز می گشت و راه آن میت گرفت و در گورش فرو رفت تا دلیری کردیم
 که خاک آن گور باز رست کردیم و نمیترسی از آن روزی که تا یک است و پر

ربيبت * مكر وحيلة ابرام تو مارو كتر دمان گير مريد و عن ابي سعيد قال قال
 رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ليسلط على الكافر في قفرة لسهة وتسمين
 تسناتهمسه وبلده حتى تقود السامة لوان يبيسا مرياً نعم في الامم من ابي
 حمير واهل الدار من كذا في المسكوة من جين جين كاريست اندر رده ترايد
 خراب چون مي آيد ابي العله ترايد اللهم اني اعوذ بك من عذاب النار وسيدوم
 خوف عذاب آتق دوزخ ست حكي لما نزل قوله تعالى وان جهنم لاصغر منهم
 اسمعين نكي رسول الله صلى الله عليه واله وسلم بكاء استند بدا فتالت العاطمة
 دك انفسى يا انا احبلى من باب جهنم فقال عليه السلام مريوا يدعون اليك
 حل من بارودي كل حل سبعون وايد من بارودي كل واحد سبعون الف مدي
 من بارودي كل مدي سبعون الف قصير من بارودي كل قصير سبعون الف
 بيت من بارودي كل بيت سبعون الف صدوق من بارودي كل صدوق سبعون
 الف عذاب من بارودي لا تاكل احد هما الا اخر فتا فطت العاطمة رضى الله عنها
 بوجهها فمعه عمر رضى الله عنه فقال يا ليدى كمت كمتا دى خوى واكلى كحى ولو
 اسمع دكر جهنم وقال ابو بكر يا ليدى كمت طائر في المعامرة ولم يكن على حساب
 ولما سمع دكر جهنم بكى كل من الصفا رضى الله عنه وقال صلى الله
 عنه ليت احدى لى تلدنى لى تسمى من صيا لى تسمى كمت حيتنا اكلتى برىمه
 سه كاشكى اور زادى به دى به حامى تيرم به رادى به دى به ارم
 چون دايه نام را بر ييد به كار دى بر حلقم بهادى به دى به وقال يحيى بن معاذ رضى
 الله عنه لو جاف ان ادم من النار كجا يحاف من العقر لدخل الجنة ايضاً قال
 رضى الله عنه ان المؤمن لا يلين قلبه ولا تسكن روحه حتى يحاف جهنم جهنم
 وروى عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه انه مزمز انك اهل دار فمعه موقوله
 تعالى ان عذاب ربك لواقع فذل من ركوبه واستند الى حائط ومك بها
 ورجع الى مدرله فصر من قهر العوجة الناس وروى عن ربيع بن خثيم

رضى الله عنه كان يذهب الى ابن مسعود رضى الله عنه فخرجوا نوت حداثا فرأى
 الحديد الحماة فنشئ عليه ولم يبق الى الغد فلما افاق سئل عن ذلك فقال تذكرت كون
 اهل النار فى النار كذا فى فصل الخطاب واما نأمرهم فقد غسلت سبعين مرة حتى يمكن
 امساكها ولا تنفام بها فى الدمار الدنيا ولو تركت على حالتها الاولى خفت الدنيا لانه روى فى
 الاخبار ان اهل النار لو وجدوا نأمر الدنيا ما وافقها كذا فى كفاية الشعبى وروى ان
 عمر رضى الله عنه كان اذا سمع آية العذاب ينشئ عليه وكان يعاد اياها ما وكان على
 شدة به خطان اسودان من الدموع واخذ لم يأتبنة من الارض وقال يا ليتنى كنت
 هذه التبننة وعنه رضى الله عنه قال لو وقفت بين الجنة والنار فخيرت بينها
 وبين ان اصير مآدا الاخترت ان اصير مآدا اخوفا من النار كذا فى الخلاصة
 وجاء فى الاخبار ان اهل النار يلحقهم من الجوع ما ينسون جميع العذاب فينادون
 يا مالك الجوع الجوع فيوتى من الشجرة التى قال الله تعالى طلعها كانه روى الشياطين
 فياكلون منه فيعطشون فيشتد عليهم ذلك حتى ينسون الجوع من شدته فيقولون
 اعنا بشرية من ماء ما ياتيهم من ذلك الحمير الذى وصفه الله تعالى وان يستغيثوا
 يغاثوا بماء كالمهل يشوى الوجوه بئس المشرب فاذا قرب اليهم يسقط وجوههم
 من شدة غليظته فهذا الذى ذكره الله تعالى فى كتابه طلعها كانه روى الشياطين
 ثم ان لهم عليهم الشوبا من حمير لايه كذا فى كفاية الشعبى نقلت است كه بنده را برنج
 برنچون برود ورنج رسد از مالک و ستورى طلبد كه امى مالک ز ما فى تحمل كن تا بر
 حال خود گريه كنم و عرض خود انجام رسالم مالک و ستورى دهر آن بنده آغاز گريه
 كند و گويد خداوند اعمرد تمامى ديدار رسول تو صرف كردم و اميدوار بودم كه روز
 قيامت ديدار شريف او به بنيم حالا اميد آن دارم كه ديدار آنحضرت به بنيم بعد از ان
 در آتش روم سه بر لب كوثر اگر جايم بود به بيمال او بود چون آتش به در در
 آتش جامى من باشد همى به از جالش باشم آسانش به بقرمان حق جل و علا او را بر
 عرش برنبد به بنيد كه آنحضرت سر برهنه و روى مبارك بر درگاه به بنياز نهاده و زيارت

رو گشته حد رگناه امت کمد چون بدوش حلال مشاهد نماید گوید جدا و مدار و مدارم
 که حبیب ترا مدین حالی یتیم بهتر است که من در عذاب تنوم و او در سایه من ای
 طور غم و رازی کمد و من در رس که چون این عاصی را این حالت رحم آید رحمت
 من مدان اولی تر است سر و دار یا محمد صلی الله علیه و آله و سلم که عاصیان است ترا و
 این عاصی را تو تحت یدم ی چون جبین کاریت اندر و ترا نه خواب چون
 می آید ای اندر ترا الحمد لله احری من النار و اعوذ بك من جميع العذاب وسوء
 الدار و ان لا اکون من الاسرار و انهم صالوا النار و لهم عذاب صعب فی النار
 ان ذلك الحق محاصو اهل النار و ارحوا و تحلی مع الامرار انک اب العزیر
 العفار حتی اعلم لمن عقی الدار و حیارم خوف قیامت است قال الله تعالی و ان
 الساعة کأنة لا مر ب مهاد حکى عن الصل رحمه الله انه قال فی قوله تعالی و ان
 بدع صعله الی حملها لا تحمل منه شیء ولو کان ذا قرنی فی الوالدة تلقی ولدها
 لوم القمه معول یا منی المرکی بطی لك و جاء المرکی بحری لك حید المرکی
 تد یا ی لك سقاء معول بل یا اماه یا منی انقلی دلو فی ما حمل عی واحد فیقل
 لا طاقته لی یا اماه فان الیوم معول فی نفسی کذا فی خلاصة السلوك كما
 فی قوله تعالی یوم یفر المرء من اخیه و امه و ابیه و صاحبه و نسیه الا یة
 سه زن و فرید و یارات یکا یک از تو بگریزند نه فریدت بود و موس یار است
 و بهد یاری نه در حسرت که چون روز قیامت شود و همه را بریل صراط بر آرد و
 ار قعر و زخ را آید چنانچه برگ درختان بزمستان ریختن گیر و همچنان عاصیان
 از صراط بریر بدیران گوید و ای پیری با و جوانان گوید و ای جوانی ما و زنان
 گوید و ای رسوائی ما و طالمان گوید و ای نصیحت ما و هر کس گوید و انجد چون
 رسول علیه السلام فریاد کنند و لعنه بر مذور روی بر روی مد و کیسوی بر خاک مالند
 گوید جدا و مدار هم کس امت مرا یا مرا امت ما خدا و ما سلامت بگذران امت مرا
 لعنه حریل در رسد و گوید یا محمد سر و دار که حق تعالی فرماید یا ایها الراکذین ما یوم

تأفرق شود میان دوستان و دشمنان که مومنان بزودی میگذرند و کافران در آتش
می افتند چنانچه حق تعالی گفت فریق فی الجنة و فریق فی السعیر و روی عن رسول الله
صلی الله علیه و الله وسلم انه قال یحشر الناس یوم القیمة حفاة و عراة فقال ت امر
سلمة رضی الله عنهما یا رسول الله و النساء کذلک فقال النبی صلی الله علیه و الله و سلم
یا ام سلمة لا تعرف الرجل انه رجل و المرأة انها امرأة من هیبة الله تعالی یوقفون
فی حر الشمس ثلث مائة سنة قبل الحاسبة کذا فی کفایة الشعبی سه چون چنین
کارست اندر ره ترا به خواب چون می آید ای ابله ترا به الله ولا تجعلنی من الذین
یکذبون یوم الدین و اجعلنی من الذین هم یعتقدون ان الساعة آتیة علی یقین
و هم الذین لا خوف علیهم و لا هم یحزنون و بحسبهم خوف لقار بار تعالی ست که میسر
شود یا نه و این خوف مرخص الخاص است که ایشان از هیچ چیز نمی ترسند مگر برای این
و شب و روز گیر برای لقار او میکنند که کی میسر شود و نه حرص بهشت کنند و نه ترس
دوزخ هر عبادتیکه میکنند محض برای لقار او حکایت و حق را به حد و یه را دیدند که
بیکدست آتش گرفته و بیکدست آب گرفته می رود گفتند ای راهبه کجا میروی گفت میروم
تا آتش در بهشت زخم و بهشت را بسوزانم و آب را در دوزخ اندازم و دوزخ را فروزگار
تا بنندگان خدای تعالی عبادت بامید بهشت و ترس دوزخ نکنند بلکه پرستش خدای را
خاص از برای او کنند سه ای طالبی که دعوی عشق خدا کنی چه در غیر او نظر بحسب
چرا کنی به نقل است که خواجه مشاء دینوری را میبری بود و دعا کرد و گفت خدایا
بر مشاء دینوری بخت و بهشت کرامت کن حضرت خواجه چشم بگشاد و گفت و بخت سی
سال است تا بهشت برین عرض میکنند بگو شه چشم نگریستم این چه دعاست و الله در قائله
سه آنا که بخیر روی تو جانی نگراند به کوه نظر اند چه کوه نظر اند به حکلی عن ابراهیم
بن اد هم رحمه الله تعالی کان یقول و یحک الی متى تخاف النار کن بحال تخاف
النار صلیک و یحک الی متى تخاف الموت کن بحال یحاف الموت منك لانه جاء
فی الاخبار ان المؤمن اذا اراد ان یجاوز الصراط تقول جهنم یا مومن عجل فان

این را که بطعام می کدای که آیا به الشعی نقل است که وقتی رابعه بیارند رسید
 که سبب بیاری چه بود و گفت نظرت الی الحجة فادسی را بی فالمتأقون الی لقاء الله
 تعالی لا یسکون للناس ولا یسألون میا ولد اقال العارفون ما التوق استدعیه
 المتأقین من ما یحتمل و نعم من قال سے راہدار سیم و درخ حید ترسانی مراہ آستی
 دارم کہ دورج رود او جاکستریست و ہم لایسکون و لایحافون لاسل المول لایہ
 حصل لہم فی حال الحیوۃ و لہ دہر فائزہ سے ستارہاں ماتق جو دہر مستوق
 راہدار و راز رایل آنجا سے و ایضا قال بعض الفقراء سے ماں نہ اسی دوست
 کردم اسی اصل محدود راہ کس تنائی آسمانی چون دہر گیاہ راہ و حکمی ان را حلا
 سمعہ را ہدا اراہیم و اذہر ہر جہہ اللہ قدہب اللہ لسطر ما نصم حب امر نعم
 اسمہ فی العالم لعل یریدہ حی علی العساء و دخل الست فاما الی طلوع الفجر
 فلما راہ ان ذلک الرجل تفکر فی نفسہ و قال ان ہذا الرجل لہ اسم فی الزہد و لیس
 لہ عمل فلما اصبح اراہیم صلی الفجر و لم یوصأ فلما راہی الرجل ذلک مرادہ قہمہ
 فسأل اراہیم عن ذلک فقال اراہیم لما وصفت حی علی الارض تفکر کانی
 حشر یوم القيمة و ملائکۃ العذاب یحرمون الی المار و اما اعلم حالی فمعتب
 فی ذلک الحیاء من اللہ تعالی الی ان سمعت الادان و لم ادر فسمعت دوا النون المصری
 حذا فقال اراہیم لقیب بعدا من اللہ تعالی یخافون شعلک عن الخالق الجہاد
 و لدا قیل کل ما سئلک عن الحق فہو صمک نقل است کہ مردی بود سی سال است
 تا گوری کا نہ است و راں گور شستہ است و کس در گور او حیتہ دایم میگید چون این
 قسمہ حضرت امام جعفر صادق رحمہ تعید گفت مرا آنجا رید آنجا مردی چون آن مرد را
 سمعت مدید گفت با فلان شعلک المار عن اللہ تعالی و حسن مصری روزی رہام
 خانہ یگرست اراہ گرہ نا و او راں رواں شد و بر حاتمہ تحسی افتاد و گفت این
 آب عید است یا یک حسن مصری گفت این آب عید است کہ از حتم من بیرون آمدہ
 است آن مرد معرہ زد و گفت اسی سلما ان این حاتمہ را راہی کفش خواہم ہسا و

الفتنه اند که حضرت شعیب پنا بر علیه السلام ده سال گریه کرد تا نابینا شد باز بینائی
 یافت و ده سال دیگر نگرست تا نابینا شد باز بینائی یافت فرمان شد که ای
 شعیب اگر از بیم دوزخ میگری آن بر تو حرام است و اگر از برای بهشت آن بر تو
 حلال است این گریه تو از بهر چیست گفت الهی نه مرا غم دوزخ و نه حرص بهشت است
 من از اشتیاق فراق تو میگریم فرمان شد که فعلیک بالبکاء و ده سال دیگر گریست
 خوش آنکه گفت سه مارانه غم دوزخ و نه حرص بهشت است * بردار زرخ پرده
 که شتاق تقایم به کشته عشقم و محبت کفن با پرده درویم و طاست وطن با پرده زاهد
 تو بر و طوطی فردوس برین باش * بالبل عشقم که دغش حمن ماست * در عوارفت
 که سهل بن عبدا شد گفت کمال ایمان بعلم است و بخوف فضیل بن عباس چون ترا گویند
 که خاموش باش کافر کردی و اگر دروغ گفته پس باید که بغیر از خود کیاست نباشد
 و لهذا قال العارف بالله ابو عبد الله واستفرغ الدمع من عين قداسنلات من
 المحارم والزم حمية الندم ساراز ویدر کان باران که هستی از گنهگاران نکردی بشیاران
 مگر مجنون شیدائی بعضی بزرگان برای شوق حق تعالی گریه کردند نه ترس دوزخ و نه حرص
 بهشت نقل است که حضرت باذری بطامی گفت که خداوند اگر مرا کیاست از دیدار شرف
 آثار خود محجوب داری چندان بنالم و فریاد کنم که دوزخیان را برین رحم آید حکایان السبل
 رحمه الله علیه رای امرأة تبکی علی ولدها و تقول یا ویلاه علی فراق الولد فکی الشبل
 و قال یا ویلاه علی فراق الاحد قالت و کیف یا ابکر قالت تبکی علی فراق مخلوق
 فان افلا ابکی علی فراق خالق باق اذا عرفت هذا فاعلموا یا ایها الطالبان للرجال
 مراتب فی الخوف بعضهم يخاف النار و بعضهم يخاف عذاب القبر و بعضهم
 بفراق الخالق اما فی حق المبتدی قال ولی البکاء و الخوف لجمیع انواع العذاب
 افضل لیمفظ المراتب فی هذا السلوک لانهم کما تقدم قصه ابراهیم بن ادهم کان فی
 اول الحال علی صفة خاف لیلة من اللیالی من حشر القیمة و نام حتى یطعم الفجر
 و کان بعد ذلك علی حال قال اجل و یحک الی متی تخاف من النار کن بحال تخاف

السأمر ملك بعده تعادلت المراتب نعم می قال آئی مرد و کماں که صاحب تحقیق است اندر
 صفت صدق و یقین صدیقی هر مرتبه از روح حکمی دارد و آنرا حفظ مراتب کمی و یقین
 دینعی المستدی ایه یحاف و یسکی و یعود بالله تعالی من جمیع انواع العذاب لانه
 کان علیه السلام یتعود بالله من جمیع انواع العذاب تعلم الامید لا تری ما یروی
 فی حصن حصین کف کان علیه السلام یتعود فلیطالع منه شرطی و شتم
 آنکه رحمت صامی تعالی امیدوار بود و مدیدار او قال انه تعالی لا یقطو من رحمة
 الله ان الله یعز الدنوب حمیاً و من توکان قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
 یقول ما احب ان لی الدنیا بعد الایة ما عنادی الدین اسرفوا علی انفسهم لا یقطو
 من رحمة الله لانه فقال رجل من اشرك منک فسمکت النبی صلی الله علیه واله وسلم
 حر قال الا و من اشرك قلت مراة کذا فی المتکون مناجات النبی ما خرم المحکوم الله
 تولى مقصود من الحمد لله + ما رم یجکوره توسته راد + محر لا یقطو من رحمة الله +
 قال علیه السلام ما بعد حل الحجة من کان یرحوها و یحتمل السأمر من کان یحافها
 ما ساء یرحوها الله من یرحوها و قال د والون الی رحاک یحیی و یحوک یمیت و اما
 بن موت و حیوة احاف عدانک لانی عصیدک و ارحووه لک لانی کل من یقل است
 که حق سبحانه تعالی وحی فرمود و موسی ملائ خراف ما گو که بهوئی که ساخته است
 در هم شکست موسی علیه السلام پیام حق سبحانه تعالی تاں مرد و سایید آن مرد گفت یا سبی اسد
 مرادل یا یری سید هر که این را شکست من حق تعالی فرمود که ای موسی هرگاه که این مرد
 کور و ای سفالین شکست یسید یدرس لطف و کرم من کی یسید و که فامتی سید قدرت
 خود آفریم و صورتی را که در نگار خانه و من احسن من الله صفة گناستم چون با تش
 و و روح سور اتم لسی صلی الله علیه واله وسلم یرحوا رحمة من الله عذاباً بامه
 اعطاه الله ما یرسی و کفی ما یحاف حکایت وقتی مرسته را با مرسته رهوا ملاقات
 شد گفت کجا میروی گفت در شهر خودی هوس ماهی کرده است و در جوض با واهی نیست
 مرا فرماں است که ار در یا ماهی در جوض او ایدارم تا آن خود مراد یا بدست مست

فضل حق نه در بیان است. هست این قول در جهان شائع. آنکه بر کافری تنبیه است
 مسلمان را کجا کند ضائع. عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 لما قضى اليه الخلق كتب كتابا فهو عنده فوق عرشه ان رجعتي سبقت غضبي
 وفي رواية غلبت غضبي متفق عليه عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
 وآله وسلم لو يعلم المؤمن من ما عند الله من العقوبة ما ظلم بجنته احدا ولو يعلم الكافر
 ما عند الله من العقاب ما قط من جنته احدا كذا في المشكاة **ثقل است** که وقتی جبرئیل علیه
 السلام بحضرت رسالت پناه و علی و آله وسلم گفت یا رسول الله من امر و زخیری
 معائنہ کردم که هرگز آن مشاهده نکرده بودم و آن آنست که در شهری بت پرستی
 بت پیش نهاده بود و میگفت ای صنم ای صنم یکبار غلط گشت و گفت ای صمد از سر قاف
 غرت آواز آمد که لبیک یا عبدی گفتم خداوند بت پرستی بت خود را میخواند غلط کرده
 تا صحر بر زبان راند چگونه هست که تو اجابت میکنی فرمان شد که ای جبرئیل اگر سجود
 را غلط کرده یا نمیدانیم که معبود او کیست چون معبود او در حقیقت منم مرا میخواند پس
 او را اجابت میکنم خوش گفت آنکه گفت سه مقصود من از کعبه و بتخانه توئی. *
 مقصود توئی کعبه و بتخانه بهانه * سجود و یر توئی کعبه و بتخانه یکی است. * هر کجا گوش
 نهادیم همه غوغای تو بود و دردی فی الاخبار ان امرأة اتت الی رجل من اصحاب
 رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم تشتري تمر فقال لها ادخلي المحاموت فان
 التمرفيه احسن واجود فدخلت فقبلها وعانقها ولم يزد علی ذلك فحرفه
 المرأة ففرغ الرجل عما فعل فأتی رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وقال ناولت
 یدی الی امرأة فلم یبق لی شیء الا الامر العظیم یعنی اینجا * ففرز جبرئیل علیه السلام
 بوزن الاية واقم الصلوة طر فی النهار و نزلها من اللیل ان الحسنات یدهن السیات
 فقبل هذا خاصة لهذه الرجل امر عاصم فقال لا بل بحسب الامه و هزی ان رجلا
 اتی باب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم یبکی فدخل رجل اخر علی رسول الله
 علیه السلام فقال یا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم احرق قلبی شاب بالباب

فقال عليه السلام ما دخلوه على ما دخلوه وهو يصوم ويسكى فقال له النبي عليه السلام
 ما يسكىك يا ثاب فقال دما عظموا رثكته فقال عليه السلام ما شرتك ما لله
 فقال لا فقال اقلب مسلما فقال لا فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم لا تحب
 وان كان دما اكبر من السموات السبع ولا رعين البيع فقال يا رسول الله وهو
 اعظم من ذلك فقال ما اذا قال استغنى ان اذكره فقال عليه السلام لا تستغني
 ولم تستغني من الله تعالى فقال الثاب كنت ما تأمدهم من سبعين منسب
 دات يوم قريت انصاري ورعت عسا الكفن فلما طهر عورتها لم اتمالك
 نفسي فوقتها لما انصهرت سمعت صوتا من القدر يقول فصحتي فصحتك الله
 تعالى يوم القيمة فقال عليه السلام رحم عني يا فاسي يا حار فخرج الثاب من مكة
 الى الدريكي ويصوم ويصل التراب على راسه ويقول ما رب ايت يا رسول الله
 وردني فان طردني من ياك فالتوب لي وان عمرني فطوبى لي يا رب الله تعالى
 في ثابته هذه الاية والدين اذا فسلوا فاسخته او ظلموا انفسهم الاية
 وقال نعصر انبا برلت في سأن نعلب الانصاري رضي الله تعالى عنه وقصه
 يا روي عن اسامة بن زيد ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم احابن سعيد بن
 عبد الرحمن وبين نعلته الانصاري في الخروج الى عروة سوك وهي اخر عروة
 عراها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فخرج معه سعيد بن عبد الرحمن فجلد
 احاه نعلته جلده في اهلته وكان يحط على طهرة ويسعى لاهله فاحد
 الشيطان منه ما احد فقال له اما مطر مرة الى ما وراء السور فوق السورة
 فراهي امرأة قصي وحيا كالقمر ليلة الدار واذا التماع في صدرها
 كساع الشمس في صعيدة على صدرها فقال له وحكك اما تستغني من الله
 تعالى اما تحفظ حق الاح العاري اما تحفظ وصيد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 وآله وسلم قال فقام نعلته وحررنا كما نادى الى الحمل وهو يقول وادل
 مقامة وادل من عصا ربه وكان في الحمل كد لك حتى رجعو من الغرم

فيجعل كل اخ يلقى اخاه فاختر سعيد بن عبد الرحمن لما امر به ثعلبة ولما
 امر بخروج اليه متقياً فلما دخل منزله سأل اهله عن ذلك فقالت امرأة انه وقع
 نفسه في بحر الخطايا فخرج هارياً ياباً الى الجبل فخرج سعيد في طلبه فلما اظفر به
 سأل منه ان يدخل المدينة فقال له ان كان لابد فعل يدي في عنقي فانا عاصي
 ففعل ذلك فلما قدم المدينة استقبل بنته خمصانة فقال لها خذي بيدي و
 اسلمني الى بيت عني رضي الله عنه فذهبت به وقرعت الباب فاذن لهما بالدخول
 فدخلوا فاخبر علياً رضي الله عنه بقصته فقال له اخرجي فلا توبة لك عندي فخرج
 وقال لا تبته اذهبي الى بيت عمر رضي الله عنه فذهبت به وقرعت الباب فاذن لهما
 بالدخول واخبر عمر بقصته فقال له اخرجي فلا توبة لك عندي فخرج فقال لا تبته
 اذهبي الى بيت ابو بكر رضي الله عنه فذهبت به وقرعت الباب فاذن لهما بالدخول
 فدخلوا عليه واخبر ابا بكر رضي الله عنه بقصته فقال له ابو بكر اخرجي فلا توبة لك
 عندي فخرج وقال لا تبته اذهبي الى بيت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فذهبت
 به وقرعت الباب فاذن لهما بالدخول فدخلوا عليه واخبره بقصته فقال له اخرجي
 ذكر تنفي اخلاء النار فخرج هارياً الى الجبل يصرخ ويقول اللهم ان عمرهم بضئ في
 وان ابا بكر اذ برئ وان علياً طردني وان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم
 خيبتني وكان على ذلك اذا نزل جبرئيل عليه السلام من عند الله تعالى وقال
 يا محمد ان الجبار يقرئك السلام ويقول لك انت خلقت الخلق حيث شئت فحدثت
 عبيدي وانا قد غفرت له فقال عليه السلام لا صحابة من ياتينا بثعلبة فبشرة
 بالمغفرة فقاما على وسلمان الفارسي رضي الله عنهما وخرجا وطلباً فوجداهما
 من رعاة المدينة فسألاه عن خبره فقال كانكما تريدان الهارب من النار
 نقالا نعم فقال لهما علم اين هو ولكن اذا قبل الليل امر به تحت هذه الشجرة
 ساجدا يبكي ويتعوذ بالله من عذابه فمكثا هناك حتى اذا قبل الليل فجاء
 ثعلبة صابراً خائفاً والسباع والطيور يبكون حوله فخر ساجداً تحت تلك الشجرة

نجاء أو سلبا عليه فرد عليهما السلام وقال لهما كيف تركتما رسول الله صلى
 الله عليه وآله وسلم فقال علي ما أحب ويريه الله تعالى ثم قال له لك الترتي
 بالمعصرة فانه من الوحي على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فاحذر ذلك
 وامر لك ان تدخل مع المدة فقال اذا حاق حق الكما ان لا تدخل المدينة في
 بياض النهار وليكن تركها حتى اداح الليل فحيث تدخل المدة فاحمله الى
 ذلك فلما اقل الليل وادى بلال العشاء ودخل بعلة محمد رسول الله صلى
 الله عليه وآله وسلم وقام في آخر الصف فقدم النبي صلى الله عليه وآله وسلم
 ليصلي بالقوم وحمل يقرأ سورة الهكمر التكا وتشتق تعلية شقيقة ثم
 شق اخرى محرميتا فلما فرغوا من الصلوة لحملوا يحركونه فقال النبي
 صلى الله عليه وآله وسلم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قد حرجت نفسي فخرج النبي صلى الله عليه وآله وسلم
 وسلم من المسجد واستقلت حمصانه اسعة تعلية فحالت يا رسول الله صلى الله
 عليه وآله وسلم كيف حال اني فقال لهما رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 ادخلني المسجد وانصري حاله ودخلت ووضعت يديها على حبه ودخلت تبكي
 وتقول من لي بعد ذلك يا ابي فقال لهما النبي صلى الله عليه وآله وسلم
 اما توصين رسول الله صلعم انا وبعاطمة احنا وبعائنه
 اما فقالت لهما ارضي تهما من النبي صلى الله عليه وآله وسلم بعائنه وبعاطمة وكفوا
 وصلوا عليه فقال عمر يا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم راياك تمشي على قدرة
 ناصم الرجل فقال نعم لكثرة الملائكة لكيلا اطأ احد حصىهم كذا اني كفاه الشقي
 ثم اعلم يا ايها الطالب بالمعصرة ان رحمة الله واسعة لا يقبض من رحمة احد
 الا الكافر لا به قال الله تعالى لا تقبض من رحمة الله الاية ولما لم ياموا اصحاب
 رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من الشيطان فكيف تأمن عنه لان الشيطان
 لا يوسوس في قلب ليس فيه الايمان الا ترى ان السارق لا يدخل في بيت ليس فيه

المال ولقد صدق من قال **سه** که ورت بیشتر آنرا که جوهر بیشتر **سه** نهی باشد غبار
 زنگ هرگز تیغ چوبین را **+** آنکه هر کام نغمه درین گونج رفت **+** صفت راه روان
 لغزش گامت اینجاست **+** ولیکن یبغیان نلزم الا سغفاسر فی کل ساعه کلا الساعه
 يجعل الكبير صغيرة فانهم وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله
 علیه وآله وسلم کان فی بنی اسرائیل رجل قتل تسعة وتسعين انساناً ثم خرج یسئل
 فاتی راحباً فسأله فقال له توبته فقال لا فقتله وجعل یسأله فقال له رجل ایت
 قرية کذا او کذا فادركه الموت وقناءً یصد به نخوها فاختصمت فیها الملائكة الرحمة
 وملائكة العذاب فاحسب الله تعالی الی هذه ان تقر بی والی هذه ان تباعدی فقال
 الله تعالی فیسوماً بینهما فوجد والی هذا اقرب بتیر فغفر له متفق علیه کذا فی
 مشکوٰۃ ولذا قال الامام الشافعی رحمه الله فی مناجاته **سه** الهی عبدک العاصی ناکا
 مقراً بالذنوب وقد دعاک **+** فان تغفرائت لذنائب اهل **+** وان تطرد فمن یرحم سواک **+**
 الهی لا اله سواک فارحم **+** علی من لا یرحم له سواک **+** تجاوز عن ضعیف قد جفاک **+**
 فحیاءک تاباً یرجو رضاک **+** فان یک یا مهین قد عصاک **+** فلم یسجد لمعبود سواک **+**
 وما احسن ما قال النور الحکیم **سه** ذنوبی ان تفکرت فیها کثيرة **+** ورحمة ربی من ذنوبی اوسع
 وما اطعم فی عملی کما ان علمته **+** ولیکن فی رحمة الله اطعم **+** هو الله مولائی وما لکی خالق **+**
 وانی له عبد اقره واخضع **+** وان یسلک غفراناً ذلک برحمة **+** وان یک اخری فما انا اهنم **+**
 وقال علی رضی الله عنه **سه** یا من لیس لی منك المجید **+** بعفوک عن ذنائبک استجیر **+**
 فان عذبتنی فالذنوب منی **+** وان تغفرائت به جدير **+** انا العبد المقرب بكل ذنب **+**
 وانت السید الصمد الغفور **+** نقل است که روزی شیخ شبلی **ج** اندک زری بی قصد آورد و در کوفه نشسته
 افتاد شبانه که سرایشان بود شیخ را دید و ستاده شد و خدمت کرد شیخ فرمود یک شب که بر درگاه نبی
 خد می تانی گفت یک نیار سرخ شیخ گفت و اگر تمام روز را نگا بار و چند می تانی گفت دو و نیار سرخ
 شیخ فرمود هفت شبان و زمیت و یک نیار از من بستان و هفت شبان روز بر من بمان
 شبانه قبول کرد و خود را بیا رست و در حجره شیخ آمد شیخ در را بر بست شبانه را گفت در

کج سرد و بچپ تنباه در آن کنج حسید و شیخ ماحد او ند قالی متعول تا چون در
 تند در حجره متعل کرد و تنباه را در آن حجره گد است چون تس تس شیخ ماره چیمان
 متعل تس و تنباه در جواب رت میوم تس شیخ فرمود ای تنباه اگر رحیری
 و در رکعت مار نگذاری چه تنو و تنباه باکراه تمام رخواست و صو کرد و دو گاه تشرع
 کرد شیخ سر سجده ما دو گفت آقی ایچ دست من لو دکر دم این زن را ارغاه صاد
 در حجره آورد دم و او را در درگاه تو ایستاده کرد دم آید توئی متلب القلوب که دل او را
 مگردانی و از بهی در یکی آریست و ار صاد مصلح کیست حضرت مقلب التلوت محیب
 الدنوات و ها شیخ در حق او مستجاب کرد و آید تنباه تمام تس در رکعت گد را یید چون
 صبح در رسید میت و یک دنیا پر میت شیخ ما دو گفت مرا تو به دی میت شیخ تو به کرد تا کار
 او بحدی رسید که مردان عیب بر یارت او آمد مدی و یای لوسی میگردند و تبار و در
 تنباه بر خود حساب کرد که مرد درگاه لوی جید کس رسیدند به قصد و سی دهعت مرد را
 رسید و لو دو گفت آقی ایسان بر من ستم نکردند من بطع بر سر خود میت ایسان ما دم
 چون مرا آمریدی در درگاه تو محب ساستد که ایسان را بر سیامرزی به شید که ما
 تو محسیدیم و گناه ایسان مست تو محفو کردیم ما را آبار آهر ایچ هستی ما را آ
 کر که مرد و گرو بت یرستی ما را آید رگه ما دگر که لومیدی میت + صد ما را اگر تو به
 شکستی ما را آیس سالک را بایده که آید لتو در رحمت حدای تعالی سبب بسیار عیال
 میت ما دست معرفت بلکه محبه و سیمت و ادگناه هی را که در تقصیر آرد کما قال ابن
 عباس قنوطک اعظم من دنوبک و فلذا قال العارفون قنوط الدنوب اعظم من
 میت لطف و سعویق تو تنباه + تو به کرد و اگر گد آمد گناه + و قال العارف بالله
 ابو عبد الله لعل رحمة ربی حسن نقمها ما فی علی حسب العصا فی القسم
 باق ای عامی عیاره لومب + که چون پیدا شود او را حور تیب + کسی کو ره
 ست افتاده در راه + روت تا به آن حور شید درگاه + چو کار محاسن آمد حطر ماک +
 که گاران بر مایں کوی جالاک + و عن ابی هريرة رضى الله عنه قال قال رسول

۱. الله عليه واله وسلم والذي نفسي بيده لو لم تذنبوا لذهب الله بكم
 بما تقوم بذنوبكم فيستغفرون الله فيغفر لهم واولا مسلم ولذا قال
 الشعراء عفت ثواب دشمن وحكمت گناه دوست * هر گام پشیده
 لطفت دامن و دانه * ای درویش باید که هیچ گناه گاریر از رحمت حق تعالی
 نماند مگر دانی الا تری ما روی فی مشکوة المصابیح عن ابی هريرة قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رجلين كانا في بني اسرائيل متحابين احدهما
 معتقد في العبادة والاخر يقول بذنب فجعل يقول اقصر عما انت فيه فيقول
 خلني وربي حتى وجدة يوما على ذنب استغظله فقال اقصر فقال اقصر فقال
 خلني وربي ابعثت علي رقيبا فقال والله تعالى لا يغفر لك ابدا ولا يدخلك الجنة
 فبعث الله اليهما ملكا فقبض امر واحدهما فاجتمعا عنده فقال للذنب ادخل
 الجنة برحمة وقال للاخر ائتستطيع ان تحظر على عبدی رحمتی فقال لا يا رب
 قال اذهبوا به الى النار واولا احمد و نیز باید که هیچکس بجشم حقارت نبینی والله
 در قائله گناه آئینه فضل و رحمت است ای شیخ پیمین بجشم حقارت گناه گاران را
 چنانچه حضرت بابا میریس مجذوب قدس سره میفرماید گناه من زعدم گریه می
 ببرد و وجود عفو تو در عالم عدم می بود و حکایان رجلا جاء الى النبی صلی
 الله علیه واله وسلم وحکی بین یدیه ان امرأة سقط ولدها من السطح فزیدها
 فزمت المرأة نفسها من السطح فهلكت شفقتہ علی ولدها فقال رسول الله
 صلی الله علیه واله وسلم ان الله تعالی اشفق علی امتی من تلك المرأة عل ولدها
 نقل است کہ بنده نامہ عصیان خود میخواند منکر شود تا ہر اعضائی اورا گواہی
 دہند پس اورا بسوی دوزخ بر ندیس یگوید خداوند البیاض عذر کرده بود و من
 فائدہ نکرد حال دوزخ قرار کردم انا نام تو رحمت کنون امیدوارم کہ رحم خود
 اطہار کنی خدای تعالی برو رحمت کند چه خوش فرمودند حضرت انصار علیہ الرحمہ
 ۲. روز محشر چون روم پیشش باین روی سیاه * چون زمن پرسد بگویم عذر

آید رگناه و بار تو هست اگر طاعت بر می وین مع بود لطف و علمای تو
 کماست و قال بعضهم اما خلق الله تعالى ابواب الجنة أكثر من ابواب
 النار لان ابواب الجنة قديمة وابواب النار مسموعة يعلم ان رحمة أكثر من
 عذاب ولهذا قيل ان الموحدين رجاء هو أكثر من الخوف لان الرجاء يسرب
 من بحر الرحمة والخوف يترب من بحر العقوبة كذا في كفاية المعنى اعلم
 ايها الطالب ان الرجاء على قسمين كما ذكرنا الخوف على اقسام اول الرجاء
 مدحول الحمة والثاني سرورية الله تعالى اما الاول فان الله تعالى من عمل
 صالحا من ذكرا او انثى وهو مؤمن فاولئك مدحولون الجنة وقال تعالى فيها
 عن حارثة فيها سرور مرفوعة الآية مدحول الناس يصل في الجنان و
 من الرحمن يا اهل الامال و قال تعالى ولسر الدين امنوا وعلوا الصالحان ان لهم
 حات تحرى من تحتها الانهار فالتد يكون احرص على الطاعات واصرف عن
 المعصية لانه تعالى يقول وحة عرشها السموات والارض اعدت للمقيمين وقال
 في النار اعدت للكافرين وقال تعالى وتلك الجنة التي اوردتموها بما كنتم تعملون
 وقال و نعم اجر العالمين كذا في المدرج الامالى و در رساله شرح سورة فاتحه از
 تصنيف ميرزا مامقین آورده است که چون حساب خلافت با تمام رسد حضرت با قدرت
 محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم توحه بحاسب حوص کوتر کند و از آنحضرت سوال کرد
 که کوتر چیست آنحضرت فرمود که طول و عرض آن حر علام العیوب نداند
 که راست از رر سرخ است و آنست سعید تر از تیر و تیر تر از عسل و ستار و می
 بگیر تر از شراب و خوشتر از مشک هر که از آن آب روان قطره سوتد از لاله
 و به مقام ایمن گردد و هرگز تنه نگیرد و اگر هر دم برابر کاسه می نوشد هیچ ضرر نکند
 بلکه از هر کاسه عشرتی دیگر یابد و گوید که چهار صحابه کرام را بطراف او ماستند
 و مؤمنان را آب و همد کسی که بعض یکی از این چهار بزرگوار داشته باشد
 آب در خلق او رقوم گردد عیاد اما الله صها در شرح تعرف آورده که این چهار

جوی که وصف آن در قرآن مذکور است که فیها انهار من ماء غیر آسن وانهار من لبن
 لم یغیر طعمه وانهار من خمر لذة للشاربین وانهار من عسل مصفى آب عبارت از آب کبک
 ست رضی الله عنه که هر گز اقدحی غایت کند آبی لطافت بآب باشد که از آن حیاتی یابد
 و شیر اشارت بعمر است رضی الله عنه که هر گز اساغی گرم نماید شیرینی دلپذیر بود که از آن
 قوتی یابد و خمر کنایت از عثمان است رضی الله عنه که هر گز اجامی و در شرابی طرب انگیز
 میاشد از آن عشرتی یابد و عسل کنایت از حللی است رضی الله عنه هر گز ارمی بخشد غلی
 بنیش و غل کند که کام جان او شیرین گردد و اختلافوا فی انهار الجنة قال بعضهم
 النهر واحد تجرى فيه الخمر واللبن والعسل لا یخالطه بعضه بعضاً کما لا یخالط
 الماء العذب الماء الا جابر والماء کفر فی الدنيا فی البحر قال تعالى مرج البحرين يلتقيان
 بينهما برزخ لا یبغیان وقال بعضهم فیها اربعة انهار کما قال الله تعالى فیها انهار
 من ماء غیر آسن الاية وقال بعضهم الماء واحد ولیکن یختلف بالحمية ان قمنی
 یكون لبناً وان قمنی یكون عسلاً وفيه سر عزیز لا یعطیه الا الله تعالى وقال بعضهم
 النهر اجماعی واحد ولیکن له طبایع اربع طبع الماء فی ایجاد الحیوة وطبع اللبن
 فی التریبة وطبع العسل فی السلاوة وطبع الخمر فی الطرب والنشاط وانما یجمع
 الانهار لکثرة معانیها مع اتحاد حینها وفيه سر عزیز کنافی شرح الامالی ودر تفسیر
 زاهدی آورده حوض کوثر روز قیامت بر پشت فرشته نهند که هر جا که آنحضرت می رود
 و آن فرشته با و همراه می باشد و در طول و عرض این حوض روایت بسیار است و حضرت
 علیه السلام فرمود که دیدم چهار جوی پشت از چشمه میم لبیم اسد بیرون می آیند
 هر جوی آن مقدار که بهفت دریا برابر هر یک جوی سوزنی می نمود و آن چهار
 جوی در حوض میرفتند و آن حوض پر میشد و گریب روز قیامت در شرح دیوان آورده
 که قال ابن عباس رضی الله عنه البحان سبعة الجنة الفردوس و الجنة العدن
 و الجنة النعیم و دار المخلد و الجنة المادی و دار السلام و علیون و فی روضة العلماء
 ان لكل مؤمن عطاء خمس من الانبياء كلهم على قامة ادم عليه السلام ستون

در اعا و علی بن حسین و مریم ثلث و بنی سته و علی حسن یوسف علیه السلام
 رحلی نعمة داود علیه السلام و علی حلق محمد علیه السلام و فی رساله التهور ادنی
 ما یعطی من المقامر فی الحجة لمؤمن لاطاعة و لاعادة له فی الدیة عشرة امثال
 الدیة یا ان یكون ساءه و عن لمة من ذهب و لمة من فضة و ترانه من المسك
 الادحر و الرعمان و مدخل بینه و فی المیت كان سمعون سریر اعلی کل سریر
 سمعون فراتنا سمعون در حجة علیها سمعون حلة و قیل و لو ان شجرة من شجرة
 ساء اهل الحجة سقطت الی الارض لاصبأت اهل الارض و اما اهل الحجة حرمة
 مرد مکحولون و للرجال تنوار حصراء و هو اسلم ما یكون علی امرأة و لا یكون
 للنساء ذلك لئلا یزال عن النساء و لا یكون سعة لابط و العاسة الا احسن
 و سعة الرأس و العن و یعطی للرجل قوة مائة رجل فی الاكل و الشرب و الحمام
 و حمامه و حمامها کما یحاضر اهل الدسا کذا فی دقائق الحقائق و حاء فی
 الحبران حور العین ان احرقت اصعده الی الدیة فی اللله المظلمه تورق الدیة
 کلها انور فی تنور الشمس بها و ان القت فطرة عن ماء الغم فی البحر لم یس و نه
 شربه من الماء الاحام و مع هذا ان المؤمنات فی الحجة اکثر جمالا و کمالا و صفاء
 من المحور لان الحسن فی المحور واحد و هو غطائی و فی المؤمنات اسان عطاء
 و حرانی کذا فی سرر الامالی در مصفی آورده است که گروهی از زمان کائنات حضرت
 ماریتعالی عرض میکنند و میگویند خداوند ما را در دنیا هیچ تنوهری نمود حال آنکه ما
 بایه حکم فرمائی در ما در رسد از آدمیان هر که حوس آید اختیار کید و حضرت حریل
 میاں ایماں عند مد و با طائفه دیگر عرض کنند که ما را در دنیا دو سه تنوهر بود حال آنکه
 ما رعت میتودیه حکم فرمائی در ما در رسد هر که را حوس آید اختیار کید و سردایتی
 تنوهر آخر حکم شود و علیه القوی و در ان بهکام خدای تعالی مردان را چندان قوت
 میدهد که اگر یکی را صد هزار تنوهر داشته باشد یک روز قسلی خاطر ایماں تواند داد
 و حیران بحر معاشه معلوم توان کرد افتاد است تعالی و در شرح هدایه آورده است که

آسیا نام زن فرعون است الله تعالی او را با قالب درشت بر و تا که در دنیا بود و فرعون با او
 نزدیکی کردن نتوانست الله تعالی در پیروه عصمت او را نگاه داشت هر بار که فرعون طلب
 کردی الله تعالی ویوی را بصورت او فرستادی او دوستی که زن آن کس است الله
 تعالی برین طریق نگاه داشت فردای قیامت در کجای محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم
 هر روز آن باشند یعنی آسیا و مریم بدانکه درشت مؤمنان یکدیگر طواف کنند و
 یاران بیاران و خویشان بخویشان ضیافتها کنند و بزم آرایند و از طعام و شراب
 و سلع و رقص بهره گیرند و هر امتی در یک روز یکبار بلاقات پیغمبر خود برویند امت مصطفی
 صلی الله علیه و آله و سلم دو بار بیدار شریف آنحضرت مشرف میشوند نقل است که چون
 بهشتیان در بشت قرار گیرند بر و در شنبه بمهانی آدم علیه السلام آیند و در خلد برین حاضر
 گردند روز یکشنبه بضیافت حضرت نوح علیه السلام در جنت النعیم توجیه نمایند روز
 دوشنبه بطعام حضرت ابراهیم علیه السلام در جنت البستان آیند و روز سه شنبه
 بخاضه حضرت موسی علیه السلام در جنة الفردوس مبارک نمایند روز چهارشنبه بر
 خوان حضرت عیسی علیه السلام در جنت عدن قدم رنجه فرمایند روز پنجشنبه پسیای
 درخت طوبی بضیافت پر لطافت حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و آله و سلم را بمطالع
 نمایند و مشرف دیدارش شوند روز جمعه که آنرا عید مؤمنان گویند در وارا جلالت بجه
 زوال نزول اجلال فرمایند و هر یک از انبیاء و اولیاء و خاص و عام نعمتهای و شریکها
 را بکازنگ تناول نمایند نقل است من مطالع کلا نوار در تمهید مذکور است که چون
 بهشتیان در بشت و دوزخیان در دوزخ قرار گیرند میان بشت و دوزخ مرگ را
 بصورت گوسفندی سیاه ذبح کنند بهشتیان را شادی افزاید و کافران را غم زیاده گردد
 و در مصابیح مذکور است که طول اهل بشت شصت گز باشد و عرض هفت گز و عمر مردان
 شصت سال و عمر زنان هشتاد سال بود و پیوسته بواکیر باشند اللهم ارحمنا فناداهم النعیم
 والفرح الی وجوه الکرم والثانی رجاء ربه الله تعالی حق للمؤمنین قال تعالی
 وجوه یومئذ ناضرة الی ربها ناظرة وقوله تعالی الذین احسنوا الحسنی و زیادة

وقد قال عليه السلام الريادة هي الطور الى الله تعالى والمحدث صحف وقوله تعالى
 يوم يلقوه سلام والساء هوروية وقوله تعالى واحدا رايت تعرايت نبياً وملائكة
 كثيراً وقيل الملك الكبر هو الله تعالى وقوله عليه السلام انكم سترون ربكم كما
 ترون القمر ليلة البدر والمقصود به تنبيه الروية بالرؤية لا تنبيه المرئي
 بالمرئي كما قيل تراهم المؤمنين بغير كيف وادراك وهو من مثالي كذا في سرور
 الاماني بما انكم تديرون حق تعالى بعسى باهر ساحت ما شد وبعضى رارورى يكبار بعضى
 راعد دورور وبعضى راعد رور تاهعت ريادة ركسى كدرد وهر روز مقدار
 هر ارسال عراقى ما شديون بعد هتم رور ديار حق تعالى سيد عموماى شتد افراتر
 كسد فيخسون العيود ابرافيا حيران اهل الاعتزال واحتلوا في روية الله
 تعالى للساء وفي فتاوى صدر التمهيد نقلا عن سرور الطحارى ان روية الله حق
 للمؤمنين دون ساء هم الا لعاطمة وفي سرور الاماني لا روية الله للكافرين لقوله
 تعالى قد حصر الدن كدوا بقاء الله الاله وقال شيخ حلال الدين السوطى في
 نصيبه روية الساء لما رى تعالى اهل روية الله تعالى تحصيل للحق واليقين
 قل دخول الجنة وفي الجنة عدد دحوها ما روية في الموقف فلا تنهية في
 حصولها لكل واحد من الرجال والساء حاصل عند ما ذلك لان الاحاديث الواردة
 في تحليلته تعالى في الموقف صريحة في العموم لكل من كان يعبد الله من ذكر و
 انثى محسن ومستحق وقد ذهب قوم من اهل السنة الى ان روية الله تعالى
 في الموقف تحصل للمنافعين ايضا وذهب آخرون الى انها تحصل للكافرين
 ثم يحصون بعد ذلك ليكون عليهم حصرة وله شاهد روية على الحسن البصري
 رحمه الله ما اذا قل محصولها في الموقف للمنافعين وللکافرين وللساء المؤمنين
 اولى واما الروية في الجنة فاحتمل اهل السنة على انها حاصلة للساء و
 المرسلين والصدققين من كل امة ورجال المؤمنين من العتر من هدية
 آلامه واحلف في الملائكة وذهب الشيعى عن رادى من عند السلام الى انهم

یرون ربهم قال ذلك اجتهد لنفسه واستنبأ طلاقاً عن احد و
 شيخنا ابو الحسن الاشعري ومنه نقل ان الملائكة يرون ربهم في الجنة و
 كذلك نص صاحب الامار البيهقي في كتاب الروية ومن المتأخرين العلامة شمس الدين
 بن القيم وقاضي القضاة جلال الدين البلقيني واما الدليل ففي ذلك حديثان
 اخرجهما البيهقي في كتاب المذكور واما موصوفاً فبحق فقد نقل صاحب المرجان
 مقالة الشيخ عزيز الدين في الملائكة ثم قال والجن اولى بالعلم منهم قلت وهو
 الظاهر بلا شك وانه لم يثبت ذلك في الملائكة خصوصاً ان الامار باحيف
 وجاعة ذهبوا الى ان لا قرب لهم ولا يدخلون الجنة وانما جزاءهم النجاة
 من النار مع انه جزم ان يحصل لهم روية ما في وقت من الاوقات حتى لا يحرموا
 من فضل الله تعالى بذلك وانما الذي القيه الروية كما يروي رجال الانس كل
 يوم اوجمة واقطع بانهم يرون في الموقف كما تقدم وعن ابن عباس ان النبي
 صلى الله عليه واله وسلم قال ان اهل الجنة يزورون ربهم في كل جمعة وقيل
 ان للناس نوعان نوع يرون الله كل يوم بكرة وغشياً وهو الخواص ونوع يرونه
 كل جمعة فيزدورونه ويتجلى لهم وهم عامة الخلق انتهى كلامه كذا في رسالة
 الشيخ جلال الدين سيوطي ودر شرح سورة فاتحه مولانا معين آورده است كه بشيتيان
 در روز جمعه كه آنرا اعيد مؤمنان گویند در و ارجلال بی نزوال نزول اجلال فرمایند
 و هر يك از انبيا و اوليا خواص و عوام بقدر مراتب بر منابر در و یو اقیست و كرسیا
 زرین و سیمین می نشینند و حلای می بشتی در بر و تا جای مرصع بر سر نهند و نعمت های
 گوناگون در شربت های رنگارنگ تناول نمایند بعد از آن حضرت رسالت پناه صلى الله
 علیه وآله وسلم از منبر نور خود فرود آید تاج از سر و حله از بر كشتاید و شكر گذاری بجناب
 حضرت باری بسجده نهد پس خطاب مستطاب در رسد كه ای محمد سر بردار كه این روز
 عبادت نیست بلكه روز مكافات است پس سر از سجده بردارد و گوید خداوند شتافتان
 وصال نعمت دیدار می طلبند امید آنست كه بشرف دیدار شرف سازی سه

استکان عم عشق تو دوامی طلسمد در دستان مراق تو تناسمی طلسمد
 کما در تو تناسمی مراد می دارد تننگان عم شوق تو ترامی طلسمد
 بعد از آن فراموش در رسد که یا ملائکتی از حواله الحجاب عن وجوه عبادی ایتان
 حجاب گوید من یقین بر آن بیطرالی و حیات الکرم خطا در رسد که انی اعلمت
 اعدهم معاء المعصرة و قلوبهم معاء المحبة بعد از آن ببقا و حجاب سردارند نور
 پیدا شود بهر سه حجاب باقی مانده باشد چون یک حجاب سردارند نوری دیگر در حجاب
 ظاهر گردد و چون حجاب دوم برگردد حجاب ظاهر شود که ظاهر و باطن ایتان بهر گرد
 و در آن نور حجاب ماند و چون حجاب سوم سردارند بیطراد و انی وحده الکرم بود
 یسجدون لله العظیم و تقولون سبحانک ما عندک باک حق عماد تک مقول
 الله تعالی ارفعوا رءوسکم فانما لیس بدار العمل سلام علیکم هل رضیتکم
 عنی و ذلك قوله تعالی رضی الله عنهم و رضوا عنه یس سرار سجده سردارند
 و حجاب بر صه نماید و حجاب دیدار متحول شود که هم حور و قسور نیست خست از تن
 ردور یکبار حجاب مرا پر ر می کنند عاشق در آن و عاشق حجاب را دکی کنند
 ساقی اگر هر شراب افکند محسنا عاشق بین ملاحظه حسن و می کند
 چون نظر رحمت کند شوار مد و چون نظر رحمت کند بگذارد ند که هیچ نمی
 استر از نعمت دیدار باشد ووق این می بیند ساسی محبات است ساسی
 گزشتن جای دگشت است بی محال دوست بین آتش است
 گریه دیدار است موهو و هشت میروم از صومعه سوی گزشت
 اللهم احرق عوارض قلوبنا ما رعتک و ستوقنا الی حلالک و حلالک و اقطع
 الحجاب بسا و بک و ابره قدامه ناد متباهه تک حتی لا یبقی فی قلبی حیرک
 و ابره قدامه کاس من شراب محبتک و تتریف لفاک یاد و الحلال و الا کرامه اراد
 عرفت اقسام الخوف و الرجاء فاسلموا للساک و احسان بصیر الخوف و ابره
 عمده فوض لایه اذ اعلم واحد بالقلب و لا اقال سهل بن عبد الله الحمیری

والرجاء انشئ ومنهما يتولد حقائق الايمان وقال المشائخ رحمهم الله الخوف والرجاء
بمنزلة جناحي الطير وانما تيسر للطائر الطيران اذ العريفا وت جناحه كذا في
فهمل الخطاب ونروى ان ابا بكر الصديق رضي الله عنه قال لو نادى مناد من السماء
ان لا يدخل النار الا واحد لمخفت ان اكون انا ولو نادى مناد من السماء ان لا يخرج
من النار الا واحد لرجوت ان اكون انا وهذا مراعات الخوف والرجاء لان الامن
كفر والياس كفر والله اعلم بالصواب شرط سعي ونعم انك اذ اب سبزه نكاه شتن
وآن بيت ويك ادب انداول شت وسر نپوشد دوم آيتي منها بالا كشد سيدوم
نعلين نه پوشد چهارم كافد از خود دور كند ويا ميري كه دروي نام خداي تعالي باشد
و نام رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم باشد و بروايتيكه حرف قرآن باشد از خود دور
كند پنجم از شيطان نيك انديشد ششم اول چپ پاي در آرد هفتم روي پشت
جانب قبله و آفتاب و ماه تاب كند هشتم دست پيپ زير زنج دارد نهم بار بر پاي چپ
كند دهم خوي بيفكند يازدهم خط بر زمين كشد و از دهم سوي عورت نه ميذ
سير دهم خود را برهنه كند چهاردهم بول آهسته كند چنانكه قطره بر جامه نرسد
پانزدهم بعد از فراغ خود را بنگ و يا بگلخ و يا بجامه كه نفع از وي رفته باشد
و يا بجاك پاك كند شانزدهم چندان بسايد كه ترمي آن برود هفتم شمار بشك
نزد ما شرط نيست اگر بيك ننگ پاك شود پاك بود شرف دهم بايد كه سخي بگويد
نوزدهم بايد كه كسي را عورت خود ننمايد ستم عورت بپوشد سبت و يكيم آنكه وقت
برون آمدن پاي راست اول بيرون كند و روي عن ابى بكر الصديق رضي الله عنه
انه كان يدخل الخلاء فبكل اسبوع مرة وكان قد وضع كرسيين على باب الخلاء
وكان اذا اراد الدخول في الخلاء يضي ظهوه ويقول للكرام الكاتبين اننا مملكان
طاهران وانه لا يدلي من الدخول في هذه المكان النجس فاقعداها هنا حتى اخرج
يحيى ثم اصبحا في وهكذا روى عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه وكان المتقدمون
سوءن الوعد على باب الخلاء فاذا ارادوا ان يدخل الخلاء يعلقون الخاء ثم

فی الوقت واداکان فی الحاکم اسم الله تعالی بعد احوال التقوی فی الدن والدنیا
 کذا فی کفایه التعلی وحق عثمان رضی الله عنه اذ اراد ان یدخل الخلاء لم یسط تلباء
 علی الارض حاکم الخلاء وبقول للملکین احلأ علیه تسلیما لهما واداکذا فی حلاوة
 الحقائق ودر کمر الاوراد ودر دکه چون منزه مؤمن خواهد که در خلا رود و تحت آتین سب
 مالک بعد از آن آتین رخت و هر چه نام خدا می تعالی سروی باشد و در کمر
 سر ویت خود بپوشد و بپوشد در دخول در ملا گوید بسم الله اعوذ بالله من الخسرت
 و الخسارت و باید که سترای یا می جیب درون بند و چون خواهد که هر حاجت غنید خود
 را نقد بر حاجت بر سه کند و وقت برای می جیب کند و یا می رخت ایستاده دارد و تارود
 خارج شود و در سترای خط مکتب بر زمین و در حافظ نظر بسیار کند و بسوی عورت
 خود نظر نکند الا از هر حاجت و ایسم از وی تیرون آید در آن سگردد و علم پیدا رود و می
 فت کند و دست بر رخسار جیب بند چون غمگینان و در وقت خروج از محاسن بگوید
 الحمد لله الذی اذهب عنی ما یؤذینی و اذهب عنی ما یبغضنی و الله یبارک و یسعده انک
 رسا و الیک المصید و گفته اند که سرور عالم صلی الله علیه و آله و سلم هرگز ترک نمیکرد مد
 و کمر زبان گم در خلا و ندای میخواند و در وقت بیرون آمدن عذر انک رسا
 و الیک المصید و فی ما وی الصوویه الصمیم حواره که الله تعالی فی الخلاء
 للحدیث لموسی علیه السلام کفاد کران و انا علی حال استخفت من نفسی ان
 ادکر ان قدر ان کرم فی علی کل حال و حضرت مولا با حلال الدین قدس سره فرمود
 که مردم می گویند که در خلا و در وقت استحا نام خدا می تعالی بخواند و سلطان بر سر
 سوار است و سب بجایه چه یکدیگر معلوم است که در کرباب العاس جائز است در خلا جا و
 چون از هر حاجت انسانی نصحرار و باید که از حشیم مردم دور رود تا نظر کسی بر روی
 زیرا که جابر روایت میکند از رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم کان اذ اراد الدار ان ینطلق
 حتی لا یراه احد و فی العوارف و من حکایات الصوویه ان ابا نعمر و الر حاشی جا و
 مکة ثلاثین سنة و کان لا یعوط فی الحرم و یخرج الی الحبل و اقبل ذلك من معونی

مشكوة المصاحم عن يعلى قال قال ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم رأى رجلاً
يقتل بالدار فقصه المنبر فحمد الله وأثنى عليه ثم قال ان الله يحى الحياء
والستر فاذا يقتل احدكم فليستتر رواه ابو داود والنسائي في رواية قال ان الله
ستير فاذا اراد احدكم ان يقتل فليمتوا ريشي وعن انس قال كان رسول الله صلى
الله عليه وآله وسلم اذا اراد الحجابة لم يرفع ثوبه حتى يدنو من الارض رواه
الترمذي وابو داود والدارقطني وعن ابى بكر رضى الله عنه قال في خطبة يامعشر
المسلمين استحيوا من الله فوالذى نفسى بيده انى لا ظل حين اذهب الى الغائط
في القضاء متقناً بشوي استحياء من ربي وعن انس رضى الله عنه انه قال خرج
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من الدنيا ولم ينظر الى فرج احد ولا نظر احد الى
فرجه كذا في الخلاصة وروى سلمان انه قال لان اخر من السماء الى الارض فاموت
ثم احيى ثم اموت ثم احيى ثم اموت ثم احيى ثم اموت احب الى من ان انظر الى
عورة احد ولا ينظر احد الى عورتي وكره بايديكم ورجلاكم ان تبتسما كذا في حكي عن لقمان
الحكيم انه كان عبداً وخال ما ظهر من حكمته انه قال لمولاة يا مولائي اذا دخلت
الخلاء فلا يمكث هناك طويلاً فانه يقسم القلب والله اعلم بالصواب شرط جعلهم
انكهم ورجلوت باادب شستن وادب ورجلوت اين است كه طرف آفتاب و ما تبا نديدن و
طهارت بدن و جاسر و طارت موضع و تصفيه باطن و كتمان سر و ترك حيوانات جلالى و جمالى
و اگر ترك جمالى نتواند مخير است كذا في رسالة مولانا معين الدين الهاشمى وفي رسالة
الملكى ولا يكثر اكل اللحم في الخلوة لانه قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا
اكلت اللحم وجدت في نفسى تمشيذا الى رغبة الى الجحيم ايضاً قال عليه السلام
اللحم ينبت اللحم وينبى للعنكف ان يأكل اللحم في الخلوات مرة او مرتين كل مرة
يوزن خمسين درهماً و هي اوقية واحدة فان هذا المقدار اجازة الشيعة لضعف المبند
پس معلوم شد كه اگر كيا بريد و بار در خلوت حيوانات خور و جاز است تا مخالفت نفس
نشد قال عليه السلام من ترك اللحم اربعين يوماً ساء خلقه وفي شرعية الاسلام

ولا يواطىء على ترك اكل اللحم والمرقة فانه يوجب المقت والعسوة ولا يواطىء
على ترك اللحم والدم امر من ليلة فقدر طبعه وسوء خلقه وحيوانات حور و
وقتي حاضر است که صاحب دعوة ساعد والا محور ووطریق بعضی سرگاز این است که
درده و در اول حیوانات میخورد و بعد از آن میخورد و بعضی از آداب در خلوت و دام
وقت کردن و آخر از نامحرمان و استعمال عطر و تمساح در ملاقات ارباب و اکل اکمال
صدق المقال و تصرع و حضور و با حق و بیهیه نفس و خوردن و آتاییدن ارباب و دست
حادم مصلی و نگاه داشتن دل ارباب و نفس و کسر و کینه و عصبه و در وقت و ترک کردن بیان
و سر و کل کمالات و محرمات و تحم مرغ و شمشک و جوهر صاب و استعمال کستر
و سوره و ترک خوردن حشرات و تیر و دوج و سرکه و برگ کتاو و بعضی گفته اند که
حاشا و وحشه بیوتد کدانی را سألته مولا فامعین الدین الهافتمی قدس سره
بر آنکه رعایت کردن شرط مذکور واجب است اگرچه یکی از این شرائط مذکوره حوش
ایچه فاء و خلوت است اقص گردد و دستوارترین شود و خطر عظیم نماید که بیم هلاکت
باشد درین باب اتفاق جمیع ساجد است زیرا که شرط فاسد شود و شرط پیر فاسد شود
و قال بعضهم من دخل المحارب معلا فی حوله دخل علیه الشيطان وسول
له انواع الطغیان و املاء من العور من فعل انه على حسن الحال و قد دخلت
العملة على قوم دخلوا الخواجة بعد سرطها وقال التتم المحقق هرک الدین علاء
الدوله سمع فی قدس سره حیوان اهل رورگار سب نام و آوار نبشید تا گویند که
فلاح جبین در خلوت مسته است و شرائط آن قیام نه نماید لا حرم خلوت او از شره حیر
یرون نیست یا در غیب و سرور افتد یا در کفر و زندقه رو بکتابید یا خود بهیجان که در
خلوت مسته بود یرون را آمد ادا حل فیها مع شرایطها چنانچه ملاک تحصیل متاهد
بدو بها ادا کان کذلک فعلک بر حایة الادب سرا و علایة عند الله و عند الناس
و قال علیه السلام اذ بنی فی فاحسن ما دیسی و قال التتم الشهاب الدین رحمه الله
علیه احل عملک ملحا و الادب دقیقا و قال عبد الله بن الماسک رحمه الله ادب

الخدمة اعز من الخدمة وقيل القهوق كله ادب وقال الجنيدي رحمه الله
 اتفق مشائخ الطريق على ان من وصل وصل بالادب ومن اقطع انقطع بترك
 الادب اللهم ارزقنا رعايت حسن الادب وحكي عن ابي عبيد القاسم بن سلام
 قال دخلت مكة فكنت ربما اقع بخلاء الكعبة وربما كنت استلقي
 واحد رجل فجاءتني عائشة المملكة فقالت يا ابا عبيد يقول انك من اهل العلم
 اقبل مني كلمة لا تجالس الا بالادب ولا فيمحي اسمك من ديوان القريب قال
 ابو عبيد وكانت من العارفات وقال الجلال جلي البصري التوحيد يوجب الايمان
 فمن لا ايمان له لا توحيد له ولا ايمان له ولا ايمان يوجب الشريعة فمن لا شريعة
 له لا ايمان له ولا توحيد له والشريعة توجب الادب فمن لا ادب له لا شريعة له
 ولا ايمان له ولا توحيد له قال عبد الله بن المبارك رحمه الله من تهاون بالادب
 عوقب بحرمان السنن ومن تهاون بالسنن عوقب بحرمان الفرائض ومن تهاون
 عوقب بحرمان المعرفة وقال علي رضي الله عنه لا شرف مع سوء الادب
 بن ادب مردكي شو ديهتر گرجه اور اجلا لت نسب است
 با ادب باش تا بزرگ شوی که تشبیر بزرگی ادب است
 وقال الشيخ علي دقاق العبد يعص بطاعة الى الجنة وبإدبه يعص الى الله
 تعالى وقال شيخ علي حدا ومن لا ادب له لا شريعة له وقال شيخ الشيوخ
 من لا ادب له لا ايمان له وقال انس بن مالك لا ادب في العمل علامة القبول
 وقال واحد من الصحابة رضي الله عنه الطاعة باب الله تعالى فلا تدخله الا
 بالادب وقال سهل من لم يوحب نفسه في الدنيا فقد استوجب العذاب في
 العقبى الا ان يعف الله يا لكر من عنده پس وب در خلوت اين است که هرگز در خلوت
 پاي دراز نکند و تکيه نکند چنانچه خواهد جزى بستانى در خلوت بود پاي دراز نکند
 وقال السري صليت وروى ليلة من الليالي ومددت رجلى فنوءت يا سري
 كذا لك تجالس الملوك فضممت رجلى وقلت وعزتك وقال الجنيدي فبقى ستين

سة ما مد رحله ليل ولا نهار او حكي ان حاقه الا صدم رحله اليسرى عند
 دخول المسجد فغير لونه وخرم مرعونا الى حايقا وقدم رحله اليمنى وصل
 له في ذلك قال لو ترك ادنا من اداب الدين حقت ان يسلبني الله تعالى جميع
 ما اعطاني يس ما يدك تسروطة كوبرا واحد ادا اگر ايرين شرائط يك شرط فوت شود فانه
 حلت بيمبا بد ولد اقل سه جل عليه تست صوفى ره يامت + جل عليه تسرود
 رين جل عليه + واداعل المريد الصادق ذلك العمل مع شرائط المذكورة
 اربعين يوما مستمرا نعم له ابواب المكاشفات والمساهدات من العوالم
 الروحانية لا محالة ترا علم انه ان لم تحصل الخلو على هذا الطريق في تمام
 السنة فعليك بالاجتهاد وفي خلوة على هذا الطريق كل سنة اربعين يوما او
 شهر لان متأنم الطريقة فيدو الخلو فتشروا و اربعين يوما ليس في ذلك على
 المتابعة فمن قال الى اربعين يوما بعثك سواد من مصعب عن تأيت
 عن مسعود عن اس عاص عن النبي صلى الله عليه واله وسلم انه قال من احلص
 لله اربعين صباحا ظهرت له ما يبيع الحكمة من مله على لسانه وفعوله تعالى
 وَادِّعْ دَاعِيَ الْفِتَنِ كَلِمَةً نَقَلَ عَنْ بَعْضِ التَّوَرِيِّ مَعَا روى احمد
 بن حنبل عن خالد بن يزيد انه قال كان يقال ما احلص عبد الله اربعين صباحا
 الا امت الله الحكمة في قلبه واهداه الله تعالى في الدماء ورسه في الاخرة
 ونصرة بلاء الدنيا ودوايتها ورسول عليه الصلوة والسلام گفت هر که در مدت
 عمر خود يكبار جل نشيد آتش دو روح برتن وى حرام شود و در جل تاثير مانع است
 وحق تعالى گفت حموت طيبة آدم سدى اربعين صباحا و هر روز در سجده
 چل كان روزى گشت که در رسول عليه السلام و الصلوة گفت هر که چل روز را راي
 خداى تعالى سادت کند حق تعالى بدرجه اوليا رسا بد و گفت عليه الصلوة و السلام
 هر که چل صباح راى خداى تعالى رسده دارد در ياهاى علم در دل او مکتايد و در
 او حارسى گردد و يعمر عليه السلام چل چل تيب در وادى حراست عول بود و حراست

فرمود بوی رسانید کذا فی انیس الواعظین وروی ان داود علیه السلام
 لما ابلی بالخطیئة خرقه ساجدا لربین یوما ولیلته خشی اتاکه الغفران من به
 ود ولت نبوة صلعم بعد چهل سال عیسی شد دیگر مفسران اسرار کلام اندر بابی
 و محققان رب سبحانی و تفسیر قوله تعالی و لقد خلقنا الانسان من سلاله من طین
 ثم جعلناه مضغه الی آخره چنین تحقیق نمودند که در خلوت سرای شیمه لطفه درایام
 اربعین صورت عطا نموده شد علی هذا القیاس در اربعین دیگر شکل مضغه پذیر تا آخر
 نیم چنین و در حدیث شریف خلق احدکم لیجمع فی بطن امه اربعین یوما نطفة
 ثم تكون علقه مثل ذلك ثم یكون مضغه مثل ذلك ومن قال بشهر استدل بحدیث
 عائشة و جابر رضی الله تعالی عنه قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم
 جاءوا فی حراء شهرا فلا یخرج عن خلوته لانه الله قبض ولا یسأله
 و لا یلد اعینته من دواعی الهوا بل یكون خروجه عن ضروره فی الدین او فی الفیء
 و صلوة الجمعة ایضا قال الله تعالی و واعدنا موسی ثلاثین لیلة و تجلس اکثر
 المشائم الکبار الاربعین لانه قال الله تعالی فتمع میقات ربه اربعین لیلة
 پس معلوم شد که راه روان را طلب خلوت گزیدن و باربعین نشستن و نسبت به
 متابعت سالکان راه یقین و واصلان درگاه رب العالمین ضروری و لابدیه است
 بدانکه بنابر سلوک راه دین و وصول و مقامات یقین بر خلوت و عزالت و انقطاع
 از خلق نهاده اند و جمله اولیا و انبیا در بدایت و اوایل حال خلوت گزیدن تا بمقتضی
 آنکه پای در ره مولانا نهاده اند گام نخست بر سر دنیا نهاده اند
 آورده اند نشت بدین آشیان و هر پس چون فرشته روی ببقی نهاده اند
 آن طوطیان ره چو قدم برگرفته اند طوبی لهم که بر سر طوبی نهاده اند
 و فی البخاری حدیث یحیی بن یحیی قال حدثنا الکیث عن عقیل عن ابن
 شهاب عن عروة بن زبیر عن عائشة ام المؤمنین رضی الله عنها انها قالت
 اول ما بدی به رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم من الصالحة فی النسوم

فكان لا يرى روي الاحاءت متل ولق الصم ثم حيث كحله فكان محلو بغير
 حرام فينتخب فيه وهو المعد لليال دوات العذد قتل ان يسرع الى اهلكه
 ويدرو ذلك ثم يرجع الى حد محله روى الله عنها فيشرود بعثتها حتى يجازيه
 الحق وهو في سائر حراء تحاء الملائكة فقال لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 اقرء فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نعم ايا يقارني قال فاحل لي
 وعطى حتى بلغ من الجهد ثم امر سلى فقال اقرء فقلت وما انا بقارئ
 فاحل لي فقلت حتى بلغ من الجهد ثم امر سلى فقال اقرء فقلت ما انا بقارئ
 فاحل لي وعطى المائتة حتى بلغ من الجهد ثم امر سلى فقال اقرء فقلت ما انا بقارئ
 الذي حلوا خلق الانسان من علي حتى بلغ ما لم يعلم ثم امر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 ترحف نوادة حتى دخل على اهل حذيفة ثم روى الله تعالى عنها فقال برملوني
 برملوني فمملوة حتى ذهب عليه البرقع الحديث وقال الله تعالى فاداكات
 رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مع تحفيقه بتهمة الصعاق المحترقة و
 عصمة الله تعالى له من هذه الا فاب لمرأى من على نفسه فكيف يصح لاحد ان يطعم
 في القرب الى الله تعالى والا حد عنه بغير عمل المحلوة والامر بعباد مع ملائكة
 الاحلاق الدميحة بكل مرید تعلم ان المحلوة والعلة امر حاء في السر و
 لس محراما لا اعتراض لما دا وقوله تعالى عن ابراهيم عليه السلام اني
 اذهب الى ربي شهدين فالذاهب الى الله تعالى هي المحلوة وقوله تعالى
 فلما اعتر لهم بالعلة هي المحلوة وفي قصة عليا السلام كلما دخل عليها
 ذكرها الحجاب وحد عند هار قاء الحجاب هي المحلوة وكان اد او د وسليمان
 عليهما السلام كان لهما حلوة را عترى عن الناس وهو قوله تعالى وحسب
 راء كاه واثاب فالعاقلة الكيس الذرا لا مسكر المحلوة لان اصلها صميم تنعم
 الذي صلى الله عليه وآله وسلم في سائر حراء ولا يحصى ان حسن الحواس شرط
 للمستدين اما المسجون فلا يصبرهم الكثرة ومخالطة الناس لانه حصل